نورِ اسلام

اسلامیات

برائے جماعت پنجم

رہنمائے اساتذہ

Laurel Publishers
Registered with PCTB & AJKTBB

Laurel Publishers

پیش لفظ

لارل پبلشرز نے یکساں قومی نصاب 2020ء کے اساسی خدوخال، بنیادی مقاصد اور معاشرتی و عصری دینی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے سر دست جماعت اول تا پنجم کے لیے "نور اسلام" کے عنوان سے اسلامیات کی نصابی کتب کی ایک منفرد سیریز متعارف کرائی ہے۔ یہ سیریز دینی نقطہ نظر سے جملہ عصری معاشرتی ضروریات اور حزم و احتیاط کے عمومی و خصوصی پہلوؤں کو مد نظر رکھ کر تحریر کی گئی ہے۔ کتب کا یہ سلسلہ اپنے اندر ایک طرح کا نصاب امن ہے جو تمام مکاتب فکر کے لیے یکساں طور پر قابل قبول ہو گا۔ اس کو تحریر کرتے ہوئے تمام مسلمات اور جملہ مکاتب فکر کے مقدسات کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔

مصنفین:	ڈاکٹر علی وقار قادری
	راضیہ شاہین
تیار کنندہ:	محمد طلحہ علوی
ڈیزائنر:	جہاں زیب
ناشر:	لارل پبلشرز

جملہ حقوق بحق لارل پبلشرز محفوظ ہیں

اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپر، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

Laurel Publishers

تدریس اسلامیات کے مقاصد (برائے جماعت اول تا پنجم)

یکساں نصاب اسلامیات کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

۱۔ اس بات پر پختہ ایمان اور یقین کریں کہ اللہ تعالی ایک ہے۔ صرف وہی خالق، مالک، رازق اور حاکم ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور یہ کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔

۲۔ تمام نبیوں اور رسولوں پر ایمان لاسکیں اور عقیدہ ختم نبوت پر پختہ یقین رکھیں نیز ان پر نازل کردہ آسمانی کتب پر ایمان لائیں اور قران مجید کو آخری الہامی کتاب مانیں اور اللہ تعالی کے مقرب فرشتوں پر پورے یقین اور صدق دل سے ایمان لاسکیں۔

۳۔ اس بات پر ایمان لائیں کہ یہ دنیا فانی ہے، قیامت ضرور آئے گی اس یقین کے ساتھ آخرت کی بہترین تیاری کر سکیں

۴۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے محبت رکھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سیرت اور اسوہ حسنہ سے آگاہ ہوں۔ سچے دل سے سیرت اور اسوہ حسنہ کی اتباع کریں اور معاشرے میں اسلامی اقدار و تعلیمات کے احیاء کا فریضہ سرانجام دیں۔

۵۔ قرآن مجید کی تلاوت کی اہمیت اور اس کے آداب سے واقف ہوں۔ قرآن مجید کی تجوید، رموز و اوقاف، درست تلفظ اور روادانی کے ساتھ تلاوات کر سکیں۔ اور اس کا مفہوم سمجھیں۔ ذوق وشوق اور خشیت واخلاص کے ساتھ قرآنی تعلیمات کی پیروی کر سکیں۔

۶۔ عبادات کی اصل روح اور ان کی اہمیت کو سمجھ سکیں اور خشوع وخضوع سے ان کی ادائیگی کر سکیں۔

۷۔ معاشرتی زندگی میں آداب معاشرت، حسن اخلاق و معاملات اور حقوق و فرائض سے متعلق اسلامی تعلیمات کی اہمیت سے واقف ہوں، اور ان کے فوائد و برکات سے آگاہ ہوتے ہوئے اپنی زندگی ان کے مطابق ڈھال سکیں۔

۸۔ اپنے وطن سے محبت، قومی یکجہتی و سلامتی، نظریاتی سرحدوں کی حفاظت اور دفاع وطن کے لیے جدوجہد کر سکیں۔

۹۔ روزمرہ زندگی میں اخلاق حسنہ، مثلاً خدمت خلق، اخوت و مساوات، تحمل و بردباری، نظم وضبط، سچائی، حیاء، ایفائے عہد، عفو و درگزر کو اپنا سکیں اور اخلاق رذیلہ مثلاً فضول خرچی، غرور، تکبر، نمود و نمائش اور ریاکاری وغیرہ کی تمام صورتوں سے اجتناب کر سکیں۔

۱۰۔ لسانی، علاقائی، صوبائی، مذہبی، مسلکی، گروہی تعصب اور فرقہ وارانہ سوچ سے بالاتر ہو کر ملی اتحاد قائم کر سکیں۔

۱۱۔ رواداری، برداشت اور صبر و تحمل کے جذبے سے سرشار ہو کر قومی یکجہتی قائم کریں اور دیگر مذاہب کے پیروکاروں کا لحاظ کر سکیں نیز دوسرے مذاہب کے پیروں کاروں کے حقوق کا بھی خیال رکھ سکیں۔

۱۲۔ انبیاء کرام علیھم السلام، اہل بیت اطہار، ازواج مطہرات، صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم اجمعین، مشاہیر اسلام اور صوفیائے کرام کی دینی خدمات اور کردار سے آگاہ ہو سکیں۔ اور اپنی زندگی کو ان کے مطابق ڈھال سکیں۔

۱۳۔ اس بات پر پختہ یقین کریں کہ اسلام ایک عالمگیر دین ہے۔ اور زندگی کے ہر شعبے کے لیے مکمل ضابطہ حیات ہے۔ یہ قیامت تک تمام بنی نوع انسان کے لیے رہنمائی ہے۔ اس لیے دینی تعلیمات کو سمجھتے ہوئے انہیں عملی طور پر اپنا سکیں۔

۱۴۔ قرآن وسنت کی تعلیمات کی روشنی میں قدرتی اور فطری ماحول کے تحفظ اور فوائد کو سمجھتے ہوئے صفائی، شجر کاری اور پانی مہم جیسی سرگرمیوں میں پرجوش حصہ لے سکیں۔

Laurel Publishers

فہرست

سبق نمبر	سبق	صفحہ نمبر
1	**قرآنِ مجید**	4
	• جزو (الف) ناظرہ	4
	• جزو (ب) قرآن مجید	4
	• جزو (ج) حفظ و ترجمہ	5
2	**احادیثِ نبوی** صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّمَ	6
3	**قرآنی اور نبوی** صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّمَ **دعائیں**	7
	• جزو (ج) ختمِ نبوی اور اطاعتِ رسول صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّمَ	9
4	**سیرتِ نبوی** صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّمَ	13
	• جزو (الف) معراج النبی صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّمَ	13
	• جزو (ب) بیعتِ عقبہ اولیٰ ثانیہ	17
	• جزو (ج) ہجرتِ مدینہ	20
	• جزو (د) مواخاتِ مدینہ	24
	• جزو (ہ) مسجدِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّمَ	28
5	**میثاقِ مدینہ**	32
6	**غزوات**	35
7	**آخرت پر ایمان**	44
8	**زکوٰۃ**	47

سبق نمبر	سبق	صفحہ نمبر
9	**اِسلامی آدابِ زندگی**	50
	• جزو (الف) رواداری	50
	• جزو (ب) عفوودر گزر اور رحم دلی	53
	• جزو (ج) کفایت شعاری	56
	• جزو (د) ایفائے عہد	59
	• جزو (ر) چغل خوری سے اجتناب	62
10	**تحفظ ماحولیات**	64
	جزو (الف) حادثات سے بچنے کی تدابیر	64
	جزو (ب) پودوں اور درختوں کی اہمیت	67
11	**اِسلامی اخوّت**	69
12	**اِسلامی تہوار**	72
	• جزو (الف) جمعۃ المبارک کی فضیلت	72
	• جزو (ب) عیدین	75
13	**انبیاء کرام علیہم السّلام**	78
	• جزو (الف) حضرت داوٗد علیہ السّلام	78
	• جزو (ب) حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السّلام	81
14	**حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجھہ الکریم**	84
15	**صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہ**	89

Laurel Publishers

قرآنِ مجید

جزو (الف) ناظرہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- قرآن مجید کے پارہ 19 تا 30 کی تجوید کے ساتھ تلاوت کر سکیں۔
- دورانِ تلاوت مخارج اور رموزِ اوقاف کا خیال رکھ سکیں۔

نوٹ برائے اساتذہ:

- یکساں قومی نصاب برائے اسلامیات (لازمی) 2020ء کے مطابق قرآن مجید کے پارہ انیس (19) تا (30) کو تجوید کے ساتھ بطور ناظرہ پڑھنا لازم ہے۔

عملی سرگرمی:

- طلبہ کی قرأت کی درست کے لیے ان کو کسی معروف قاری کی آواز میں تلاوت سنائیں۔
- www.irfan-ul-quran.com یا www.tanzil.net پر جائیں اور قرآنِ مجید کے ساتھ اپنے من پسند قاری، سورتوں اور آیات کا انتخاب کر کے براہِ راست سنیں۔

جزو (ب) قرآنِ مجید

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- آیۃ الکرسی، سورۃ الفیل اور سورۃ قریش درست تلفظ کے ساتھ حفظ کر سکیں۔
- سورتوں کو حفظ کر کے تجوید کے ساتھ نماز اور نماز کے علاوہ زبانی تلاوت کر سکیں۔
- آیۃ الکرسی کی اہمیت و فضیلت جان سکیں۔

عملی سرگرمی:

- طلبہ کی قرأت کی درستی کے لیے ان کو کسی معروف قاری کی آواز میں تلاوت سنائیں۔

Laurel Publishers

- www.irfan-ul-quran.com یا www.tanzil.net پر جائیں اور قرآنِ مجید کے ساتھ اپنے من پسند قاری، سورتوں اور آیات کا انتخاب کر کے براہِ راست سنیں۔
- مقابلہ حسن قرأت کرایا جائے اور بہترین قرأت کرنے والے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔
- آیت الکرسی حفظ کر کے اسے روزانہ پڑھنا اپنا معمول بنائیں۔

جزو (ج) حفظ و ترجمہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- سورۃ الفاتحہ، التحیات، درود ابراہیمی اور دعائے قنوت حفظ کر سکیں۔
- ان کے معنی و مفہوم کو جان سکیں اور نماز میں پڑھ سکیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:(Instructions for Teachers)

- اگر ظہر کی نماز سکول کے اوقات میں آتی ہو تو اساتذہ اپنی نگرانی میں بچوں کو نماز پڑھائیں تاکہ تمام دعائیں بار بار پڑھ کر بچے اچھی طرح یاد کر لیں۔

عملی سرگرمیاں(Activities)

- طلبہ کی قرأت کی درستی کے لیے ان کو کسی معروف قاری کی آواز میں تلاوت سنائیں۔

https://www.irfan-ul-quran.com یا www.tanzil.net پر جائیں اور قرآن مجید ترجمہ کے ساتھ اپنے من پسند قاری، سورتوں اور آیات کا انتخاب کر کے براہ راست سنیں۔۔

- مقابلہ حسن قرأت کرایا جائے اور بہترین قرأت کرنے والے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔
- آیۃ الکرسی، درود ابراہیمی اور دعائے قنوت کا چارٹ بنا کر کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔

Laurel Publishers

سبق نمبر ۲

احادیثِ نبوی صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- چھ مختصر احادیث سمجھ سکیں۔
- اپنی زندگی میں ان احادیث میں بیان کی گئی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔

مشق

الف: احادیثِ مبارکہ کو زبانی یاد کریں۔

ب: احادیثِ مبارکہ کا ترجمہ یاد کریں۔

عملی سرگرمی

- حدیث کو سمجھ کر اس پر عمل کرنا اپنا معمول بنائیں۔

ہدایت برائے والدین:

- گھر میں والدین بچوں کو بار بار دہرائی کرائیں تا کہ انہیں حدیثِ مبارک یاد کرنے میں مدد مل سکے۔

Laurel Publishers

قرآنی اور نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ دعائیں

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- ان دعاؤں کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر سکیں۔
- روز مرّہ زندگی میں پڑھنے کے عادی ہو سکیں۔

مشق

الف: دیئے گئے سوالات کے جواب دیں۔

1 دنیا اور آخرت میں بھلائی کے لئے دعا اور اس کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ "اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا"

2 نماز میں کون سی دعا پڑھی جاتی ہے؟ اس کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: رَبِّ اجۡعَلۡنِیۡ مُقِیۡمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلۡ دُعَآءِ۔ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ "اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا دے۔ اے ہمارے رب! اور تو میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور دیگر سب مومنوں کو بھی، جس دن حساب قائم ہو گا۔"

3 گھر میں داخل ہونے سے پہلے پڑھی جانے والی دعا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسۡئَلُکَ خَیۡرَ الۡمَوۡلِجِ وَ خَیۡرَ الۡمَخۡرَجِ، بِسۡمِ اللہِ وَ لَجۡنَا وَ بِسۡمِ اللہِ خَرَجۡنَا وَ عَلَی اللہِ رَبِّنَا تَوَکَّلۡنَا

"اے اللہ تعالیٰ! میں بے شک تجھ سے مانگتا ہوں داخل ہونے کی بھلائی اور نکلنے کی بھلائی، اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہم نکلے اور اللہ تعالیٰ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا جو ہمارا رب ہے"

4 گھر سے نکلتے وقت کی دعا اور اُس کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: بِسۡمِ اللہِ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللہِ، لَا حَوۡلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ "اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا، برائی سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہے۔"

5 **سفر کی دعا اور اُس کا ترجمہ لکھیں۔**

جواب: سُبۡحَانَ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا، وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقۡرِنِیۡنَ، وَاِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ "پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کیا اور ہم اس کو قابو نہیں کر سکتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔"

عملی سرگرمیاں:

- تمام دعاؤں کا چارٹ بنا کر کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔
- مختلف چھوٹے چارٹوں پر خوبصورت انداز میں دعائیں اور اُن کے ترجمے تحریر کریں اور اپنے گھر میں اہم جگہوں پر آویزاں کریں تاکہ دعائیں پڑھنے کی عادت پختہ کی جا سکے۔
- دعاؤں کو یاد کریں اور روزانہ ان کو پڑھنے کا معمول بنائیں۔

ہدایت برائے والدین:

- گھر میں والدین بچوں کو بار بار دہرائی کرائیں تاکہ انہیں دعائیں یاد کرنے میں مدد مل سکے۔

Laurel Publishers

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء وطالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ: قرآن وسنت کی روشنی میں:

- عقیدہ ختم نبوت کے معنی ومفہوم اور اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ہمیشہ کے لئے آخری نبی اور رسول جانتے اور مانتے ہوئے یہ سمجھ لیں کہ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔
- اطاعتِ رسول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور سنتِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مفہوم سے واقف ہو سکیں۔
- اللہ تعالیٰ کے احکامات کی عملی صورت کو آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اُسوۂ حسنہ کی مثالوں سے سمجھ سکیں۔
- سنتِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اہمیت اور شرعی حیثیت کو جان سکیں۔
- خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اُسوۂ حسنہ کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھال سکیں۔

مشق

الف: دیئے گئے سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1 عقیدہ ختم نبوت کی تعریف کریں۔

جواب: عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ ختم نبوت سے مراد ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اس جہاں میں بھیج کر انبیاء علیہم السّلام کو بھیجنے کا سلسلہ ختم فرما دیا ہے۔

2 سنت کو معنی لکھیں۔

جواب: سنت کا لغوی معنی "راستہ اور طریقہ" ہے۔ شرعی اصطلاح میں سنت سے مراد حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا راستہ اور طریقہ ہے۔

3 اطاعت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اطاعت کے معنی ہیں "فرمانبرداری کرنا، پیروی کرنا"۔ اطاعت کے لئے "اتباع" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اتباع کا مطلب ہے "کسی کامل نمونے کو سامنے رکھ کر اس کے نقش قدموں پر چلنا"۔ اطاعتِ رسول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے مراد ہے کہ پیارے نبی حضرت محمد مصطفی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے راستے اور طریقے کی پیروی کرنا اور اپنی زندگی آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکامات کے مطابق گزارنا"۔

4. **حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے امت کی رہنمائی کے لئے کون سی دو چیزیں چھوڑی ہیں؟**

ج: قرآن اور سنت

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1. عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔
2. ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔
3. حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔
4. سنتِ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ قرآنی احکامات کی عملی تصویر ہے۔
5. حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی اطاعت کے بغیر اللہ کی اطاعت بھی ممکن نہیں ہے۔

ج: سوالات کے جواب دیں۔

1. **قرآن وحدیث کی روشنی میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت تحریر کریں۔**

جواب: عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ ختم نبوت کا انکار قرآن مجید کا انکار ہے۔ اس عقیدے پر ایمان نہ رکھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید کی کئی آیات اس عقیدہ کو بیان کرتی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ "محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلہ نبوت ختم کرنے والے) ہیں، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے"۔ اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو خاتم النّبیّین کہہ کر یہ اعلان فرمادیا کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ہی آخری نبی ہیں اور اب قیامت تک کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ خود حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی متعدد احادیث میں یہی معنی بیان فرمایا ہے۔ لہٰذا اب قیامت تک کسی قوم، ملک یا زمانہ کے لئے کسی اور نبی یا رسول کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی زبان مبارک سے ختم نبوت کا واضح اعلان فرمایا۔ دو سو دس احادیثِ مبارکہ میں عقیدہ ختم نبوت کو بیان کیا گیا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِي "اب نبوت اور رسالت کا انقطاع عمل میں آ چکا ہے لہٰذا میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی"۔ ایک اور مقام پر حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "میری اور تمام انبیائے کرام علیہم السّلام کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک عمدہ اور خوبصورت عمارت بنائی اور لوگ اس کے گرد چکر لگا کر کہنے لگے: ہم نے اس سے بہترین عمارت نہیں دیکھی مگر یہ ایک اینٹ (کی جگہ خالی ہے)۔ تو میں (اس عمارت کی) وہ (آخری) اینٹ ہوں"۔

Laurel Publishers

2 **سنت کے معنی ومفہوم لکھیں۔**

جواب: سنت کا لغوی معنی "راستہ اور طریقہ" ہے۔ شرعی اصطلاح میں سنت سے مراد حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا راستہ اور طریقہ ہے۔

3 **ہماری زندگیوں میں سنتِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی کیا اہمیت ہے، تفصیل سے لکھیں؟**

جواب: حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں جب تک انہیں مضبوطی سے تھامے رہو گے، گمراہ نہ ہو گے۔ (وہ) اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سنت ہے"۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اس ارشاد مبارک سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ قرآن مجید اگرچہ کتابِ ہدایت ہے لیکن سنتِ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بغیر قرآنی احکامات اور ہدایات کو سمجھنا اور ان پر عمل پیرا ہونا ناممکن ہے۔ قرآن مجید میں دین کی اساسی تعلیمات بیان ہوئی ہیں لیکن ان کی تفصیلات سنتِ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ذریعے ملتی ہیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنی امت بلکہ پوری انسانیت کے لئے معلم اور مربی ہیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے قول اور فعل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی وضاحت فرمائی ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا لیکن نماز کو ادا کیسے کرنا ہے؟ ہر نماز کی رکعات کتنی ہیں؟ نماز میں قیام، رکوع اور سجود کیسے کرنے ہیں؟ اس کی تفصیلات قرآن مجید میں نہیں ملتیں بلکہ حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سنتِ سے ملتی ہیں۔ اسی طرح قرآن مجید میں روزے رکھنے کا حکم آیا مگر روزے کی شرائط، اوقات، مکروہات سب سنتِ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے معلوم ہوتے ہیں۔ اسی طرح زکوۃ اور حج کا حکم لے لیں تو ہر عبادت اور زندگی کے ہر مسئلے کا حل سنت کی پیروی میں نظر آتا ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ سنتِ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ قرآنی احکامات کی عملی تشریح ہے۔ لہٰذا اس کو تھامے بغیر قرآن مجید پر عمل پیرا ہونا ناممکن ہے۔

4 **قرآن مجید میں اطاعتِ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اہمیت کس طرح واضح کی گئی ہے؟**

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جابجا اپنے محبوب نبی حضرت محمد مصطفی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌO" (اے حبیب!) آپ فرما دیں: اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تعالیٰ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے لئے تمہارے گناہ معاف فرما دے گا، اور اللہ تعالیٰ نہایت بخشنے والا مہربان ہے"۔ اطاعتِ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا حکم دیتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَO

"اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی اطاعت کیا کرو اگر تم ایمان والے ہو"۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جہاں جہاں اپنی اطاعت کا حکم دیا وہیں حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کا حکم دیا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کے بغیر اللہ تعالیٰ کی اطاعت بھی ممکن نہیں ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ حضور

نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

5 **حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اطاعتِ رسول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں حدیثِ مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں۔**

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”میری ساری امت جنت میں داخل ہو گی سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ! کس نے انکار کیا؟ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا“

د: **درست بیان پر (✔) کا نشان لگائیں۔**

1 سنت کا لغوی معنی ہے:

الف: راستہ ✔ **ب:** پیروی کرنا **ج:** اتباع کرنا **د:** اطاعت کرنا

2 اطاعت کا معنی ہے:

الف: راستہ **ب:** طریقہ **ج:** فرمانبرداری کرنا ✔ **د:** محبت کرنا

3 عقیدۂ ختم نبوت احادیث میں بیان کیا گیا:

الف: پچاس سے زائد **ب:** سو سے زائد **ج:** ڈیڑھ سو سے زائد **د:** دو سو سے زائد ✔

4 حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے امت کی ہدایت کے لئے چیزیں چھوڑیں:

الف: دو ✔ **ب:** تین **ج:** چار **د:** پانچ

عملی سرگرمیاں

- اطاعتِ رسول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور سنتِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے موضوع پر طلبہ کے درمیان مذاکرہ کا اہتمام کیا جائے۔
- طلبہ اپنے روزمرہ معاملات کا جائزہ لیں کہ وہ کون کون سی سنت پر عمل کرتے ہیں۔ اُن کی فہرست بنائیں۔

تحقیق

- اطاعتِ رسول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں کم از کم دو مزید آیات تلاش کر کے لکھیں۔

Laurel Publishers

سیرتِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

جزو (الف) معراج النبی صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- **قرآن و سنت کی روشنی میں:**

۱۔ اسراء اور معراج کا معنی و مفہوم سمجھ سکیں۔

۲۔ سفر معراج کے واقعہ سے اجمالی طور پر آگاہ ہو سکیں۔

۳۔ مسجدِ اقصیٰ میں رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی امامت انبیائے کرام علیھم السّلام کے بارے میں جان سکیں۔

۴۔ بیت المعمور، سدرۃ المنتہی اور عرشِ معلی کا مطلب سمجھ سکیں۔

۵۔ رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے عظیم معجزہ معراج اور اُس کے اثرات سے آگاہ ہو سکیں۔

مشق

الف: دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1 سفر معراج کی تعریف لکھیں۔

جواب: نبوت کے دسویں سال اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو جبریل امین کی معیت میں مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ کی سیر کروائی اس کے بعد سدرۃ المنتہی سے پھر لامکان کی سیر کروائی اس پورے سفر کو سفر معراج کہا جاتا ہے۔

2 شب معراج کتنے تحفے ملے؟

جواب: تین تحفے ملے۔

3 معراج سے واپسی سے مشرکین مکہ نے حضور صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کس جگہ کے بارے میں سوال کئے؟

جواب: مشرکین مکہ نے بیت المقدس کے بارے میں سوال کیا۔

4 صدیق کا لقب کس کو ملا؟

جواب: حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملا۔

Laurel Publishers

ب: **درست بیان پر (✔) کا نشان لگائیں۔**

1 حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انتقال فرمایا:

الف: آٹھ نبوی **ب:** نو نبوی **ج:** دس نبوی ✔ **د:** گیارہ نبوی

2 واقعہ معراج پیش آیا:

الف: چوبیس رجب **ب:** پچیس رجب **ج:** چھبیس رجب ✔ **د:** ستائیس رجب

3 اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا پیغام لے کر آئے:

الف: حضرت میکائیل علیہ السّلام **ب:** حضرت جبرائیل علیہ السّلام ✔

ج: حضرت عزرائیل علیہ السّلام **د:** حضرت اسرافیل علیہ السّلام

ج: **سوالات کے جواب دیں۔**

1 **سفر معراج کا قرآن میں کس طرح بیان ہے؟**

جواب: سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ط ”وہ ذات (ہر نقص اور کمزوری سے) پاک ہے جو رات کے تھوڑے سے حصہ میں اپنے (محبوب اور مقرّب) بندے کو مسجدِ حرام سے (اس) مسجدِ اقصیٰ تک لے گئی جس کے گرد و نواح کو ہم نے بابرکت بنا دیا ہے تاکہ ہم اس (بندۂ کامل) کو اپنی نشانیاں دکھائیں“۔

2 **سفر معراج کی تفصیل تحریر کریں۔**

جواب: رجب 12 نبوی کی رات حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنی چچازاد بہن حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سوئے ہوئے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السّلام خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے ساتھ چلنے کے لئے کہا۔ حضرت جبرائیل علیہ السّلام سب سے پہلے آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو چاہ زم زم کے پاس لے گئے اور آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے قلب مبارک کو انوارِ الٰہیہ سے بھر دیا گیا۔ اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السّلام نے آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سواری کے لئے براق پیش کیا۔ یہ سفید رنگ کا تھا۔ اس کی رفتار بجلی کی مانند تیز تھی۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ براق پر سوار ہو کر بیت المقدس پہنچے اور اُس مقام پر اترے جسے آج کل ”باب محمد صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ“ کہا جاتا ہے۔

آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ براق سے اتر کر مسجدِ اقصیٰ تشریف لے گئے جہاں تمام انبیائے کرام علیہم السّلام نے آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا استقبال کیا اور پھر آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نماز کی امامت فرمائی۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آسمانوں کی طرف سفر کا آغاز کیا اور انبیاء سے ملاقاتیں کیں۔

Laurel Publishers

3 حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کی کن انبیائے کرام علیہم السّلام سے کہاں کہاں ملاقات ہوئی؟

جواب: پہلے آسمان پر آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کی ملاقات حضرت آدم علیہ السّلام سے ہوئی۔ دوسرے آسمان پر حضرت یحیٰ علیہ السّلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام سے ملاقات ہوئی۔ تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السّلام سے ملاقات ہوئی۔ چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السّلام سے ملاقات ہوئی۔ پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السّلام سے ملاقات ہوئی۔ چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے ملاقات ہوئی۔ ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السّلام سے ملاقات ہوئی۔

4 معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کو کون سے تحفے عطا فرمائے؟

جواب: معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کو تین تحفے عطا فرمائے۔ ۱۔ سورہ بقرہ کی آخری دو آیات بطور تحفہ دی گئیں۔ ۲۔ پانچ وقت کی نماز عطا فرمائی۔ ۳۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ سے وعدہ فرمایا کہ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کی شفاعت کے ذریعہ آپ کی امت کو بخشش دیا جائے گا۔

5 حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدیق کا لقب کیوں عطا کیا گیا؟

جواب: حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقعۂ معراج کی تصدیق فرمائی اس لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "صدیق" کا لقب دیا گیا۔

د: خالی جگہ پُر کریں۔

1. اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کو <u>براق</u> کے ذریعہ معراج پر بلایا۔
2. معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ پر <u>رحمت</u> کی بارش فرمائی۔
3. حضرت جبرائیل علیہ السّلام نے آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کی سواری کے لئے <u>براق</u> پیش کیا۔
4. سورۃ <u>البقرہ</u> کی آخری دو آیات شب معراج تحفے میں ملیں۔

ر۔ کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں تاکہ پتہ چل سکے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کی کن انبیائے کرام علیہم السّلام سے کہاں ملاقات ہوئی۔

کالم (الف)	کالم (ب)
پہلا آسمان	حضرت ادریس علیہ السّلام
دوسرا آسمان	حضرت موسیٰ علیہ السّلام
تیسرا آسمان	حضرت آدم علیہ السّلام
چوتھا آسمان	حضرت ابراہیم علیہ السّلام
پانچواں آسمان	حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور حضرت یحییٰ علیہ السّلام
چھٹا آسمان	حضرت یوسف علیہ السّلام
ساتواں آسمان	حضرت ہارون علیہ السّلام

Laurel Publishers

عملی سرگرمیاں:

۱۔ سفرِ معراج کے دوران خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ جن مقامات پر تشریف لے گئے اور جن انبیائے کرام علیہم السّلام سے ملاقات ہوئی، ان کی فہرست تیار کریں۔

۲۔ کمرہ جماعت میں مسجدِ اقصیٰ کی تصاویر یا دستاویزی فلم دکھائیں۔

تحقیق:

- طلبہ سفرِ معراج کے واقعات پڑھیں اور دیگر ساتھیوں کو سنائیں۔

ہدایت برائے اساتذہ:

- اساتذہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے معجزات سے متعلق بتائیں کہ سب سے بڑا معجزہ قرآنِ مجید اور اس کے بعد واقعہ معراج ہے۔
- معراج کی مزید تفصیل واقعاتی انداز میں بچوں کو سنائیں۔

جزو (ب) بیعتِ عقبہ اولیٰ و ثانیہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

۱۔ بیعتِ عقبہ اولیٰ و ثانیہ کے بارے میں جان سکیں۔

۲۔ بیعتِ عقبہ کی شرائط سے آگاہ ہو سکیں۔

۳۔ فروغِ اسلام میں بیعتِ عقبہ کے دور رس نتائج جان سکیں۔

مشق

الف: دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1. **حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کن دنوں میں اہلِ مکہ کے علاوہ لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے؟**

جواب: حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ معمول مبارک تھا کہ جب حج کا زمانہ آتا اور عرب کے مختلف قبائل خانہ کعبہ آتے تو آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اُن کے پاس جا کر اسلام کی تبلیغ فرمایا کرتے تھے۔ عرب میں اُن دنوں مختلف میلے لگا کرتے تھے جن میں "عکاظ" اور "ذوالمجاز" کے میلے بہت مشہور تھے۔ اِن میلوں میں مختلف علاقوں سے لائے گئے مال کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ وہاں جا کر لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچاتے۔ نبوت کے دسویں برس حج کے موقع پر حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ متعدد قبائل کے پاس دعوتِ اسلام کے لئے تشریف لے گئے۔ عقبہ کے مقام پر آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو چند افراد نظر آئے آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں اسلام کی دعوت دی

2. **عرب میں کون سے میلے مشہور تھے؟**

جواب: عکاظ اور ذوالمجاز

3. **بیعتِ عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں کتنے افراد شریک تھے؟**

جواب: بیعت عقبہ اولی میں کل بارہ (۱۲) افراد شریک تھے، بیعت عقبہ ثانیہ میں کل بہتر (۷۲) افراد شریک تھے

4. **بیعتِ عقبہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟**

جواب: نبوت کے دسویں برس حج کے موقع پر حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ متعدد قبائل کے پاس دعوتِ اسلام کے لئے تشریف لے گئے۔ عقبہ کے مقام پر آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو چند افراد نظر آئے آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں اسلام کی دعوت دی اور قرآن مجید کی آیات سنائیں۔ آیات سن کر اُن سب سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور ایک ساتھ اسلام قبول کر لیا۔

Laurel Publishers

5 حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کس کو اہلِ یثرب کی تعلیم و تربیت کے لئے روانہ کیا؟

جواب: مصعب بن عمر رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ اِن میلوں میں مختلف علاقوں سے لائے گئے مال کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔

۲۔ نبوت کے ۱۲ سال حج کے موقع پر حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ متعدد قبائل کے پاس دعوتِ اسلام کے لئے تشریف لے گئے۔

۳۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ منورہ آکر حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر قیام کیا۔

۴۔ بیعتِ عقبہ ثانیہ کے موقع پر آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ تھے۔

۵۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بیعتِ عقبہ ثانیہ کے موقع پر بارہ اشخاص نقیب منتخب فرمائے۔

ج: سوالات کے جواب دیں۔

1 **سب سے پہلے اہلِ مدینہ کے افراد نے کیسے اسلام قبول کیا؟**

جواب: بارہویں اعلان نبوت کے سال حج کے موسم میں مدینہ منورہ سے بارہ افراد مکہ مکرمہ آئے اور عقبہ کے مقام پر حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دستِ اقدس پر سلام قبول کیا اور بیعت کی۔

2 **بیعتِ عقبہ اولیٰ کے بعد حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ منورہ میں کس طرح دعوتِ اسلام کا فریضہ سرانجام دیا؟**

جواب: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ معمول تھا کہ وہ روزانہ انصار کے ایک ایک گھر جاتے، لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے اور قرآن مجید پڑھ کر سناتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تبلیغ سے روزانہ ایک دو نئے آدمی اسلام قبول کرتے۔ یوں مدینہ منورہ میں اسلام کی اشاعت ہونے لگی۔

3 **بیعتِ عقبہ ثانیہ کے موقع پر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا گفتگو کی؟**

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل مدینہ سے فرمایا: اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ جس غرض سے تم ان کو دعوت دے رہے ہو اسے پورا کرو گے اور ان کے مخالفین سے ان کی حفاظت کرو گے تو بے شک اس ذمہ داری کو اٹھالو۔ اگر تم یہ ذمہ داری نہیں اٹھا سکتے تو بہتر یہی ہے کہ ابھی سے جواب دے دو"

4 **حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کن باتوں پر انصار سے بیعت لی؟**

جواب: ۱۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

۲۔ چوری نہیں کریں گے۔

۳۔ اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گے۔

۴۔ کسی پر بہتان نہیں باندھیں گے۔

۵۔ حضور صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کریں گے۔

د: کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
انہوں نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ	جس طرح اپنی جان کی حفاظت کرتے ہیں۔
آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تبلیغ سے روزانہ	اسلام کے احکام سکھانے کے لئے کسی معلم کو ساتھ بھیج دیا جائے
اگر تم یہ ذمہ داری نہیں اٹھا سکتے تو بہتر یہی ہے کہ	ایک دو نئے آدمی اسلام قبول کرتے۔
ہم آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اس طرح حفاظت کریں گے	ابھی سے جواب دے دو۔

عملی سرگرمیاں:

- بیعتِ عقبہ کی شرائط کے متعلق طلبہ کے درمیان گفتگو کرائی جائے۔
- بیعتِ عقبہ میں شامل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ناموں کا چارٹ بنائیں۔

تحقیق:

- جس مقام پر بیعتِ عقبہ ہوئی تھی وہاں آج کل مسجد العقبہ موجود ہے۔ اس مسجد کی تصویر تلاش کر کے کاپی میں چسپاں کریں اور معلومات تحریر کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- بیعت عقبہ کن حالات میں کی گئی اس کی مزید تفصیل سے آگاہ کریں۔
- اساتذہ بیعت عقبہ کے نتائج سے آگاہ کریں۔

Laurel Publishers

ہجرتِ مدینہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء وطالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- ہجرتِ مدینہ کا معنی ومفہوم سمجھ سکیں۔
- ہجرتِ مدینہ کے تناظر میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کردار اور امانتوں کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- ہجرتِ مدینہ کے واقعات، اسباب اور نتائج مختصر طور پر جان سکیں۔
- ہجرتِ مدینہ کے حوالے سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کردار کے متعلق جان سکیں۔
- دعوتِ دین میں حکمت و دانائی کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔

مشق

الف: دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1. مدینہ منورہ کا پرانا نام کیا تھا؟

جواب: یثرب

2. ہجرت کی رات حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کس کو اپنے بستر پر سونے کا فرمایا؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ

3. حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا ذمہ داری سونپی؟

جواب: جس رات حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہجرت کرنی تھی اُس رات آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا تھا کہ آج رات تم نے میرے بستر پر سونا ہے۔ یہ اس لئے کہ مکہ والوں کی کچھ امانتیں میرے پاس ہیں۔ صبح یہ امانتیں ان لوگوں کے سپرد کر کے یثرب آجانا۔

4. حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو قتل کرنے کا منصوبہ کس نے بنایا؟

جواب: ابو جہل نے

5. آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے غارِ ثور میں کتنے دن قیام فرمایا؟

جواب: تین دن اور تین رات قیام فرمایا

6. کس قبیلہ کی بچیوں نے آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مدینہ منورہ آمد پر دف بجا کر استقبال کیا؟

جواب: بنو نجار کی بچیوں نے استقبال کیا۔

7 مدینہ منورہ میں حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کس کے گھر قیام فرمایا؟

جواب: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر قیام کیا۔

ب: درست بیان پر (✔) کا نشان لگائیں۔

1 یثرب کا معنی ہے:

الف: خوشی کی جگہ | ب: برکت کی جگہ | ج: ہلاکت کی جگہ ✔ | د: خوف کی جگہ

2 ہجرتِ مدینہ سے قبل مسلمانوں نے ہجرتیں کیں:

الف: ایک | ب: دو ✔ | ج: تین | د: چار

3 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کے لئے اونٹنیاں خرید رکھی تھیں:

الف: دو ✔ | ب: چار | ج: چھ | د: آٹھ

4 اسلامی تاریخ کی پہلی مسجد ہے:

الف: مسجدِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ | ب: مسجدِ قباء ✔

۳۔ مسجدِ نمرہ | د: مسجدِ جن

5 حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ مدینہ منورہ تشریف لائے:

الف: بارہ ربیع الاول ✔ | ب: بارہ ربیع الثانی | ج: بارہ جمادی الاول | د: بارہ جمادی الثانی

ج: سوالات کے جواب دیں۔

1 **ہجرت کا معنی و مفہوم لکھیں۔**

جواب: ہجرت کے لغوی معنی "جدائی اور ترکِ وطن" کے ہیں۔ اسلام میں ہجرت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنا گھر بار، مال، جائیدادیں وغیرہ چھوڑ کر کسی دوسرے مقام پر جا کر آباد ہو جانا۔

2 **ہجرتِ مدینہ کے اسباب کیا تھے؟**

جواب: ہجرتِ مدینہ کے پیچھے بہت سے اسباب کار فرما تھے، جن میں سے چند اہم اسباب کو یہاں بیان کیا جاتا ہے:

۱۔ اہلِ مکہ نے مسلمانوں پر مظالم کی انتہا کر دی تھی۔ انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہر حربہ آزمایا۔ مسلمانوں نے بہت سی صعوبتیں بھی برداشت کیں اور شعبِ ابی طالب کا محاصرہ بھی۔ لہٰذا اب مسلمانوں میں اتنی سکت نہیں تھی کہ وہ قریش مکہ کا ظلم سہتے۔

۲۔ قریش مکہ کے مظالم کی وجہ سے مسلمان دو مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت کر چکے تھے۔ اُن کا یہ تجربہ کامیاب رہا تھا۔ اس طرح وہ مسلمان قریش مکہ کے مظالم سے محفوظ رہے اور امن و سکون سے زندگی گزار رہے۔ لہٰذا اس بات کا قوی امکان تھا کہ مدینہ منورہ ہجرت کرنے سے مسلمان امن و سکون سے رہیں گے۔

۳۔ بیعتِ عقبہ اولیٰ اور ثانیہ کے بعد مدینہ منورہ کی سرزمین پر اسلام کی کرنیں روشنی پھیلا رہی تھیں۔ اوس اور خزرج کے افراد نے تمام تر خطرات کے باوجود حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اپنے شہر میں جگہ دینے، حمایت اور حفاظت کرنے کی یقین دہانی کرائی۔

۴۔ اہلِ مکہ کے مقابلہ میں اہلِ مدینہ بہت نرم دل، باوفا، سادہ اور پر خلوص تھے۔ بیعتِ عقبہ اولیٰ کے بعد ان لوگوں کی درخواست پر حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُن کے ساتھ معلم بنا کر بھیجا۔ اُن کی کاوشوں سے بہت تھوڑے عرصہ میں اسلام کی دعوت مدینہ منورہ کے گھر گھر میں پہنچ گئی۔ یوں مدینہ منورہ میں تیزی سے اسلام کی اشاعت ہونے لگی۔

3 مشرکین مکہ نے حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے قتل کا منصوبہ کیسے بنایا؟

جواب: قریش کے بڑے بڑے سرداروں نے مل کر (نعوذ باللہ) حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو قتل کرنے کی سازش تیار کی۔ ابو جہل نے قتل کا منصوبہ ترتیب دیا جس پر سب کا اتفاق ہو گیا۔ منصوبہ یہ تھا کہ ہر قبیلہ سے ایک ایک نوجوان لیا جائے۔ ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں تلوار دی جائے۔ یہ سب نوجوان مل کر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے گھر کا محاصرہ کر لیں۔ محمد (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) جونہی گھر سے باہر نکلیں تو سب جوان مل کر اُن پر حملہ کر کے قتل کر دیں۔ اس صورت میں قتل کی ذمہ داری تمام قبائل پر آئے گی اور کوئی ان تمام قبیلوں کا مقابلہ کرنے کی جرات نہیں کر سکے گا

4 اہلِ یثرب نے حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا استقبال کیسے کیا؟

جواب: اہلِ یثرب نے حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ولادت کا جشن قباء اور یثرب میں آمد کے جشن کے ساتھ منایا۔ بنو نجار کی بچیاں جنہیں حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ننھیالی رشتہ دار ہونے کا شرف حاصل تھا، خوشی میں دف بجا بجا کر شعر گاتی تھیں۔

5 ہجرتِ مدینہ کے نتائج پر روشنی ڈالیں۔

جواب: ہجرتِ مدینہ سے مسلمانوں کے لئے بہت سے مثبت نتائج سامنے آئے۔ جن میں سے چند ایک ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں:

۱۔ مدینہ منورہ ایک ایسی جگہ پر واقع تھا جس کے قریب سے بین الاقوامی تجارت کرنے کا راستہ گزرتا تھا۔ لہٰذا مشرکین مکہ پر معاشی دباؤ ڈالنا آسان ہو گیا۔

۲۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد حق اور باطل الگ الگ ہو گئے۔ یہاں پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی گئی۔

۳۔ مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کو عبادت کی آزادی حاصل نہ تھی۔ جب کہ مدینہ منورہ میں مسلمان اپنی تمام مذہبی عبادات آزادانہ کر سکتے تھے۔

۴۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد مسلمانوں کو پُرامن ماحول ملا جہاں وہ امن و سکون سے زندگی بسر کر سکتے تھے۔

۵۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد مسلمانوں نے تبلیغی سرگرمیوں کو تیز تر کر دیا۔

Laurel Publishers

د: **خالی جگہ پُر کریں۔**

ا۔ قریش کے بڑے بڑے سردار حویلی میں جمع ہوئے۔

۲۔ حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مصعب بن عمیر کو یثرب میں معلم بنا کر بھیجا۔

۳۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں سات ماہ قیام فرمایا۔

عملی سرگرمیاں

- عرب کا نقشہ سامنے رکھتے ہوئے ہجرتِ مدینہ کا نقشہ بنائیں۔
- طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا کے اشعار یاد کر کے ترنم کے ساتھ پڑھیں اور ایک ٹیبلو تیار کریں۔

تحقیق:

- شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف "سیرۃ الرسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ" کی جلد چہارم میں سے ہجرتِ مدینہ کے مزید واقعات پڑھیں اور کمرا جماعت میں دیگر ساتھیوں کو سنائیں۔

Laurel Publishers

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء وطالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- مواخاتِ مدینہ کے معنی و مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔
- مواخاتِ مدینہ کے تناظر میں اخوت اور بھائی چارہ کے تصور کو سمجھ سکیں۔
- مہاجرین اور انصار کے بارے میں جان سکیں اور مواخاتِ مدینہ کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- معاشرے میں مواخات اور بھائی چارہ کے فوائد اور اس سے مرتب ہونے والے اثرات سے آگاہ ہو سکیں۔

مشق

الف: دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1 مواخات سے کیا مراد ہے؟

جواب: مواخات کے معنی "بھائی چارہ" کے ہیں۔

2 مہاجرین کن کو کہا جاتا ہے؟

جواب: نبوت کے تیرھویں برس اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اُس کی رضا کی خاطر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت کرنے والے یہ افراد مہاجرین کہلائے۔

3 انصار سے کون لوگ مراد ہیں؟

جواب: مدینہ منورہ میں جو لوگ پہلے سے آباد تھے اور انہوں نے مہاجرینِ مکہ کی مدد کی، وہ انصار کہلائے۔

4 مواخاتِ مدینہ کب اور کہاں وقوع پذیر ہوا؟

جواب: رجب سن ۱ ہجری میں حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر جمع ہونے کا حکم فرمایا۔ ایک روایت کے مطابق پینتالیس مہاجرین اور پینتالیس انصار کے درمیان یہ رشتہ اخوت قائم کیا گیا۔

5 مواخاتِ مدینہ میں کتنے مہاجرین اور انصار شامل تھے؟

جواب: پینتالیس مہاجرین اور پینتالیس انصار

6 مواخاتِ مدینہ کس شرط پر قائم کی گئی؟

جواب: حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انصار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: "یہ مہاجرین تمہارے بھائی ہیں۔ دو دو آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ" اس کے بعد تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ دو دو مسلمانوں کو بلاتے رہے اور

فرماتے رہے کہ آج سے تم بھائی بھائی ہو۔

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1 حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تیرہ (۱۳) برس مکہ مکرمہ میں دعوت و تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دیا۔

2 حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر جمع ہونے کا حکم فرمایا۔

3 مواخات کے رشتہ سے تمام قبیلوں کے اختلاف ختم ہو گئے۔

ج: سوالات کے جواب دیں۔

1 مواخاتِ مدینہ کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

جواب: ہجرت کے بعد حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اس بات کا شدید احساس تھا کہ مہاجرین کی معاشی ضروریات کو پورا کرنے کا انتظام ہو جائے اور ساتھ ہی ساتھ اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑنے کا غم بھی دور ہو جائے۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ایک ایسی حکمتِ عملی پیش کرنا چاہتے تھے کہ کسی فرد میں بھی احساسِ محرومی پیدا نہ ہو اور کسی پر بھی اُس کی ہمت سے بڑھ کر بوجھ نہ ڈالا جائے۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس موقع پر جو حکمتِ عملی اختیار فرمائی، یقیناوہ آج بھی ہمارے لئے ایک عظیم نمونہ عمل ہے۔

2 مواخاتِ مدینہ کے واقعہ کو اپنے لفظوں میں تحریر کریں۔

جواب: رجب سن ۱ ہجری میں حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر جمع ہونے کا حکم فرمایا۔ ایک روایت کے مطابق پینتالیس مہاجرین اور پینتالیس انصار کے درمیان یہ رشتہ اخوت قائم کیا گیا۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انصار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: "یہ مہاجرین تمہارے بھائی ہیں۔ دو دو آپس میں بھائی بھائی بن جائو"۔ پھر آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا: "یہ میرا بھائی ہے"۔ اس کے بعد تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ دو دو مسلمانوں کو بلاتے رہے اور فرماتے رہے کہ آج سے تم بھائی بھائی ہو۔

3 مواخاتِ مدینہ سے مہاجرین اور انصار کو کیا کیا فوائد پہنچے؟

جواب: مواخاتِ مدینہ کے دوررس نتائج نکلے۔ اس سے صرف مہاجرین کو ہی فوائد نہیں ملے بلکہ انصار بھی مستفیض ہوئے۔ یہاں پر چند فوائد کا ذکر کیا جاتا ہے:

1۔ مواخاتِ مدینہ کے ذریعہ مہاجرین کی معاشی کفالت کا انتظام ہو گیا۔ مہاجرین زیادہ دیر انصارِ مدینہ پر بوجھ نہ بنے بلکہ آہستہ آہستہ اپنے پیروں پر کھڑا ہونا شروع کر دیا۔

2۔ انصارِ مدینہ کی معیشت کا دارومدار زراعت پر تھا۔ یہاں کی تجارت پر یہود کی اجارہ داری تھی۔ جس کی وجہ سے جب بھی

انصار کو فصل کی کاشت کے لئے سرمایہ کی ضرورت پڑتی تو یہود اُن کی اس مجبوری کا فائدہ اٹھاتے۔ یہود سستے داموں انصار سے فصلیں ہتھیا لیتے اور بعد ازاں مہنگے داموں بیچتے تھے۔ مہاجرین تجارت کے گُر خوب جانتے تھے، لہٰذا انہوں نے یہودیوں کے چنگل سے آزادی کے لئے انصار کی خوب مدد کی۔

3۔ مہاجرین مکہ کے لئے مدینہ منورہ ایک اجنبی شہر تھا۔ انصارِ مدینہ نے مواخات کے ذریعہ مہاجرین کو جو پیار، اعتماد، خلوص اور ایثار پیش کیا اُس سے اُن کی اجنبیت ختم ہوگئی۔ انہیں اپنائیت کا احساس ہوا اور اب مدینہ منورہ انہیں مکہ مکرمہ سے بڑھ کر عزیز ہو گیا۔

4۔ مہاجرین مکہ گزشتہ تیرہ برس سے حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے دینی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مواخات کے ذریعہ انصارِ مدینہ کی تعلیم و تربیت کا بھی انتظام فرما دیا۔

4 کوئی سے تین مہاجرین اور انصار کے نام تحریر کریں جو رشتہ مواخات میں منسلک ہوئے۔

جواب:

مہاجر	انصار
حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت خارجہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

5 مواخاتِ مدینہ کو سامنے رکھتے ہوئے آج کس طرح معاشرے میں انسانی محرومیوں کو دور کیا جاسکتا ہے؟

جواب: مواخاتِ مدینہ کی مثال کو سامنے رکھتے ہوئے آج بھی اس طرح کا ایک ادارہ قائم کیا جاسکتا ہے جس میں معاشرے کے صاحبِ حیثیت افراد بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ انفاق فی سبیل اللہ کے ذریعہ نادار اور محروم طبقہ کو اپنے پیروں پر کھڑا ہونے میں مدد دی جاسکتی ہے۔ ایسے افراد جو اپنی بنیادی ضروریات بھی پوری کرنے کے قابل نہیں ہیں، اُن کی مدد کی جاسکتی ہے۔

د: کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبد المطلب	حضرت عتبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حارث
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت خارجہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عملی سرگرمیاں:

- آج کے دور میں مواخات کی ممکنہ صورتوں پر گفتگو کریں۔

- اگر ہمارے ملک میں کبھی کسی سیلاب، زلزلہ یا وبا کی وجہ سے تباہی پھیلی ہو تو آپ نے کس طرح اپنے ہم وطن بہن بھائیوں کی مدد کی؟ اپنے اپنے تاثرات لکھیں۔
- کمرۂ جماعت میں بچوں میں رشتہ اخوت کو فروغ دینے کے لئے ایک عملی مثال قائم کریں اور انہیں بھائی بھائی اور بہن بہن بنائیں۔ ایک دوسرے کی پڑھائی میں مدد کرنے کے لئے ترغیب دیں اور ساتھ ہی ساتھ نادار بچوں کی اپنی حیثیت کے مطابق مدد کرنے کا شعور پیدا کریں۔

تحقیق:

- اسلام میں دوسروں کی مدد کرنا ایک پسندیدہ عمل ہے لیکن خودداری کا تقاضا ہے کہ اپنے قدموں پر کھڑے ہونے کی کوشش کی جائے۔ طلبہ دلائل کے ساتھ اس پر گفتگو کریں۔

Laurel Publishers

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- مسجدِ نبوی صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے متعارف ہو سکیں۔
- مسجدِ نبوی صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعمیر سے متعلق جان سکیں۔
- مسجدِ نبوی صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمی و معاشرتی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حوالے سے مسجدِ نبوی صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اہمیت جان سکیں۔
- مسجدِ نبوی صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی فضیلت اور تاریخی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔

مشق

الف: دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اونٹنی کا نام کیا تھا؟

جواب: حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اونٹنی کا نام ''قصویٰ'' ہے

۲۔ مسجدِ نبوی صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعمیر کے لئے جگہ کا انتخاب کیسے ہوا؟

ج: جس کھلے میدان (مربد) میں حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اونٹنی رُکی تھی وہ دو یتیم بھائیوں سہل اور سہیل کی ملکیت تھی۔ ان دونوں بچوں کا تعلق بنو نجار سے تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں زمین کا سودا کرنے کا فرمایا۔ اُن دونوں بھائیوں نے عرض کی: اے اللہ کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ! ہم اس قطعہ زمین کو آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ اقدس میں بطور نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے بلا عوض قبول کرنے سے انکار فرما دیا۔ چنانچہ اس زمین کی قیمت سونے کے دس دینار طے پائی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ قیمت ادا کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

۳۔ مسجدِ نبوی صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زمین کس کی ملکیت تھی؟

جواب: وہ دو یتیم بھائیوں سہل اور سہیل کی ملکیت تھی۔

۴۔ مسجدِ نبوی صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعمیر میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کیا اعزاز حاصل ہوا؟

جواب: مسجد نبوی کی تعمیر کے لیے زمین کی خریداری کا اعزاز حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوا۔

۵۔ مسجدِ نبوی صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعمیر میں کون کون سی چیزیں استعمال کی گئی تھیں؟

جواب: اینٹیں اور پتھر

۶۔ **مسجدِ نبوی صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں روشنی کا انتظام کس طرح کیا گیا؟**

جواب: حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1. حضور نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اونٹنی کا نام قصویٰ تھا۔
2. سہل اور سہیل کا تعلق بنو نجار کے قبیلہ سے تھا۔
3. مسجدِ نبوی صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زمین کی قیمت سونے کے دس دینار طے پائی۔
4. حضور نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مسجدِ نبوی صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بنیاد 1050 مربع میٹر جگہ پر رکھی تھی۔
5. حضور نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے میں مسجد کی حیثیت عبادت گاہ، درس گاہ اور تربیت گاہ کی سی تھی۔

ج: سوالات کے جواب دیں۔

۱۔ **مسجدِ نبوی صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا تعارف لکھیں۔**

جواب: حضور نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو ہر انصاری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دلی آرزو تھی کہ آپ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ اُس کے مہمان بنیں۔ لیکن آپ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جہاں میری اونٹنی قصویٰ رکے گی، وہیں میرا قیام ہو گا۔ چنانچہ قصویٰ مختلف محلوں سے گزرتی ہوئی بنو نجار کے محلہ میں پہنچی اور کھلے میدان "مربد" میں گھٹنے ٹیک دیئے۔ جس جگہ پر اونٹنی رکی تھی، وہیں مسجد تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور مدینہ منورہ کی اسی مسجد کو "مسجدِ نبوی صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ" کہا جاتا ہے۔

۲۔ **مسجدِ نبوی صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعمیر کس طرح کی گئی؟ تفصیلاً بیان کریں۔**

جواب: مسجد نبوی کی جگہ خریدنے کے بعد 18 ربیع الاول یکم ہجری کو تعمیر کا آغاز ہوا۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ بنفس نفیس اس کی تعمیر میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ شریک رہے۔ آپ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ مل کر اینٹیں اٹھا کر لاتے تھے۔ پہلے اینٹیں اور پتھر ایک جگہ جمع کئے گئے۔ اس موقع پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا جوش و جذبہ دیکھنے والا تھا۔ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عجیب کیفیت تھی۔ دوسرے حضرات اگر ایک اینٹ اٹھا کر لاتے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو دو اینٹیں اٹھاتے اور فرماتے: میں ایک اینٹ اپنی طرف سے اٹھا کر لاتا ہوں اور دوسری اپنے آقا حضور نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حصہ کی اٹھا کر لاتا ہوں۔ الغرض ہر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ چڑھ کر کام میں شریک ہو رہے تھے۔ مسجد سے منسلک ایک چبوترا بھی بنایا گیا جو دور دراز سے آئے ہوئے لوگوں کے لئے رہائش گاہ تھی جن کا مدینہ منورہ میں اپنا کوئی گھر نہیں تھا۔

۳۔ **مسجدِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اہمیت و فضیلت تحریر کریں۔**

جواب: درج ذیل وجوہات کی بنا کر مسجد نبوی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی فضیلت بہت زیادہ ہے:

☆ مسجدِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کی تعمیر میں خود حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حصہ لیا۔

☆ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا روضہ اقدس یہاں موجود ہے۔

☆ مسجدِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں جنت کا ایک ٹکڑا موجود ہے جسے ریاض الجنۃ کہا جاتا ہے۔

مسجدِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں عبادت کا ثواب دیگر مساجد میں ادا کی گئی عبادت سے کئی گنا زیادہ ہے۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”میری اس مسجد میں (ادا کی گئی) ایک نماز مسجدِ حرام کے علاوہ دوسری مساجد کی (ادا کی گئی) ہزار نمازوں سے افضل ہے“۔

۴۔ **مسجدِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمی و معاشرتی اہمیت بیان کریں۔**

جواب: اسلام میں علم کا حصول بے پناہ اہمیت کا حامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علم کے حصول اور ترویج میں مساجد نے اہم کردار ادا کیا۔ دورِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مسجدِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تین حیثیتیں تھیں:

1۔ عبادت گاہ　　2۔ درس گاہ　　3۔ تربیت گاہ

مسجدِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو عظیم اور اعلیٰ ترین درسگاہ اور اُس دور کی یونیورسٹی ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ جہاں شب و روز صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے تعلیم و تربیت حاصل کرتے تھے۔ خصوصاً مسجدِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں اصحابِ صفہ کا چبوترہ اسی مقصد کے لئے تعمیر کیا گیا تھا۔ اسی مسجد میں حلقہ ہائے دروس منعقد ہوتے اور تشنگانِ علم دور دراز سے آکر علم کی پیاس بجھاتے تھے۔ یہی وہ عظیم علمی درسگاہ ہے جس سے فیض یاب ہونے والے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوری دنیا میں اسلام کی روشنی پھیلائی۔

۵۔ **مسجدِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تاریخی اہمیت کیا ہے؟ تفصیل لکھیں۔**

جواب: حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مسجدِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بنیاد 1050 مربع میٹر جگہ پر رکھی تھی۔ لیکن اب تک اس کی تعمیر و توسیع میں تین سو گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ مسجدِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پہلی توسیع حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک دور میں ہی ہوئی اور اس کا رقبہ 2500 مربع میٹر کر دیا گیا۔ یہ توسیع ہجرت کے ساتویں برس کی گئی۔ دوسرے خلیفہ راشد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں اس کے رقبہ میں اضافہ کیا۔ لیکن عمارت کے لئے کچی اینٹیں، کھجور کے ستون اور کھجور کی شاخوں کی چھت بنوائی۔ اس کے بعد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں مزید توسیع کی اور از سرِ نو تعمیر کی۔ دیواریں کچی اینٹوں کی بجائے پتھروں کی بنائی گئیں۔ جن پر خوبصورت بیل بوٹے بنے ہوئے تھے۔ اموی دورِ حکومت میں

خلیفہ ولید بن عبد الملک اور عباسی دور میں خلیفہ مہدی نے اس کے رقبہ میں مزید اضافہ کر دیا۔ بعد ازاں سلطان اشرف اور عثمانی خلیفہ سلطان عبد المجید نے اس میں توسیع کروائی۔ سعودی عرب کے موجودہ حکمران خاندان آلِ سعود کے دور میں اب تک مسجدِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں تین بار توسیع ہو چکی ہے۔ اس وقت مسجدِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں شامل جگہ کا کل رقبہ ایک لاکھ انتیس ہزار مربع میٹر ہے۔ اس وقت یہ دنیا کی دوسری مسجد ہے۔ مسجد کے بیرونی احاطہ میں سائے کے لئے دو سو پچاس سائبان لگائے گئے ہیں جبکہ چار سو چھتیس پنکھے بھی نصب کیے گئے ہیں۔

د: **درست بیان پر (✔) کا نشان لگائیں۔**

1. قصویٰ مختلف محلوں سے گزرتی ہوئی محلہ میں پہنچی:

الف: بنو نضیر　　**ب:** بنو نجار ✔　　**ج:** بنو قینقاع　　**د:** بنو سعد

2. مسجدِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے زمین کی قیمت طے پائی:

الف: دس دینار ✔　　**ب:** بیس دینار　　**ج:** تیس دینار　　**د:** چالیس دینار

3. صحابی رضی اللہ عنہ کو مؤذنِ رسول صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کہا جاتا ہے:

الف: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ　　**ب:** حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ج: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ　　**د:** حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✔

4. مسجدِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں پڑھی جانے والی نماز کا ثواب نمازوں کے برابر ہے:

الف: ایک ہزار ✔　　**ب:** پچاس ہزار　　**ج:** پچھتر ہزار　　**د:** ایک لاکھ

5. اس وقت مسجدِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا کل رقبہ ہے:

الف: ایک لاکھ انیس ہزار مربع میٹر　　**ب:** ایک لاکھ انتیس ہزار مربع میٹر ✔

ج: ایک لاکھ انتالیس ہزار مربع میٹر　　**د:** ایک لاکھ انچاس ہزار مربع میٹر

عملی سرگرمیاں:

- مسجدِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعمیر و توسیع پر مبنی ڈاکومنٹری کمرۂ جماعت میں دکھائی جائے۔
- کمرۂ جماعت میں مختلف گروپس بنا کر مسجدِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ماڈل بنانے کا مقابلہ کروایا جائے۔
- اگر طلبہ میں کسی کو روضہ رسول صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت اور حاضری کا موقع ملا تو کمرا جماعت میں اُن سے آنکھوں دیکھا حال سنا جائے۔

میثاقِ مدینہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء وطالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- میثاقِ مدینہ سے متعارف ہو سکیں۔
- میثاقِ مدینہ کی نمایاں دفعات اور پس منظر سے واقف ہو سکیں۔
- میثاقِ مدینہ کی اہمیت اور اُس کے نتیجے میں حاصل ہونے والے فوائد کو جان سکیں۔

مشق

الف: دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ میثاق کا کیا مطلب ہے؟

جواب: میثاق کا مطلب عہد، معاہدہ (Contract) ہوتا ہے۔

۲۔ مدینہ منورہ میں کتنے طبقات آباد تھے؟

جواب: مدینہ میں مختلف قبائل اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ آباد تھے۔ ان میں سب سے پہلے وہ مہاجرین تھے جو مکہ مکرمہ سے یہاں آکر آباد ہوئے تھے۔ دوسرے وہ انصار تھے جو مدینہ منورہ کے رہائشی تھے اور جنہوں نے مہاجرین سے رشتہ اخوت قائم کیا تھا۔ تیسرے یہود مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے جو مدینہ منورہ کی کل آبادی کا نصف تھے۔ چوتھے مدینہ منورہ کے غیر مسلم لوگ تھے جن کا یہود کے علاوہ دیگر مذاہب سے تعلق تھا۔

۳۔ میثاقِ مدینہ کی کتنی دفعات تھیں؟

جواب: میثاق مدینہ کی کل سینتالیس (47) دفعات تھیں

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1. یہود مدینہ منورہ کی کل آبادی کا نصف تھے۔
2. مدینہ منورہ میں پہلی منظم اسلامی ریاست وجود میں آئی۔
3. مدینہ منورہ کی حدود کو حرم تسلیم کیا جائے گا۔
4. حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ریاست کے سربراہ کی حیثیت مل گئی۔

ج: کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
مدینہ منورہ میں مختلف قبائل اور مذاہب	وجود میں آئی۔
ریاستِ مدینہ کے خلاف اندرونی اور بیرونی	اِس صورت میں رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فیصلہ تسلیم کیا جائے گا۔
معاہدہ کے تمام فریقین آپس میں خیر اور	سے تعلق رکھنے والے لوگ آباد تھے۔
اگر کسی مسئلہ پر فریقین میں اختلاف ہو جائے تو	سازشوں کا آغاز ہو چکا تھا۔
مدینہ منورہ میں پہلی منظم اسلامی ریاست	حسنِ سلوک کا معاملہ کریں گے۔

د: سوالات کے جواب دیں۔

۱۔ میثاقِ مدینہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے داخلی امن و سلامتی اور خارجی مسائل سے بچنے کے لئے مدینہ کے مختلف طبقات کے درمیان ایک معاہدہ قائم کیا، جسے "میثاقِ مدینہ" کہتے ہیں۔

۲۔ میثاقِ مدینہ کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جب مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی تو اَن گنت مسائل سر اُٹھا رہے تھے۔ ریاستِ مدینہ کے خلاف اندرونی اور بیرونی سازشیں سر اٹھا رہی تھیں۔ لہٰذا ان تمام مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک مدبر کی حیثیت سے ممکنہ خطرات کو کم کرنے کے لئے بلا امتیاز مذہب مدینہ منورہ کے تمام طبقات اور افراد کو متحد کرنے کے لیے ایک معاہدہ کیا۔ اس معاہدے کے بعد سازشوں کا خاتمہ ہوا۔ مدینہ کا امن بحال ہوا۔ وقتی طور پر اندرونی سازشیں دَم توڑ گئیں۔ اس امر کی ضمانت حاصل کرلی گئی کہ مدینہ منورہ پر حملہ کی صورت میں تمام قوتیں مل کر اس کا دفاع کریں گی۔

۳۔ میثاقِ مدینہ کی اہم دفعات تحریر کریں۔

جواب: ۱۔ مدینہ کے تمام قبائل امن سے رہیں گے اور امن کے قیام کے لئے بڑھ چڑھ کر کوششیں کریں گے۔

۲۔ مظلوم کی مدد کی جائے گی۔

۴۔ میثاقِ مدینہ کے کوئی سے پانچ نتائج لکھیں۔

جواب: میثاقِ مدینہ سے مندرجہ ذیل نتائج اور فوائد حاصل ہوئے:

۱۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ریاست کے سربراہ کی حیثیت مل گئی۔

۲۔ مدینہ منورہ میں پہلی منظم اسلامی ریاست وجود میں آئی۔

Laurel Publishers

۳۔ تمام مذاہب اور قبائل کے لوگ متحد ہو گئے۔

۴۔ مدینہ منورہ کو حرم قرار دے دیا۔ جس سے اس کا شرعی اور قانونی تقدس قائم ہو گیا۔

۵۔ مدینہ منورہ کا اندرونی اور بیرونی دفاع مضبوط ہو گیا۔

عملی سرگرمی:

- موجودہ دور میں میثاقِ مدینہ کی روشنی میں اتحاد و اتفاق کی ضرورت پر مذاکرہ کروائیں۔

تحقیق:

- "سیرۃ الرسول صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ" کے مختلف موضوعات لے کر طلبہ سے جماعت میں تبادلہ خیال کروائیں۔

Laurel Publishers

غزوات

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- قرآن و سنت کی روشنی میں:

۱۔ جہاد کا حقیقی تعارف جان سکیں۔

۲۔ غزوہ اور سریہ کے معنی و مفہوم اور فرق جان سکیں۔

۳۔ غزوات کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔

۴۔ غزوہ بدر، اُحد اور خندق کے اسباب اور واقعات کے بارے میں اجمالی طور پر جان سکیں۔

۵۔ غزوات کے نتیجے میں حاصل ہونے والے فوائد اور اثرات کو جان سکیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

1۔ اساتذہ اس تصور کو واضح کریں کہ اسلام تلوار نہیں بلکہ اخلاق حسنہ کے زور پر پھیلا ہے۔

2۔ دوسرا پہلو یہ بھی واضح طور پر سمجھائیں کہ تمام جنگیں دفاع میں لڑی گئیں یا جہاں سے کوئی بڑا خطرہ تھا تو اس سے نمٹنے کے لیے لڑی گئیں۔

3۔ ان جنگوں میں مسلمانوں نے جو روایات قائم کیں وہ قابل تقلید ہیں اور اس سے پہلے وہ روایات جنگی حالات میں ملحوظ نہیں رکھی جاتی تھیں، مثلاً قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک، عورتوں اور بچوں کو نہ مارنا، درختوں کو اور فصلوں کو آگ نہ لگانا، املاک کو آگ نہ لگانا، جو جنگ میں لڑنے نہیں آیا اس کے امان دینا وغیرہ:

مشق

الف: دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

۱۔ جہاد کے لغوی معنی کیا ہیں؟

جواب: جہاد کا لفظ جُھدٌ سے بنا ہے۔ جس کے لغوی معنی "سخت محنت و مشقت، کوشش اور جدوجہد" کے ہیں۔ اصطلاح میں جہاد کا معنی اپنی تمام تر جسمانی، ذہنی، مالی اور جانی صلاحیتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر استعمال میں لانا ہے

۲۔ غزوہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: غزوہ کے لغوی معنی "جہاد کرنا، جنگ کرنا اور ارادہ کرنا" کے ہیں۔ غزوہ کی جمع غزوات ہے۔ اصطلاح میں غزوات سے مراد ہے کہ "وہ

جنگیں جن میں اسلامی فوج کی قیادت خود حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کی''

۳۔ سریہ کی تعریف لکھیں۔

جواب: سریہ کے لغوی معنی ''فوج کا ٹکڑا یا حصہ'' کے ہیں۔ سریہ کی جمع سرایا ہے۔ اصطلاح میں ''وہ لڑائیاں جو عہدِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں ہوئیں لیکن کسی سبب کے تحت حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اُن کی قیادت نہیں فرمائی اور اپنی جگہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سپہ سالار بنا کر بھیجا''، ان کو سرایہ کہا جاتا ہے

۴۔ غزوہ بدر کو کس وجہ سے غزوہ بدر کہا جاتا ہے؟

جواب: ہجرتِ مدینہ کے بعد حق و باطل کے مابین پہلا معرکہ ہوا جسے تاریخ میں غزوہ بدر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ مدینہ منورہ سے تقریباً اسّی (80) میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے جس کا نام بدر ہے۔ اس مقام پر بدر کے نام سے کنواں بھی تھا۔ یہ غزوہ اس مقام پر ہوا تھا، لہٰذا اس کا نام غزوہ بدر مشہور ہو گیا

۵۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کی تعداد اور ساز و سامان کی تفصیل لکھیں۔

جواب: اس جنگ میں مسلمان مجاہدین کی تعداد تین سو تیرہ (313) جبکہ کفار کی تعداد ایک ہزار (1000) تھی۔ مسلمانوں کے پاس دو گھوڑے اور ستر اونٹ تھے۔

۶۔ غزوہ اُحد میں مسلمانوں کی فتح شکست میں کیوں تبدیل ہو گئی؟

جواب: مسلمانوں کی دہشت کو دیکھ کر کفار بھاگ کھڑے ہوئے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جن اصحاب کو پہاڑ پر کھڑا کیا تھا انہوں نے بظاہر یہ سمجھا کہ جنگ ختم ہو گئی ہے کفار بھاگ گئے ہیں لہذا پہاڑ سے نیچے آجانا چاہیے جیسے ہی مسلمان پہاڑ سے نیچے اترے کفار نے پہاڑ کے پیچھے سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ اس طرح م مسلمانوں کی فتح شکست میں تبدیل ہو گئی۔

۷۔ غزوہ خندق کو غزوہ احزاب کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: اس غزوہ میں تمام قبائل نے شرکت کی تھی، اس لئے اسے غزوۂ احزاب کہا جاتا ہے۔ احزاب ''حزب'' کی جمع ہے۔ جس کے معنی ''فوج یا گروہ'' کے ہیں۔

۸۔ مدینہ منورہ کے باہر خندق کس کے مشورہ پر کھودی گئی؟

جواب: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1. قریش مکہ اپنے آپ کو بیت اللہ کا محافظ اور نگہبان خیال کرتے تھے۔
2. اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہمیں سمندر میں کودنے کا حکم دیں گے تو ہم کود پڑیں گے۔
3. یہ لڑائی اسلامی فتوحات کا نقطہ آغاز بنی۔
4. غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی فتح نے یہودیوں کو حسد میں مبتلا کر دیا۔

5 حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے جانثاروں کے ساتھ اُحد پہاڑ پر تشریف لے گئے۔

6 غزوہ اُحد میں منافقین بے نقاب ہو گئے۔

7 مسلمانوں نے کفارِ مکہ کے تجارتی راستوں کی ناکہ بندی کر دی۔

8 ارد گرد کے قبائل پر مسلمانوں کی فوجی قوت اور نظم وضبط کی دھاک بیٹھ گئی۔

ج: سوالات کے جواب دیں۔

ا۔ اسلام میں جہاد کا کیا تصور ہے؟

جواب: جہاد کا لفظ جُھۡدُ سے بنا ہے۔ جس کے لغوی معنی "سخت محنت و مشقت، کوشش اور جدوجہد" کے ہیں۔ اصطلاح میں جہاد کا معنی "اپنی تمام تر جسمانی، ذہنی، مالی اور جانی صلاحیتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر استعمال میں لانا ہے۔" قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَ جَاھِدُوۡا فِی اللہِ حَقَّ جِھَادِہٖ "اور اللہ (کی محبت و طاعت) میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کا حق ہے"۔ اسلام میں جہاد کا مفہوم اُن لوگوں کی ختم کرنا ہے جو امن کو تباہ کرتے ہیں۔ جہاد اللہ تعالیٰ کی زمین کو فساد انگیزی سے پاک کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ کسی بھی نیکی اور بھلائی کے کام کے لئے جدوجہد میں اگر انتہائی طاقت اور محنت صرف کی جائے اور مقصد کے حصول کے لئے ہر قسم کی تکلیف اور مشقت برداشت کی جائے، تو اس کوشش کو جہاد کہیں گے۔ جہاد کا معنی محض "جنگ" نہیں۔ بلکہ علم و فکر کی ترویج اور شعور کی بیداری کے لئے انتھک کوشش کرنا بھی جہاد ہے تاکہ ہمارا معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بن سکے۔ غریبوں کی مال سے مدد کرنا بھی جہاد ہے۔ اور خواہشات نفسانی سے رک جانا بھی جہاد ہے۔

۲۔ غزوات کی اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالیں۔

جواب: حق و باطل کے مابین جنگ انسانی تاریخ کی ابتدا سے چلی آ رہی ہے۔ جہاں باطل سر اٹھاتا ہے اس کو کچلنے کے لیے اللہ تعالیٰ حق والوں کو کھڑا کر دیتا ہے۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سچ اور حق کا پیغام لے کر آئے۔ مشرکین مکہ جو صدیوں سے جھوٹے خدائوں کی پوجا کرتے چلے آ رہے تھے، انہیں کسی صورت یہ پیغام قبول نہیں تھا۔ لہٰذا انہوں نے مسلمانوں پر ظلم و ستم کی انتہا کر دی۔ یہاں تک کہ مسلمان مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے مگر انہوں نے ظالموں کے آگے ہار نہ مانی۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد مشرکین مکہ نے مسلمانوں کو سکھ کا سانس نہیں لینے دیا اور پے در پے حملہ کیے۔ مسلمانوں نے بھی ان کا بھرپور دفاع کیا۔ تمام غزوات و سرایا یا تو دفاعی تھے یا پیش آنے والے ممکنہ خطرے سے نمٹنے کے لیے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ حق اور باطل کے درمیان جنگوں کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو گیا۔ ان غزوات کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ حق کو سربلندی نصیب ہو سکے۔ دشمن کسی پر حملہ کر دے اور اُس کا بروقت جواب نہ دیا جائے تو یقیناً دشمن مزید شیر بن جاتا ہے۔ لہٰذا ایسے حملوں کا جواب دینا ضروری ہو جاتا ہے۔ غزوات کے ذریعہ مظلوموں کی مدد کی گئی۔ ان کے ذریعہ فتنہ و فساد کا خاتمہ کیا گیا۔ ان غزوات کے ذریعہ ان سازشوں کا خاتمہ ممکن ہو سکا۔

Laurel Publishers

۳۔ غزوہ بدر کے اسباب لکھیں۔

جواب: غزوہ بدر کے مندرجہ ذیل اسباب تھے:

۱۔ قریش مکہ ابتدا ہی سے اسلام کے دشمن تھے۔ انہوں نے مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کے لیے زندگی گزارنا مشکل کر دیا تھا۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد وہ یہ بات برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ مسلمان امن و سکون سے رہیں۔ لہٰذا انہوں نے مسلمانوں کو پریشان کرنے اور مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کی سازشیں شروع کر دیں۔ جس کی وجہ سے غزوہ بدر ہوا۔

۲۔ قریش مکہ نے مدینہ منورہ میں رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبی کے نام خط لکھا کہ تم نے ہمارے دشمن کو اپنے ہاں ٹھہرا لیا ہے۔ تم انہیں وہاں سے نکال دو، ورنہ ہم تم پر حملہ آور ہوں گے۔ اس کے بعد انہوں نے یہود کو بھی خط لکھے جن میں مسلمانوں کے خلاف نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔

۳۔ قریش مکہ اپنے آپ کو بیت اللہ کا محافظ اور نگہبان خیال کرتے تھے۔ اس کی وجہ سے وہ حج کے ایام میں مالی منفعت اور تجارتی فوائد حاصل کرتے تھے۔ انہیں یہ خطرہ لاحق تھا کہ اگر مسلمانوں کو قدم جمانے کا موقع مل گیا تو وہ ہم سے یہ منصب چھین لیں گے لہٰذا انہیں پیش قدمی کرنی چاہیے۔

۴۔ قریش مکہ کے ایک سردار کرز بن جابر فہری نے مدینہ منورہ کے قریب ایک چراہ گاہ پر حملہ کر دیا اور یہاں سے مویشی پکڑ کر لے گیا۔ مسلمانوں نے اُس کا تعاقب کیا لیکن وہ بھاگ نکلا۔ اس سے مسلمانوں کے دل میں اپنی حفاظت کا خیال پیدا ہوا۔

۵۔ حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دشمن کی نقل و حرکت سے باخبر رہنے کے لئے مجاہدین کے مختلف دستے اطراف میں روانہ فرمائے۔ اُن میں سے ایک دستہ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں بھی تھا۔ ایک قافلہ جو ملکِ شام سے مکہ مکرمہ جا رہا تھا، اس دستہ کی اُن سے جھڑپ ہو گئی۔ ان کا ایک رئیس عمرو بن الحضرمی قتل ہو گیا اور دو آدمی قید ہوئے۔ مسلمان بہت سامالِ غنیمت اور قیدی لے کر حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس واقعہ کے متعلق جان کر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بہت ناراض ہوئے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قیدی آزاد کر دیے اور مقتول کا خون بہا بھی ادا کیا۔ یہ واقعہ یکم رجب 2 ہجری کو پیش آیا جس میں لڑائی منع تھی۔ اس لئے قریش مکہ مشتعل ہوئے اور مقتول کے وارثوں نے بھی مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کے لئے اُبھارا۔

۶۔ ابو سفیان ایک تجارتی قافلہ لے کر ملکِ شام سے مکہ مکرمہ واپس آ رہا تھا کہ یہ افواہ پھیل گئی کہ مدینہ منورہ کے مسلمان اس قافلہ کو روکنے کی کوشش کریں گے۔ اس تجارتی قافلہ کے مال میں مکہ مکرمہ کے بہت سارے سرداروں کا سرمایہ لگا ہوا تھا لہٰذا سب نے اتفاقِ رائے سے ایک لشکر تیار کیا اور یہ لشکر بدر کے مقام کی طرف بڑھا۔

۴۔ غزوہ بدر کے نتائج پر روشنی ڈالیں۔

جواب: غزوہ بدر کے اہم نتائج اور اثرات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ غزوہ بدر کفر اور اسلام کے درمیان پہلی جنگ تھی اور اس میں مسلمانوں عددی اور سازوسامان کے اعتبار سے کمزور تھے۔ اس

غزوہ میں مسلمانوں کی فتح نے نہ صرف قریش مکہ بلکہ ارد گرد کے قبائل پر بھی دھاک بٹھادی۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دے کر یہ مثال قائم کر دی کہ کامیابی کا معیار اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اخلاص ہے نہ کہ فوج کی تعداد اور اسلحہ کا زیادہ ہونا۔

۳۔ یہ لڑائی اسلامی فتوحات کا نقطہ آغاز بنی۔

۴۔ غزوہ بدر سے قریشِ مکہ کے زوال کی ابتدا ہوئی۔

۵۔ غزوہ بدر کے بعد مدینہ منورہ کے ارد گرد کے قبائل نے محسوس کیا کہ انہیں مسلمانوں سے اپنے تعلقات کو بہتر بنانا چاہیے۔

۵۔ غزوۂ اُحد کے اسباب کیا تھے؟

جواب: غزوۂ اُحد کے درج ذیل اسباب ہیں:

ا۔ غزوۂ اُحد کا اہم ترین سبب کفارِ مکہ کا جذبہ انتقام تھا کیونکہ غزوہ بدر میں اُن کے ستر سردار مارے گئے تھے۔ غزوئہ بدر کے بعد ابو سفیان نے قسم کھائی کہ وہ اپنے مقتولین کا بدلہ ہر حال میں لے گا۔

۲۔ ابو سفیان مسلمانوں سے بدلہ لینے کے لئے دو سو اونٹ سواروں کا دستہ لے کر مدینہ منورہ پہنچا اور مدینہ منورہ سے 2 میل کے فاصلہ پر واقع مقامِ عریض پر حملہ آور ہوا۔ اُس نے چند مکانوں اور کھجور کے درختوں کو نذرِ آتش کیا اور حضرت سعد بن عمرو انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا۔

۳۔ غزوہ بدر کے بعد کفارِ مکہ کے پاس دو اختیار تھے کہ وہ مسلمانوں سے صلح کر کے مدینہ منورہ کی اسلامی ریاست کو تسلیم کر لیں یا پھر مسلمانوں سے جنگ کر کے انہیں شکست دیں۔ کفارِ مکہ نے دوسرا راستہ اختیار کیا۔

۴۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کی فتح نے یہودیوں کو حسد میں مبتلا کر دیا، لہٰذا انہوں نے ساز باز شروع کر دی۔ انہوں نے کفارِ مکہ کو اُبھارا کہ وہ اپنی شکست کا بدلہ لیں اور انہیں اپنی امداد کی یقین دہانی بھی کروائی۔

۵۔ عرب میں قریش مکہ کا بڑا احترام تھا۔ اُن کی عزت و تکریم کی جاتی تھی۔ غزوہ بدر میں شکست کے بعد ان کی عزت خاک میں مل گئی۔ لہٰذا اپنے وقار کی بحالی کے لئے مسلمانوں سے جنگ کر کے انہیں ہرانا ضروری ہو گیا۔

۶۔ غزوہ اُحد کے واقعات لکھیں۔

جواب: حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی قیادت میں ایک ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا لشکر اُحد کی طرف روانہ ہوا۔ مدینہ منورہ سے ایک میل کے فاصلے پر جا کر رئیس المنافقین عبد اللہ بن اُبی اپنے تین سو آدمیوں کو لے کر الگ ہو گیا۔ لہٰذا میں جنگ میں شریک نہیں ہو سکتا۔ وقتی طور پر مسلمانوں میں بد دلی پیدا ہوئی لیکن انہوں نے اپنا سفر جاری رکھا۔ جب مسلمان اُحد کے میدان میں پہنچے تو قریش مکہ وہاں پہلے سے ہی موجود تھے۔

جنگ کے روز حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں پچاس تیر اندازوں کا دستہ اُحد پہاڑی پر متعین فرمایا اور انہیں تاکید فرمائی کہ فتح ہو یا شکست، کسی صورت اس مقام کو نہیں چھوڑنا۔ صف

بندی کرنے کے بعد حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "اگر تم صبر واستقامت کا مظاہرہ کرو گے تو فتح تمھاری ہی ہو گی"۔ عرب کی روایت کے مطابق پہلے مبارزت ہوئی جس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کفار کے علمبردار طلحہ کو ہلاک کر دیا۔ اُس کے بعد اُس کا بھائی عثمان آیا تو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کا کام تمام کر دیا۔ اس کے بعد عام لڑائی کا آغاز ہوا۔ مسلمان جم کر لڑے اور اُن کے پے در پے حملوں کی وجہ سے دشمن کے لشکر میں کھلبلی مچ گئی۔ انہوں نے بدحواس ہو کر میدانِ جنگ چھوڑ کر بھاگنا شروع کر دیا۔ اسی دوران وحشی نامی ایک غلام جسے ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے آزادی کا لالچ دے کر حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے کا کام سونپا تھا، اُس نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نیزہ سے وار کیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے۔ ہندہ نے آپؓ کا کلیجہ چبایا۔ کفارِ مکہ کے میدانِ جنگ سے بھاگنے کو دیکھ کر مسلمانوں نے اسے اپنی فتح سمجھا اور مالِ غنیمت اکٹھا کرنے لگے۔ پہاڑی پر موجود دستے نے بھی اپنی جگہ چھوڑ دی۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اُس وقت ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے، انہوں نے پہاڑی کے پیچھے سے مڑ کر مسلمانوں پر دوبارہ حملہ کر دیا۔ اسی دوران حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہم شکل حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے۔ میدانِ جنگ میں افواہ پھیل گئی کہ (نعوذ باللہ) حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ شہید ہو گئے ہیں۔ اس افواہ کے پھیلتے ہی مسلمانوں میں ابتری پھیل گئی لیکن اچانک بتایا گیا کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ موجود ہیں۔ بدبخت عتبہ بن ابی وقاص نے پتھر مارا جس سے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ہونٹ مبارک زخمی ہو گیا اور دندان مبارک شہید ہو گئے۔ اس موقع پر آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "اے اللہ! میری قوم کو بخش دے۔ وہ جانتے نہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں"۔

۷۔ غزوہ اُحد کے کیا اثرات مرتب ہوئے؟

جواب: غزوہ اُحد کے اہم نتائج اور اثرات مندرجہ ذیل ہیں:

ا۔ اس جنگ میں مالِ غنیمت حاصل کرنے کی وجہ سے فتح کو عارضی شکست میں تبدیل کر دیا گیا تا کہ مسلمان اپنے دلوں میں مال کی محبت نکال کر صرف اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کر سکیں۔

۲۔ غزوۂ اُحد میں منافقین بے نقاب ہو گئے جنہوں نے راستے میں مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ دیا۔

۳۔ غزوۂ اُحد کے بعد یہود نے عہد شکنی شروع کر دی۔ یہاں تک کہ ان کا ایک قبیلہ بنو نضیر مسلمانوں سے لڑائی پر اتر آیا جسے بعد میں جلا وطن کر دیا گیا۔

۸۔ غزوہ خندق کے اسباب بیان کریں۔

جواب: غزوہ خندق کے درج ذیل اسباب ہیں:

ا۔ کفارِ مکہ کو غزوہ بدر میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور غزوہ اُحد میں بھی واضح کامیابی نہ مل سکی۔ وہ کسی صورت مدینہ منورہ کی ریاست کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہ تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ بار بار مدینہ منورہ پر حملے کر کے اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانا چاہتے تھے۔

۲۔ غزوہ اُحد میں لڑائی کے اختتام پر ابوسفیان نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو آئندہ سال پھر جنگ کا چیلنج دیا۔

۳۔ غزوہ اُحد کے بعد مسلمانوں نے کفارِ مکہ کے تجارتی راستوں کی ناکہ بندی کر دی۔ وہ اس وجہ سے بہت پریشان تھے۔ اب ان کے پاس دو صورتیں تھیں یا تو وہ مسلمانوں کی حکومت قبول کرلیں یا پھر ان سے فیصلہ کن لڑائی کریں۔

۴۔ عہد شکنی کی وجہ سے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یہود کے قبائل بنو قینقاع اور بنو نضیر کو جلاوطن کر دیا تھا۔ لہٰذا انہوں نے کفارِ مکہ کو مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کے لئے اُکسایا اور مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

۹۔ غزوہ خندق کے واقعات تحریر کریں۔

جواب: قریش مکہ اور عرب کے دیگر قبائل نے مل کر ایک مشترکہ لشکر تشکیل دیا۔ اس لشکر کی تعداد دس ہزار تھی۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو جب اس لشکر کی خبر ملی تو آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مشورہ فرمایا کہ کیا جنگی حکمتِ عملی اختیار کی جائے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایرانی طرزِ جنگ کے مطابق ایک خندق کھودنے کا مشورہ دیا۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس مشورہ کو قبول فرمایا اور خندق کھودنے کا حکم دیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس کام کو بیس دنوں میں مکمل کیا۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے جان نثار ساتھیوں کے ساتھ مل کر ایک عام مزدور کی طرح کام کیا۔

ابوسفیان اپنے لشکر کے ساتھ پہلے میدانِ اُحد میں آیا لیکن جب اُسے یہاں مسلمانوں کا لشکر نظر نہ آیا تو اُس نے مدینہ منورہ کی طرف پیش قدمی کی۔ جب یہ لشکر مدینہ منورہ کے قریب پہنچا تو بہت پریشان ہوا۔ انہیں شہر میں داخل ہونے کے لئے کوئی راستہ نہ ملا۔ بالآخر انہوں نے خندق کی دوسری طرف پڑاؤ ڈالا۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر مسلمانوں کے دستے متعین کر رکھے تھے۔ اگر کوئی دشمن خندق پار کرنے کی کوشش کرتا تو وہ خندق میں گر کر ہلاک ہو جاتا یا مسلمانوں کے ہاتھوں مارا جاتا تھا۔ کفار نے خندق عبور کرنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ ناکام رہے۔ جب محاصرہ کو کافی دن گزر گئے تو ایک دن ساری فوج نے خندق عبور کرنے کی کوشش کی۔ ایک جگہ سے خندق کم چوڑی تھی۔ عمرو بن عبدود اپنے ساتھیوں کے ساتھ خندق پار کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ہی وار میں اُس کا کام تمام کر دیا۔ اس کو مرتا دیکھ کر اس کے ساتھی بھاگ کھڑے ہوئے۔

محاصرہ اتنا طویل ہو گیا کہ کفارِ مکہ کے پاس سامان ختم ہو گیا۔ اُن کے لئے محاصرہ مزید جاری رکھنا ممکن نہ رہا۔ اُس وقت حج کے ایام بھی قریب تھے جن کے انہوں نے انتظامات کرنے تھے۔ لہٰذا اب وہ یہ سوچ رہے تھے کہ کسی طرح واپسی ممکن ہو جائے۔ اسی دوران سخت سردی کا موسم شروع ہو گیا اور تیز ہوائیں چلنے لگیں۔ جن کی وجہ سے سپاہی بیمار پڑنے لگے۔ ابوسفیان نے اپنے لشکر کو واپس لوٹنے کا کہا اور یوں یہ جنگ بھی اختتام پذیر ہوئی۔

جواب **غزوہ خندق کے نتائج لکھیں۔**

ج: غزوہ خندق کے مندرجہ ذیل نتائج اور اثرات مرتب ہوئے:

۱۔ غزوہ خندق کے نتیجہ میں قریش مکہ کی قوت ٹوٹ گئی اور اُن میں اتنی ہمت نہ رہی کہ اب وہ مسلمانوں پر حملہ کر سکیں۔

۲۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کو بڑی فتح نصیب ہوئی۔ اس وجہ سے ارد گرد کے قبائل پر مسلمانوں کی فوجی قوت اور نظم و ضبط کی دھاک بیٹھ گئی۔

۳۔ غزوہ خندق کے موقع پر یہود کے قبیلہ بنو قریظہ نے عہد شکنی کی تھی اس لئے انہیں تہہِ تیغ کر دیا گیا۔

۴۔ اس غزوہ سے مسلمانوں کے نظم و ضبط اور تنظیمی صلاحیت میں مزید اضافہ ہوا۔

د: **درست بیان پر (Tick) کا نشان لگائیں۔**

1. غزوہ بدر میں مسلمانوں کی تعداد:

الف: دو سو تیرہ　**ب:** تین سو تیرہ ✔　**ج:** چار سو تیرہ　**د:** پانچ سو تیرہ

2. غزوہ بدر تاریخ کو ہوا:

الف: 13 رمضان المبارک　**ب:** 15 رمضان المبارک　**ج:** 17 رمضان المبارک ✔　**د:** 19 رمضان المبارک

3. غزوہ اُحد میں کفار کی تعداد:

الف: ایک ہزار　**ب:** دو ہزار　**ج:** تین ہزار ✔　**د:** چار ہزار

4. تیر انداز دستہ میں شامل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تعداد:

الف: پچاس ✔　**ب:** ایک سو　**ج:** ڈیڑھ سو　**د:** دو سو

5. غزوہ خندق کا واقعہ سال میں پیش آیا:

الف: یکم ہجری　**ب:** ۳ ہجری　**ج:** ۵ ہجری ✔　**د:** ۷ ہجری

6. خندق کھودنے کا مشورہ دیا:

الف: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ　**ب:** حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ج: حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✔　**د:** حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

7. خندق عبور کرنے میں کامیاب ہو گیا:

الف: عمرو بن عبدود ✔　**ب:** عتبہ بن وقاص　**ج:** شیبہ　**د:** ولید

8. غزوہ خندق سے لوٹ جانے کا حکم دیا:

الف: ابو جہل　**ب:** ابو لہب　**ج:** ابو سفیان ✔　**د:** عبد اللہ بن اُبی

Laurel Publishers

ہ۔ غزوہ بدر، غزوہ احد اور غزوہ خندق کے بارے میں معلومات تحریر کریں۔

غزوہ کا نام	غزوہ بدر	غزوہ احد	غزوہ خندق
ہجری	۲ ہجری	۳ ہجری	۵ ہجری
تاریخ	۱۷ رمضان المبارک	۷ شوال	ذیقعدہ کے مہینہ میں
مقام	مقام بدر (کنواں)	احد پہاڑ کے دامن میں	مدینہ منورہ
مسلمانوں کی تعداد	تین سو تیرہ (۳۱۳)	سات سو (۷۰۰)	تین ہزار (۳۰۰۰)
کفار کی تعداد	ایک ہزار (۱۰۰۰)	تین ہزار (۳۰۰۰)	دس ہزار (۱۰۰۰۰)
فتح کس کو ملی؟	مسلمانوں کو	کفار کو	مسلمانوں کو

عملی سرگرمیاں:

- جزیرہ عرب کے نقشے کی مدد سے مذکورہ غزوات کا زمانی ترتیب کی روشنی میں چارٹ بنائیں۔
- حضور نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی جنگی حکمتِ عملی پر مضمون تحریر کریں۔

تحقیق:

جہاد کی کون کون سی اقسام ہیں؟ عصرِ حاضر میں ہم کس طرح جہاد کا فریضہ ادا کر سکتے ہیں؟ تبادلہ خیال کریں۔

آخرت پر ایمان

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

قرآن و سنت کی روشنی میں:

- عقیدہ آخرت کے معنی و مفہوم کو سمجھ سکیں۔
- عقیدہ آخرت کی اہمیت سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- آخرت اور قیامت کے تصور کو سمجھ کر دنیا اور آخرت کا باہمی تعلق سمجھ سکیں۔
- عقیدہ آخرت کے اثرات سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- آخرت میں جوابدہی کا احساس اپناتے ہوئے نیک عمل کرنے کی طرف راغب ہو سکیں۔

مشق

الف: دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

۱۔ آخرت کا معنی کیا ہے؟

جواب: آخرت کا لغوی معنی ہے "بعد میں آنے والی چیز"

۲۔ عقیدہ آخرت اسلام کا کون سا اہم عقیدہ ہے؟

جواب: عقیدہ آخرت (توحید اور رسالت کے عقیدہ کے بعد) اسلام کا بنیادی اور اہم عقیدہ ہے

۳۔ عقیدہ آخرت سے متعلق مشہور قول لکھیں۔

جواب: اَلدُّنیا مَزْرَعَۃُ الاٰخِرَۃِ "دنیا آخرت کی کھیتی ہے"۔

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1. عقیدہ آخرت کا منکر کافر ہوتا ہے۔
2. بخشش و مغفرت پانے والے لوگ جنت میں داخل کیے جائیں گے۔
3. عقیدہ آخرت ہمیں یہ درس دیتا ہے کہ ہمیں آخرت کو دنیا پر ترجیح دینی چاہیے۔

4 دنیا میں انسان جو فصل بوتا ہے وہی کاٹتا ہے۔

5 آخرت پر ایمان انسان کو گناہ کے مقابلہ میں نیکی پر قائم رہنے کی طاقت بخشتا ہے۔

ج: **کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔**

کالم (الف)	کالم (ب)
جب اللہ تعالیٰ چاہیں گے	مطابق جنت اور جہنم کا فیصلہ فرمائیں گے
ایک دن اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو ختم فرمادیں گے	اور عہد کی پابندی پیدا کرتا ہے۔
ہمیں اپنے اعمال کے لئے اللہ تعالیٰ کی	یہ کائنات ختم ہو جائے گی۔
اللہ تعالیٰ ہر انسان کے اچھے اور برے اعمال کے	اور تمام مخلوقات فنا ہو جائیں گی۔
اس عقیدہ پر ایمان انسان میں احساسِ ذمہ داری	بارگاہ میں پیش ہونا ہو گا۔

د: **سوالات کے جواب دیں۔**

ا۔ **عقیدہ آخرت کا معنی و مفہوم تحریر کریں۔**

جواب: آخرت کا لغوی معنی ہے "بعد میں آنے والی چیز"۔ عقیدہ آخرت (توحید اور رسالت کے عقیدہ کے بعد) اسلام کا بنیادی اور اہم عقیدہ ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مقررہ وقت کے لئے انسان کو زندگی عطا کی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ چاہیں گے، یہ کائنات ختم ہو جائے گی۔ ہر شخص کو موت کے بعد قیامت کے دن زندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ اس کے نتیجہ میں اُسے جنت یا دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔ اُس زندگی کا نام اُخروی زندگی ہے اور اس پر یقین رکھنا عقیدہ آخرت ہے۔ عقیدۂ آخرت کا منکر کافر ہوتا ہے۔

۲۔ **عقیدہ آخرت کی قرآن مجید کی روشنی میں اہمیت بیان کریں۔**

جواب: عقیدہ آخرت کا مقصد انسان کو ذمہ داری کا احساس دلانا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہی کا احساس دلانا ہے۔ تاکہ وہ ہر کام کرتے ہوئے ذہن میں یہ رکھے کہ مجھے ہر کام کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جواب دینا ہے۔ قرآن مجید میں مومن کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا: وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○ "اور وہ آخرت پر بھی (کامل) یقین رکھتے ہیں" عقیدہ آخرت کی اہمیت کا اندازہ اس آیت سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں عقیدہ آخرت پر ایمان کو مومنین کی صفت قرار دیا ہے یعنی جو اس عقیدہ کو مانتا ہے اللہ کے سامنے جوابدہ ہونے کو مانتا ہے وہ مومن ہے

۳۔ **حدیثِ مبارکہ کی روشنی میں عقلمند انسان کی خصوصیات لکھیں۔**

جواب: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ تھا کہ انصار میں سے ایک آدمی حاضرِ خدمت ہوا اور اُس نے بارگاہِ نبوی میں سلام پیش کیا۔ پھر اُس نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ! کون سا مومن افضل ہے؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو تم میں سے اخلاق

Laurel Publishers

میں بہتر ہے۔ پھر عرض کیا کہ کون سا مومن عقلمند ہے؟ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو ان میں سے سب سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا ہے اور اس کے بعد کے لئے اچھی تیاری کرنے والا ہے، وہی عقلمند ہے۔

۴۔ **عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر کیا اثرات ہوتے ہیں؟**

جواب: عقیدہ آخرت کے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جن میں سے چند ایک ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں:

۱۔ آخرت پر ایمان انسان کو گناہ کے مقابلہ میں نیکی پر قائم رہنے کی طاقت بخشتا ہے۔

۲۔ عقیدہ آخرت ہمیں یہ درس دیتا ہے کہ ہمیں آخرت کو دنیا پر ترجیح دینی چاہیے۔

۳۔ اس عقیدہ پر ایمان انسان میں احساسِ ذمہ داری اور عہد کی پابندی پیدا کرتا ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کے حضور پیشی کا تصور انسان کو ہر وقت آخرت کی فکر میں مصروف رکھتا ہے جس کی وجہ سے وہ برے اعمال سے بچ جاتا ہے۔

عملی سرگرمیاں:

- طلبہ کے درمیان ایسی گفتگو کروائی جائے جس میں دنیا اور آخرت کی زندگی کا فرق مثالوں سے واضح ہو سکے۔
- عقیدۂ آخرت سے متعلق قرآن مجید سے تین آیات چارٹ پر لکھ کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

تحقیق:

- قرآن مجید میں یومِ آخرت کے لئے کون کون سے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں؟ تلاش کر کے لکھیں۔

Laurel Publishers

زکوٰۃ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- قرآن و سنت کی روشنی میں:

۱۔ زکوٰۃ کا معنی و مفہوم جان سکیں۔

۲۔ زکوٰۃ کی اہمیت اور فضیلت کے متعلق آگاہی حاصل کر سکیں۔

۳۔ زکوٰۃ کی فرضیت اور احکام سے واقف ہو سکیں۔

۴۔ اسلامی نظامِ معیشت میں زکوٰۃ کی اہمیت کو اجمالی طور پر جان سکیں۔

۵۔ زکوٰۃ کے معاشرے پر اثرات سمجھ سکیں۔

Laurel Publishers

مشق

الف: دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

۱۔ زکوٰۃ کے لغوی معنی لکھیں۔

جواب: زکوٰۃ کا لغوی معنی ''پاک ہونا، نشوونما پانا اور بڑھنا'' ہے

۲۔ مسلمانوں پر زکوٰۃ کب فرض کی گئی؟

جواب: شوال ۲ ہجری

۳۔ جمع شدہ مال پر زکوٰۃ کی کتنی مقدار مقرر کی گئی ہے؟

جواب: 2.5 فیصد

۴۔ مصارف کی تعریف کریں۔

جواب: مصارف مصرف کی جمع ہے۔ مصارفِ زکوٰۃ سے مراد وہ مستحق لوگ ہیں جن پر مال خرچ کیا جاسکتا ہے

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ سورۃ المزمل میں زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے۔

۲۔ قرآن و حدیث کی رُو سے ہر صاحب نصاب کا زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔

3۔ زکوۃ سال کے جمع شدہ مال پر 2.5 فی صد کی شرح سے مقرر کی گئی ہے۔

۴۔ زکوۃ سے انسان کی انفرادی اور اجتماعی تربیت کا ذریعہ ہے۔

ج: سوالات کے جوابات دیں۔

ا۔ زکوٰۃ کے معنی و مفہوم لکھیں۔

جواب: زکوٰۃ کا لغوی معنی "پاک ہونا، نشوونما پانا اور بڑھنا" ہے۔ زکوۃ دینے سے مال بڑھتا ہے۔ مال کے خاص حصے کو (5.2 فیصد) اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔ زکوۃ فرض ہے۔

۲۔ زکوۃ کی اہمیت و فضیلت بیان کریں۔

جواب: زکوۃ ارکانِ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ زکوۃ شوال 2 ہجری میں مدینہ منورہ میں فرض ہوئی۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ o "اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو"۔ قرآن و حدیث کی رُو سے ہر صاحبِ نصاب کا زکوۃ ادا کرنا فرض ہے۔ جو شخص زکوۃ کی فرضیت کا منکر ہو وہ کافر ہے۔ قرآن مجید میں بیاسی (82) مقامات پر زکوۃ کی ادائیگی کا حکم آیا ہے۔ جس سے اس کی اہمیت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اِذَا اَدَّیۡتَ زَکَاۃَ مَالِکَ فَقَدۡ قَضَیۡتَ مَا عَلَیۡکَ "جب تو نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دی تو تو نے اپنا فرض ادا کر دیا"۔ ارکانِ اسلام کا اہم ترین رُکن ہونے کی حیثیت سے زکوۃ کی ادائیگی کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے۔

۳۔ زکوۃ کن کن لوگوں پر خرچ کی جاسکتی ہے؟

جواب: زکوۃ، ۸ قسم کے لوگوں پر خرچ کی جاسکتی ہے (۱) فقراء (۲) مساکین (۳) زکوٰۃ کی وصولی کے لیے مقرر ہونے والے (۴) تالیفِ قلب کے لئے۔ (۵) غلاموں کو (۶) قرض داروں کو (۷) فی سبیل اللہ (۸) مسافر

۴۔ زکوۃ کے معاشرتی و معاشی اثرات پر روشنی ڈالیں۔

جواب: زکوۃ کی ادائیگی کے معاشرے پر درج ذیل اثرات مرتب ہوتے ہیں اور فوائد حاصل ہوتے ہیں:

ا۔ زکوۃ کی ادائیگی سے دل میں مال کی محبت کم ہوتی ہے اور ضرورت مندوں کے لئے ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ معاشرے کے کمزور طبقات کی بنیادی ضروریات کی کفالت ہوتی ہے۔

۳۔ زکوۃ کی ادائیگی بھائی چارے کے ماحول کو جنم دیتی ہے۔

۴۔ زکوۃ سے معاشرے میں فلاحِ عامہ کے ادارے قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

۵۔ زکوۃ سے انسان کی انفرادی اور اجتماعی تربیت کا ذریعہ ہے۔

د: درست بیان پر (✔) کا نشان لگائیں۔

1 زکوۃ کا معنی ہے:

الف: کم ہونا   **ب:** گھٹ جانا   **ج:** پاک ہونا ✔   **د:** رُک جانا

2 زکوۃ سن میں فرض ہوئی:

الف:یکم ہجری **ب**:2ہجری ✔ **ج**:3ہجری **د**:3ہجری

3 زکوۃ مہینے میں فرض ہوئی:

الف:رمضان **ب**:شعبان **ج**:شوال ✔ **د**:ذوالحج

4 مال پر زکوۃ کی شرح مقرر کی گئی:

الف:اڑھائی فی صد ✔ **ب**: تین فی صد **ج**:چار فی صد **د**:پانچ فی صد

5 زکوۃ ادا کرنے کے لئے سونے کا نصاب ہے:

الف:چھ تولے **ب**:سات تولے **ج**:ساڑھے سات تولے ✔ **د**: آٹھ تولے

عملی سرگرمیاں:

- تمام مصارفِ زکوۃ کا چارٹ بنا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- طلبہ اپنے ہاتھوں سے ایک "گلہ" تیار کریں اور اپنے جیب خرچ میں سے کچھ پیسے بچا کر اُس میں جمع کریں۔ اس رقم سے کسی غریب کی مدد کریں تاکہ ان میں انفاق فی سبیل اللہ کی عادت پختہ ہو سکے۔

تحقیق:

- زکوۃ کو کس کس طرح سے لوگوں کے لئے مفید بنایا جا سکتا ہے؟ سوچیں اور کمرا جماعت میں دیگر ساتھیوں کو بتائیں۔

اِسلامی آدابِ زندگی

جزو (الف) رواداری

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- قرآن و سنت کی روشنی میں:

۱۔ رواداری کے معنی و مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔

۲۔ سماجی ہم آہنگی میں رواداری کی اہمیت سے واقف ہو سکیں۔

۳۔ اسلامی تعلیمات اور اُسوۂ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں گروہی، مذہبی، مسلکی، علاقائی اور لسانی عدم برداشت سے اجتناب کر سکیں۔

۴۔ رواداری کے معاشرتی فوائد و اثرات جان سکیں۔

۵۔ سیرتِ نبوی صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں عفوودرگزر اور رحمدلی کے واقعات جان سکیں۔

۶۔ عفوودرگزر اور رحمدلی کے معاشرتی فوائد جانتے ہوئے روزمرہ زندگی میں ان صفات کو اپنا سکیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- اساتذہ کمرۂ جماعت میں رواداری کا عملی ماحول پیش کریں۔
- کلاس اختلاف رائے کو برداشت کرنے کی عملی مشق کرائیں۔
- کلاس میں اگر کوئی غیر مسلم بچہ ہو تو اس کے ساتھ رواداری سے کیسے پیش آنا ہے، اس کی مشق کرائیں اور معاشرے میں اسی طرح کے افراد کے ساتھ مناسبت طریقے سے پیش آنے کی ہدایت کریں۔
- اساتذہ کی مدد سے معاشرے میں بین المسالک ہم آہنگی کی اہمیت پر کلاس میں مکالمہ کریں۔
- بین المسالک ہم آہنگی نہ ہونے سے معاشرہ کن مسائل سے دوچار ہے؟ اس موضوع پر بھی مکالمہ کرائیں۔

مشق

الف: دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

۱۔ رواداری کے معنی کیا ہیں؟

جواب: رواداری کے معنی ”لحاظ رکھنا، برداشت کرنا اور رعایت کرنا“ کے ہیں

۲۔ کیا اسلام کسی کو زبردستی اپنے دین میں شامل کرنے کی اجازت دیتا ہے؟

جواب: نہیں

۳۔ اگر آپ کے ساتھ کوئی اختلافِ رائے کرے تو آپ کا رویہ کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: ہمارا رویہ رواداری کا ہونا چاہیے ہمیں دوسروں کی رائے کا احترام کرنا چاہیے اگر کوئی سخت بات ہو جائے تو اس کو برداشت کرنا چاہیے۔

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1. اسلام رواداری کا دین ہے۔
2. حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دیگر مذاہب کے پیروکاروں کے ساتھ بھی رواداری کا سلوک فرمایا۔
3. رواداری سے پُر امن معاشرہ کے قیام میں مدد ملتی ہے۔

ج: درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. رواداری کے معنی ہیں:

الف: رعایت کرنا ✓ **ب:** عاجز کرنا **ج:** معاہدہ کرنا **د:** نظر انداز کرنا

2. اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین دین ہے:

الف: عیسائیت **ب:** یہودیت **ج:** بدھ مت **د:** اسلام ✓

3. دین میں نہیں ہے:

الف: نرمی **ب:** رواداری **ج:** زبردستی ✓ **د:** برداشت

4. مواخاتِ مدینہ کے موقع پر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھائی بنایا گیا:

الف: حضرت ابو رویحہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✓ **ب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ج: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ **د:** حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

5. مدینہ منورہ میں نجران سے وفد آیا:

الف: یہودی **ب:** عیسائی ✓ **ج:** پارسی **د:** ہندو

د: سوالات کے جواب دیں۔

ا۔ رواداری کے معنی و مفہوم لکھیں۔

جواب: رواداری کے معنی "لحاظ رکھنا، برداشت کرنا اور رعایت کرنا" کے ہیں۔ رواداری سے مراد یہ ہے کہ کوئی بات جو کسی کے نزدیک نا پسندیدہ ہو لیکن پھر بھی اسے برداشت کیا جائے۔ کسی کے اختلافِ رائے کو احترام کی نظر سے دیکھا جائے۔ کسی دوسرے مسلک اور مذہب سے تعلق رکھنے والے کے نظریات اور مذہبی عبادات کا لحاظ رکھا جائے۔ رواداری در اصل اپنے مخالفوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور برائی کا بدلہ بھلائی سے دینا ہے۔

۲۔ **اسلام میں رواداری کی کیا اہمیت ہے؟**

جواب: اسلام رواداری کا دین ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اسلام کی دعوت عام ہوئی تو عرب کے کونے کونے سے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ لیکن بہت سے لوگوں نے اسلام قبول نہیں کیا۔ اس کے باوجود آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کے ساتھ خیر اور بھلائی کا معاملہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو اپنا پسندیدہ اور بہترین دین قرار دیا۔

۳۔ **سیرتِ نبوی صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں سے رواداری کے کوئی سے دو واقعات تحریر کریں۔**

جواب: ۱۔ ایک مرتبہ نجران سے ایک عیسائی وفد مدینہ منورہ آیا تو آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نہ صرف اُن کے لئے مسجدِ نبوی صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دروازے کھول دیئے بلکہ اُن کے مذہب کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔

۲۔ غزوہ بدر کے نتیجہ میں کفارِ مکہ کے ستر افراد قیدی بنا لیے گئے۔ اُس دور میں جنگی قیدیوں کے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا تھا لیکن آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تاکید فرمائی کہ جنگی قیدیوں کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ ان کے کھانے پینے اور لباس کا خیال رکھا جائے۔ چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خود کھجور کھا کر گزارا کرتے لیکن قیدیوں کو اچھا کھانا کھلاتے تھے۔ تاریخ میں رواداری کی ایسی مثال ملنا ناممکن ہے۔

۴۔ **انفرادی اور اجتماعی سطح پر رواداری سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟**

جواب: رواداری ایک مثبت رویہ ہے جو انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر مثبت اثرات مرتب کرتا ہے۔ ان اثرات میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ رواداری کا مزاج رکھنے والا فرد ذہنی و قلبی سکون پاتا ہے۔
۲۔ رواداری انسان میں دوسروں کی بات برداشت کرنے اور اختلافِ رائے کو قبول کرنے کا حوصلہ دیتی ہے۔
۳۔ ایسا شخص کبھی تنہائی کا شکار نہیں ہوتا جو وسعتِ قلبی و نظری کا مظاہرہ کرتا ہے۔
۴۔ رواداری سے پُر امن معاشرہ کے قیام میں مدد ملتی ہے۔
۵۔ رواداری مختلف مذاہب، مسالک اور اقوام کو ایک دوسرے کے قریب آنے کو موقع دیتی ہے۔
۶۔ رواداری سے افراد کے درمیان تناؤ میں کمی آتی ہے۔

عملی سرگرمیاں:

- رواداری اور برداشت کے متعلق تقریری مقابلے کا انعقاد کیا جائے۔
- رواداری کے متعلق خاکہ پیش کیا جائے۔

تحقیق:

پاکستان میں کس فرد، تنظیم یا تحریک نے بین المذاہب اور بین المسالک ہم آہنگی کے لیے سب سے زیادہ کام کیا؟ اساتذہ کی مدد سے موضوع پر ایک مضمون تحریر کرائیں۔

جزو (ب) عفوودرگزر اور رحم دلی

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- قرآن و سنت کی روشنی میں:

۱۔ عفوودرگزر اور رحم دلی کے معانی و مفاہیم جان سکیں۔

۲۔ عفوودرگزر اور رحم دلی کی اہمیت جان سکیں۔

مشق

الف: سوالات کے جواب دیں۔

۱۔ عفوودرگزر کے معنی و مفہوم لکھیں۔

جواب: عفو کا معنی ہے "معاف کرنا، درگزر کرنا اور بخش دینا"۔ درگزر کا معنی ہے "معاف کرنا، چھوڑ دینا"۔اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی ایسے شخص کو معاف کر دینا جس نے آپ کو تکلیف پہنچائی ہو، عفوودرگزر کہلاتا ہے

۲۔ رحم دلی سے کیا مراد ہے؟

جواب: رحم دلی کا معنی ہے "مہربانی، دردمندی اور ہمدردی"۔ رحم دلی ایک وسیع اصطلاح ہے۔ جس کو زندگی کے ہر گوشے میں نافذ کیا جا سکتا ہے۔ رحمت دراصل اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہے اور وہ رحم دل انسان کو پسند فرماتا ہے۔ ہمارے ذاتی معاملات میں اگر کبھی ہمارے ساتھ زیادتی ہو جائے اور استطاعت رکھنے کے باوجود بدلہ نہ لیں بلکہ معاف کر کے شفقت اور مہربانی کا رویہ اختیار کریں تو یہی رحم دلی ہے۔

۳۔ قرآن مجید کی روشنی میں عفوودرگزر کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت عفوودرگزر کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کی بہت سی آیات میں اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا ذکر موجود ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا o "بے شک اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا اور بہت بخشنے والا ہے" اسی طرح اللہ تعالیٰ کو دوسروں پر رحم کرنا اس قدر پسند ہے کہ اپنے محبوب حضرت محمد مصطفی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَ مَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ o "اور (اے رسول محتشم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ !) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر"۔ یہی وجہ ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہمیں جانوروں، درختوں، پرندوں الغرض تمام مخلوقات پر رحم فرماتے نظر آتے ہیں۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَن لَّا یَرحَمُ النَّاسَ۔ "اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا"۔

۴۔ **سیرتِ نبوی صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں سے عفوودرگزر کا کوئی واقعہ لکھیں۔**

جواب: غزوہ اُحد میں حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو شدید زخم آئے۔ اس تکلیف اور اذیت ناک حالت میں آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ فرما رہے تھے کہ وہ قوم کیسے کامیاب ہو گی جس نے اپنے نبی کے چہرہ کو خون آلود کر دیا۔ لیکن اس خیال سے کہ واقعی یہ قوم غضبِ الٰہی کا شکار نہ ہو جائے، یہ دعا فرمائی: ”اے اللہ ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ نہیں جانتے“۔

۵۔ **حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ رحمۃ اللعالمین ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رحم دلی کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔**

جواب: ہجرتِ مدینہ کے پانچ سال بعد غزوہ احزاب کے بعد ایک بدو حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے قتل کے ارادہ سے مدینہ منورہ آیا۔ وہ قبیلہ بنی عبد الاشہل کی مسجد پہنچا۔ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے فوراً پہچان لیا کہ یہ بری نیت سے آیا ہے۔ اس پر ایک انصاری رئیس حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے پکڑ لیا اور اس کی تلاشی لی۔ اس سے خنجر برآمد ہوا۔ اب یہ موقع تھا کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس جانی دشمن سے بدلہ لے سکتے تھے لیکن آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس پر رحم فرماتے ہوئے اسے معاف فرما دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اس حسنِ اخلاق سے متاثر ہو کر اس نے اسلام قبول کر لیا۔

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1. معاف کر دینا اللہ تعالیٰ کا نہایت پسندیدہ عمل ہے۔
2. اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت عفوودرگزر کرنا ہے۔
3. آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اس حسن اخلاق سے متاثر ہو کر اس نے اسلام قبول کر لیا۔
4. میں اس کے ضمانتی کے طور پر تمہارے پاس بیٹھ جاتا ہوں۔

ج: کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمام معاملات میں	جو اسے خوبصورت اور پُر امن بناتی ہے۔
رحمت دراصل اللہ تعالیٰ کی	جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔
جب کوئی معافی طلب کرتا ہے تو	عفوودرگزر سے کام لینے کا حکم دیا ہے۔
اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا	خاص صفت ہے۔
معاشرے میں عفوودرگزر اور رحم دلی ہی ہے	اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتے ہیں۔

Laurel Publishers

عملی سرگرمیاں:

- طلبہ اپنے رویے کا جائزہ لیں کہ ان سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو کیا وہ اپنے دوست یا بہن بھائی سے معذرت کرتے ہیں۔ اس سے متعلق ایک خاکہ مرتب کیا جائے۔
- طلبہ اپنے اپنے گھروں میں پرندوں کے کھانے اور پینے کے لئے دانے اور پانی کا برتن رکھیں اور روزانہ اُس میں کچھ نہ کچھ ڈالیں۔

Laurel Publishers

جزو (ج) کفایت شعاری

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- قرآن و سنت کی روشنی میں:

۱۔ کفایت شعاری کا مفہوم جان سکیں۔

۲۔ کفایت شعاری اور بخل میں فرق کر سکیں۔

۳۔ کفایت شعاری کی اہمیت سے واقف ہو سکیں۔

۴۔ اسراف کے نقصانات اور کفایت شعاری کے ذاتی و معاشرتی فوائد و ثمرات سے آگاہ ہو سکیں۔

۵۔ سیرتِ نبوی صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں کفایت شعاری کے واقعات جان سکیں۔

۶۔ دنیا و آخرت میں کامیابی کے لئے کفایت شعاری کی اہمیت سے روشناس ہو سکیں اور اپنی ذاتی زندگیوں میں کفایت شعاری کا رویہ اپنا سکیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- اساتذہ بچوں کو روزانہ ملنے والے جیب خرچ کے حوالے سے کفایت شعاری سکھائیں۔
- بچوں کو بتائیں کہ جس کو جو گھر میں ملا ہے اسے اسی میں خوش رہنا چاہیے۔ سارا جیب خرچ ایک ہی دفعہ میں خرچ نہ کریں بلکہ اس کچھ پیسے بچا کر چھوٹے بہن بھائی کے لیے بھی کچھ لے جایا کریں۔

مشق

الف: دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

۱۔ کفایت شعاری سے کیا مراد ہے؟

جواب: کفایت شعاری سے مراد ہے ''فضول خرچی اور بخل کے درمیان رہ کر اعتدال کے ساتھ بنیادی ضروریات پر خرچ کرنا''۔

۲۔ اسراف کی تعریف کریں۔

جواب: اسی طرح اسراف کا معنی ''حد سے تجاوز کرنا'' ہے۔ یعنی اخراجات کرتے ہوئے فضول خرچی کرنا اور سوچے سمجھے بغیر مال برباد کرنا اسراف کہلاتا ہے۔

۳۔ بخل کسے کہتے ہیں؟

جواب: بخل ایک ناپسندیدہ صفت ہے۔ اس کا معنی ''کنجوسی'' ہے۔ بخل سے مراد یہ ہے کہ جہاں خرچ کرنا ضروری ہو لیکن خرچ نہ کیا جائے۔

۴۔ کفایت شعاری اور بخل میں کیا فرق ہے؟

جواب: کفایت شعاری فضول خرچی اور بخل کے درمیان رہ کر اعتدال کے ساتھ بنیادی ضروریات پر خرچ کرنے کا نام ہے جبکہ بخل کنجوسی کو

کہتے ہیں یعنی جہاں ضرورت کے تحت خرچ کرنا مقصود ہو وہاں بھی خرچ نہ کیا جائے۔ کفایت شعاری بخل اور فضول خرچی کے درمیان کی حالت ہے۔

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1. بخل ایک ناپسندیدہ صفت ہے۔
2. اسلام نہایت اعتدال کے ساتھ ہر انسان کو زندگی گزارنے کا سلیقہ سکھاتا ہے۔
3. نعمتوں کو ضائع کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے۔
4. اسلام انسان کو خود دار اور کفایت شعار بناتا ہے۔
5. کفایت شعار قومیں اقتصادی طور پر ہمیشہ مستحکم رہتی ہیں۔

ج: سوالات کے جواب دیں۔

ا۔ قرآن مجید کی روشنی میں کفایت شعاری کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ انسان کو زندگی گزارنے کا آسان رستہ دکھاتا ہے۔ اسلام انسان کو خود دار اور کفایت شعار بناتا ہے۔ کنجوسی اور فضول خرچی سے منع کرتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝** ”اور کھاؤ اور پیو اور حد سے زیادہ خرچ نہ کرو کہ بے شک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا“۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ عطا کر رکھا ہے، اسے استعمال کیا جائے۔ اس سے بھرپور فائدہ اُٹھایا جائے۔ لیکن فضول خرچی نہ کی جائے۔ جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں، اُن کی قدر کی جائے اور کسی صورت ضائع نہ کیا جائے۔ کیونکہ نعمتوں کو ضائع کرنا نہ صرف اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے بلکہ نعمتوں کے چھن جانے کی وجہ بھی بن سکتا ہے۔

۲۔ احادیثِ مبارکہ میں کفایت شعاری کی کیا اہمیت بتائی گئی ہے؟

جواب: حضور نبی اکرم **صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ** نے فرمایا: ”بلاشبہ وہ کامیاب ہو گیا جو اسلام لایا، اسے حسبِ ضرورت رزق عطا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو کچھ دیا اسے اس پر قناعت بھی عطا فرمائی“۔ ایک اور مقام پر آپ **صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ** نے فرمایا: ”جب بندے صبح اٹھتے ہیں تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ایک فرشتہ دعا کرتا ہے: اے اللہ تعالیٰ! خرچ کرنے والے کو عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے: خرچ نہ کرنے والے کا مال ضائع کر دے“۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اچھے انداز میں خرچ کرنے والے کے رزق میں مزید اضافہ کر دیا جاتا ہے جبکہ بخل کرنے والے کے رزق کو ضائع کر دیا جاتا ہے۔

۳۔ اسراف کے پانچ نقصانات لکھیں۔

جواب: اسراف یعنی فضول خرچی کرنے کے مندرجہ ذیل نقصانات ہیں:

ا۔ اسراف کرنے والا قرآن مجید کی رُو سے شیطان کا بھائی ہے۔

۲۔ اسراف سے معاشرے میں خرابیاں اور فساد جنم لیتے ہیں۔

۳۔ مسرف تنگ دستی کا شکار ہو جاتا ہے۔

۴۔ انسان کے مال سے برکت کم ہو جاتی ہے۔

۵۔ اسراف سے نیک کاموں کی طرف رغبت کم ہو جاتی ہے۔

۴۔ کفایت شعاری کے فوائد تحریر کریں۔

جواب: کفایت شعاری کے مندرجہ ذیل فوائد اور ثمرات ہیں:

۱۔ کفایت شعاری زندگی کو خوشحال بنا دیتی ہے۔

۲۔ کفایت شعاری اختیار کرنے سے انسان کبھی کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔

۳۔ کفایت شعار قومیں اقتصادی طور پر ہمیشہ مستحکم رہتی ہیں۔

۴۔ کفایت شعاری سے سکون، اطمینان اور برکت نصیب ہوتی ہے۔

۵۔ نیکی کے کاموں کی طرف رغبت بڑھتی ہے اور انفاق فی سبیل اللہ کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔

عملی سرگرمیاں:

- بچت کا شعور اجاگر کرنے کے لئے طلبہ اپنے جیب خرچ اور بچت پر مشتمل گوشوارہ بنائیں۔
- طلبہ ان کاموں کی فہرست بنائیں جہاں جہاں کفایت شعاری سے کام لیا جا سکتا ہے۔ مثلاً بجلی، پانی اور گیس وغیرہ کے استعمال میں۔
- کمرا جماعت میں تبادلہ خیال کریں کہ ہم کس طرح ان میں کفایت شعاری کر سکتے ہیں۔

Laurel Publishers

جزو (د) ایفائے عہد

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

قرآن و سنت کی روشنی میں:

۱۔ ایفائے عہد کا معنی و مفہوم جان سکیں۔

۲۔ ایفائے عہد کی اہمیت و فضیلت سمجھ سکیں۔

۳۔ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اُسوۂ حسنہ اور سیرتِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ایفائے عہد کی مثالیں جان سکیں۔

۴۔ روزمرہ زندگی میں ایفائے عہد کی صفت کو اپنا سکیں۔

۵۔ ایفائے عہد کے معاشرتی فوائد اور عہد شکنی کے نقصانات جان سکیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

اساتذہ بچوں کو روزانہ کی بنیاد پر کیئے گئے وعدے کی پابندی کی تلقین کریں تاکہ وہ ذمہ دار بنیں اور بات کرتے ہوئے سوچیں۔

مشق

الف: سوالات کے جواب دیں۔

۱۔ ایفائے عہد سے کیا مراد ہے؟

جواب: لغت میں اپنی طے کردہ بات کو پورا کرنا ایفائے عہد کہلاتا ہے۔ عہد کسی مسلمان سے کیا جائے یا کافر سے، کسی رشتہ دار سے ہو یا غیر سے، استاد سے ہو یا کسی اور سے، اسے پورا کرنا ضروری ہے۔

۲۔ قرآن مجید کی روشنی میں ایفائے عہد کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاَوۡفُوۡا بِالۡعَهۡدِ ج اِنَّ الۡعَهۡدَ كَانَ مَسۡئُوۡلاً O "اور وعدہ پورا کیا کرو، بے شک وعدے کی ضرور پوچھ گچھ ہو گی"۔ کسی کے ساتھ عہد کرنا ایک ایسا عمل ہے کہ جس کے بارے میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بَلٰى مَنۡ اَوۡفٰى بِعَهۡدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَّقِيۡنَ O "ہاں جو اپنا وعدہ پورا کرے اور تقویٰ اختیار کرے (اس پر کوئی مواخذہ نہیں) سو بے شک اللہ پرہیزگاروں سے محبت فرماتا ہے"۔

۳۔ وعدہ خلافی کرنا منافق کی نشانی ہے۔ حدیثِ مبارکہ لکھیں۔

جواب: حضور نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عہد شکنی اور وعدہ خلافی کو منافقت کی علامت قرار دیا ہے۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:۔ "منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ جب وعدہ

Laurel Publishers

کرے تو خلاف ورزی کرے۔ اگر کسی چیز کا اس کو امین بنایا جائے تو اس میں خیانت کرے"۔

۴۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ مبارکہ سے ایفائے عہد کا کوئی واقعہ تحریر کریں۔

جواب: جنگ بدر کا موقع تھا۔ کفار کا لشکر سامنے تھا۔ ایسے میں مسلمان بے سروسامانی کے عالم میں تھے۔ ان کی تعداد بھی کم تھی اور سامانِ جنگ بھی محدود تھا۔ ایسے میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو حسیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ! ہم مکہ مکرمہ سے آرہے تھے۔ راستے میں ہم کفار کے نرغے میں آگئے۔ انہوں نے ہمیں گرفتار کر لیا اور مذاکرات کے بعد اس شرط پر رہا کیا کہ ہم لڑائی میں آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ شریک نہیں ہوں گے۔ ہم نے مجبوری میں عہد کر لیا لیکن ہم کافروں کے خلاف جہاد ضرور کریں گے۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے یہ سن کر فرمایا: نہیں ہرگز نہیں۔ تم اپنا وعدہ پورا کرو اور میدان جنگ سے واپس چلے جاؤ۔ ہم مسلمان ہیں اور ہر حال میں اپنا وعدہ پورا کریں گے ہمیں صرف اللہ تعالیٰ کی نصرت درکار ہے۔

۵۔ وعدہ پورا کرنے سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

جواب: ایفائے عہد کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں:

ا۔ وعدہ پورا کرنے والا اللہ تعالیٰ کی خوشی اور رضا کا حقدار بنتا ہے۔

۲۔ ایفائے عہد انسان کے عزت و وقار میں اضافے کا سبب بنتا ہے۔

۳۔ وعدہ پورا کرنے سے دوسروں کے اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے۔

۴۔ ایفائے عہد خیر و برکت کا باعث ہوتا ہے۔

۵۔ ایفائے عہد احساسِ ذمہ داری پیدا کرتا ہے۔

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1. ایفائے عہد بلند اخلاقی امور میں سے ایک اہم امر ہے۔
2. حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عہد شکنی اور وعدہ خلافی کو منافقت کی علامت قرار دیا ہے۔
3. آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مشکل ترین حالات میں بھی عہد کی پابندی فرمائی۔
4. بے شک ایفائے عہد، وفا اور سچائی ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ ہیں۔

ج: درست بیان پر (✔) کا نشان لگائیں۔

1. حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے فرمان عالیشان کے مطابق منافق کی نشانیاں ہیں:

الف: ایک　**ب:** دو　**ج:** تین ✔　**د:** چار

2 غزوہ بدر کے موقع پر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے:

الف: حضرت ابو جندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ **ب:** حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✔

ج: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **د:** حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عملی سرگرمیاں:

- طلبہ وعدہ پورا کرنے کے بارے میں اظہارِ خیال کریں اور وعدہ پورا کرنے کی عادت کو اپنانے کا مصمم ارادہ کریں۔
- طلبہ ایفائے عہد کے متعلق اپنے ذاتی تجربات سے اپنے ہم جماعت طلبہ کو آگاہ کریں۔
- منافق کی نشانیوں والی حدیث مبارکہ عربی متن اور ترجمہ کے ساتھ چارٹ پر لکھ کر کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں تاکہ یاد دہانی ہوتی رہے اور ہم ان عادات سے بچ سکیں۔

تحقیق:

- ایفائے عہد نہ کرنے سے ہمیں کیا کیا نقصانات ہو سکتے ہیں؟ ایک فہرست تیار کریں۔

Laurel Publishers

جزو (ر) چغل خوری سے اجتناب

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- قرآن و سنت کی روشنی میں:

۱۔ چغل خوری کے معنی و مفہوم سے واقف ہو سکیں۔

۲۔ چغل خوری سے متعلق وعید جان سکیں۔

۳۔ چغل خوری کے انفرادی اور اجتماعی نقصانات سے آگاہ ہو سکیں۔

۴۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اپنے آپ کو چغل خوری سے بچا سکیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- اساتذہ کمرہ جماعت میں بچوں کو چغل غوری کے حوالے سے بار بار تنبیہ کریں اور ایک دوسرے کی شکایت کرنے یا ایک دوسرے کی دوستوں کے آگے برائی کرنے کی عادت کی حوصلہ شکنی کا ماحول پیدا کریں۔
- تمام طلبہ کو یہ ہدایت کی جائے کہ وہ کسی سے کسی دوسرے کی برائی نہیں سنے گا۔ جن سننے والا کوئی نہ ہوئی گا تو کی بھی نہیں جائے گی۔

مشق

الف: سوالات کے جواب دیں۔

۱۔ چغل خوری کا معنی و مفہوم لکھیں۔

جواب: چغل خوری کا مطلب ہے لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے کے لئے ان کی باتیں ایک دوسرے کو بتانا اور دوستانہ روابط خراب کرنے کی نیت سے کسی شخص کی بات دوسرے کو پہنچانا

۲۔ قرآن مجید میں کس طرح چغل خوری کی وعید بیان کی گئی ہے؟

جواب: چغل خوری گناہِ کبیرہ ہے اور اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں اس برے عمل کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍo ”ہر اُس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو (رُوبرو) طعنہ زنی کرنے والا ہے (اور پس پشت) عیب جوئی کرنے والا ہے۔ قرآن مجید میں دوسرے مقام پر آتا ہے: ”(یہ نافرمان وہ لوگ ہیں) جو اس تعلق کو کاٹتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور زمین پر فساد بپا کرتے ہیں۔ یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں“۔

۳۔ احادیثِ مبارکہ میں چغل خور کی کیا کیا سزا بتائی گئی ہے؟

جواب: حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”چغل خور جنت میں نہیں جائے گا“۔

۴۔ **چغل خوری کے نقصانات تحریر کریں۔**

جواب: چغل خوری کے مندرجہ ذیل نقصانات ہیں:

۱۔ چغل خور دنیا میں ذلیل اور رسوا ہوتا ہے۔

۲۔ چغل خوری کرنے والا جنت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

۳۔ چغل خوری دوستی اور بھروسے کو ختم کر دیتی ہے۔

۴۔ اس سے لوگوں کے درمیان دشمنی پیدا ہوتی ہے۔

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1 چغل خوری گناہِ کبیرہ ہے اور اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔

2 چغل خور اپنے اس قبیح عمل کی وجہ سے تعلقات ختم کرنے کی وجہ بنتا ہے۔

3 چغل خوری اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے عذاب کا باعث بنتی ہے۔

4 چغل خوری کرنے والا جنت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

5 چغل خوری سے لوگوں کے درمیان نفرت پیدا ہوتی ہے۔

ج: کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)
چغل خوری گناہِ کبیرہ ہے اور	قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے عیب چھپائے گا۔
قرآن مجید میں مختلف مقامات پر چغل خوروں کی	نفرت کا ماحول جنم لیتا ہے۔
چغل خوری اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور	اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔
جو بندہ دنیا میں کسی کے عیب چھپائے گا	مذمت کی گئی ہے۔
چغل خوری سے معاشرے میں	اس کے عذاب کا باعث بنتی ہے۔

تحقیق:

کیا غیبت اور چغل خوری ایک ہی عمل ہے یا ان میں کچھ فرق ہے؟ تلاش کر کے بتائیں۔

Laurel Publishers

سبق نمبر ۱۰

تحفظ ماحولیات

جزو (الف) حادثات سے بچنے کی تدابیر

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- **قرآن و سنت کی روشنی میں:**

۱۔ انسانی جان و مال اور عزت کی حفاظت کی ضرورت و اہمیت کو جان سکیں۔

۲۔ ٹریفک قوانین کی پابندی اور تجاوزات سے اجتناب کرنے کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔

۳۔ عصرِ حاضر میں ناگہانی صورتوں میں اپنے تحفظ کی تدابیر سے آگاہی حاصل کر سکیں۔

۴۔ اسلامی تعلیمات کی پیروی کرتے ہوئے حادثات کی صورت میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

مشق

الف: سوالات کے جواب دیں۔

۱۔ اسلام میں جان، مال اور عزت کے تحفظ کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: انسان کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کا مالک نہیں ہے بلکہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی امانتیں ہیں۔ جان، مال اور عزت، سب اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔ ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ ان کو محض اپنی خواہش کے مطابق استعمال کرنا درست نہیں بلکہ شریعت کے مقرر کردہ اصولوں کو مدّ نظر رکھنا ضروری ہے۔ زندگی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ سب سے بڑی نعمت ہے۔ انسان اپنی زندگی کا امین اور محافظ ہے۔ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی زندگی کی حفاظت کرے نہ کہ اسے ہلاکت میں ڈال دے۔ اسی لئے اسلام نے خودکشی کو حرام قرار دیا ہے حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس برے عمل سے ناراضگی کے اظہار کے لئے خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھائی۔ یہی وجہ ہے کہ اپنی جان و مال کی حفاظت کرنا انسان کی ذمہ داریوں میں سے اہم ذمہ داری ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ط، ”اور اپنی جانوں کو مت ہلاک کرو“۔ اسی طرح اپنی جان کی حفاظت کے ساتھ ساتھ دوسروں کی جان کی حفاظت بھی نہایت ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو جانی نقصان پہنچانا حرام قرار دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط ”اور جس جان کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا تم اس کو بجز حق کے مت مارو“۔ اسلامی ریاست میں رنگ، نسل، عقیدہ، مال و دولت، سماجی مرتبہ اور سیاسی عزت و وقار سے قطع نظر ہر شخص کو وہ عزت اور مقام حاصل ہے جسے کوئی

فرد یا معاشرہ پامال نہیں کر سکتا۔ اسلام معاشرے کے ہر فرد کو ذمہ دار ٹھہراتا ہے کہ وہ کوئی ایسا کام سرانجام نہ دے جس سے معاشرے میں کسی بھی فرد کی عزت اور وقار مجروح ہو۔

۲۔ ہماری زندگی میں قانون کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: قانون سے مراد ہے کہ ایسے قاعدے اور ضابطے جو معاشرے کی بہتری کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ لہٰذا ان پر عمل کرنا بہت ضروری ہے۔ اسلام ہمیں قانون کی پابندی کا حکم دیتا ہے۔ قانون ہماری بھلائی کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ ان کی پابندی کرنے سے ہمارے اندر نظم وضبط پیدا ہوتا ہے اور معاشرہ بہت سی خرابیوں سے بچ جاتا ہے۔ ہر معاشرے، ملک اور قوم کے کچھ قوانین وضوابط ہوتے ہیں، پُرامن اور پُرسکون زندگی گزارنے کے لئے ان کی پابندی از حد ضروری ہے۔ کسی بھی قانون کو توڑنے کا مطلب "حد سے تجاوز کرنا" ہے۔ اس سے معاشرے میں خرابی پیدا ہوتی ہے اور خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ غور کریں کہ ہر ملک میں ٹریفک کے قوانین موجود ہیں۔ جن ممالک میں ان قوانین کی پاسداری کی جاتی ہے وہاں حادثات کی شرح بہت کم ہے۔ لیکن جن ممالک میں یہ قوانین توڑے جاتے ہیں، وہاں حادثات اور اموات کی شرح زیادہ ہے۔ کتنی عجیب بات ہے کہ جس زندگی سے انسان سب سے زیادہ محبت کرتا ہے، قوانین توڑ کر اسے خطرے میں ڈال دیتا ہے۔ ہمارے ہاں قوانین توڑنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ قانون سے تجاوز کرنا ہماری عادت بن چکی ہے۔ قوانین نافذ کرنے والے اداروں کی طرف سے عملی قدم اُٹھائے جانے پر شور وواویلا کیا جاتا ہے لیکن کچھ وقت گزرنے کے بعد اپنا رویہ تبدیل کرنے کی بجائے چوری چھپے اپنے مقاصد پورے کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ بات نہایت اہم ہے کہ ہم اپنے رویوں کو درست کرتے ہوئے قوانین پر عملدر آمد کو یقینی بنائیں۔

۳۔ کسی حادثے سے بچاؤ کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں؟

جواب: اپنی جان، مال اور عزت کے تحفظ کے درج ذیل باتوں کا خیال رکھیں:

۱۔ ہمیشہ اپنے گردوپیش کے بارے میں چوکنا رہیں۔

۲۔ اہلِ خانہ اور دوستوں کے ساتھ سفر کریں۔

۳۔ سفر کے دوران غیر ضروری موبائل کے استعمال سے گریز کریں۔

۴۔ سفر کے دوران کسی بھی ناگہانی حادثے سے بچنے کے لئے

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1. اسلام نے خودکشی کو حرام قرار دیا ہے۔
2. زندگی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ سب سے بڑی نعمت ہے۔
3. اسلام ہمیں قانون کی پابندی کا حکم دیتا ہے۔
4. ہر معاشرے، ملک اور قوم کے کچھ قوانین وضوابط ہوتے ہیں۔
5. ہم اپنے رویوں کو درست کرتے ہوئے قوانین پر عملدر آمد کو یقینی بنائیں۔

ج: کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
انسان کے پاس جو کچھ ہے	نہ کہ اسے ہلاکت میں ڈال دے۔
انسان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی زندگی کی حفاظت کرے	وہاں حادثات کی شرح بہت کم ہے۔
اسی طرح اپنی جان کی حفاظت کے ساتھ ساتھ	وہ اس کا مالک نہیں ہے۔
جن ممالک میں ان قوانین کی پاسداری کی جاتی ہے	بچنے کے لئے محتاط انداز میں گاڑی چلانی چاہیے۔
سفر کے دوران کسی بھی ناگہانی حادثے سے	دوسروں کی جان کی حفاظت بھی نہایت ضروری ہے۔

عملی سرگرمیاں:

- طلبہ کو "ابتدائی طبی امداد" اور "حادثات سے بچنے کی تدابیر" پر مشتمل دستاویزی فلم دکھائی جائے۔
- ابتدائی طبی امداد اور حادثات سے بچنے کی تدابیر پر مشتمل پوسٹر بنوایا جائے۔

تحقیق:

- پاکستان میں ہر سال کثیر تعداد میں لوگ حادثات کا شکار ہو کر دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ محتاط اندازے کے مطابق گزشتہ پانچ سالوں میں یہ تعداد کتنی ہے؟

Laurel Publishers

جزو (ب) پودوں اور درختوں کی اہمیت

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

۱۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پودوں اور درختوں کی اہمیت جان سکیں۔

۲۔ پودوں اور درختوں سے حاصل ہونے والے فوائد جان سکیں۔

۳۔ پودوں اور درختوں کی حفاظت اور استعمال کے حوالے سے اسلامی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔

۴۔ ماحولیاتی تبدیلی میں پودوں اور درختوں کے کردار کے حوالے سے اپنی ذمہ داریوں کا جائزہ لے سکیں۔

مشق

الف: سوالات کے جواب دیں۔

۱۔ درخت کاٹنے کے کیا نقصانات ہو سکتے ہیں؟

جواب: ہمارا ماحول مختلف قسم کی آلودگیوں کا شکار ہے۔ جنگلات کی کٹائی، صنعتوں اور کارخانوں سے اٹھنے والا دھواں اور دیگر عوامل اسے آلودہ کر رہے ہیں۔ جنگلات کی کٹائی اور نئے پودے اور درخت نہ لگانے کی وجہ سے پوری دنیا میں موسمیاتی تبدیلیاں تیزی سے رونما ہو رہی ہیں۔ پاکستان میں بھی یہ تبدیلیاں واضح طور پر محسوس کی جا سکتی ہیں۔ ان موسمی تبدیلیوں کی وجہ سے خوراک، صحت اور پانی کی قلت جیسے مسائل کے ساتھ ساتھ معاشی مسائل اور گلوبل وارمنگ (Global Worming) کے مسائل جنم لے رہے ہیں

۲۔ انسانی زندگی میں درخت لگانے کے فوائد تحریر کریں۔

جواب: درختوں اور پودوں کی کسی بھی انسانی معاشرے میں بے حد اہمیت ہے۔ زمین پر درختوں کی اہمیت انسانی جسم میں پھیپھڑوں کی سی ہے۔ درخت قدرتی ہوائی فلٹر کا کام کرتے ہیں اور صرف ایک مربع میل پر پھیلے ہوئے درخت موسم سرما میں ایک دن میں انتیس (29) ٹن آکسیجن مہیا کرتے ہیں۔ جبکہ ایک صحت مند انسان کو ایک دن میں صرف دو پونڈ آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک بڑا درخت چھتیس بچوں کو آکسیجن مہیا کرتا ہے جبکہ دس بڑے درخت ایک ٹن ایئر کنڈیشنر جتنی ٹھنڈک پیدا کرتے ہیں۔ درختوں کے درج ذیل فوائد ہیں: ۱۔ ماحول کو خوبصورت بناتے ہیں۔ ۲۔ ہوا کو صاف رکھتے ہیں۔ ۳طوفانوں کا زور کم کرتے ہیں ۴۔ آبی کٹاؤ روکتے ہیں۔ ۵۔ آکسیجن میں اضافے اور آب و ہوا کا توازن برقرار رکھنے میں مدد کرتے ہیں۔

۳۔ اسلام میں درخت لگانے کی اہمیت لکھیں۔

جواب: انسانی اور حیوانی خوراک کا ایک بڑا حصہ پودوں اور درختوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے درختوں کو اپنی رحمت قرار دیا ہے اور قرآن مجید میں ان کا ذکر فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”وہی ہے جس نے تمہارے لیے آسمان کی جانب سے پانی اتارا، اس میں سے (کچھ) پینے کا ہے اور اسی میں سے (کچھ) شجر کاری کا ہے (جس سے نباتات، سبزے اور چراگاہیں شاداب ہوتی ہیں) جن میں تم (اپنے

Laurel Publishers

مویشی) چراتے ہو۔ اُسی پانی سے تمہارے لیے کھیت اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل (اور میوے) اگاتا ہے، بے شک اِس میں غور و فکر کرنے والے لوگوں کے لیے نشانی ہے"۔ آج سے پندرہ سو سال قبل ماحولیاتی آلودگی کا تصور نہیں تھا۔ کیونکہ اس وقت دھواں چھوڑتی گاڑیوں کا کوئی وجود نہیں تھا اور نہ ہی کیمیکلز خارج کرتے کارخانے اور فیکٹریاں تھیں۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس وقت ماحول کو پاک صاف رکھنے اور اسے محفوظ بنانے کے لئے تعلیمات، ہدایات اور عملی اقدامات بیان فرمارہے تھے۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پودے اُگانے اور درخت لگانے کو صدقہ جاریہ قرار دیا۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "جو مسلمان درخت لگائے یا فصل بوئے پھر اس میں سے جو پرندہ، انسان یا چوپایا کھائے تو وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے"۔ اسی طرح بنجر زمینوں کو آباد کرنے اور کاشتکاری کرنے کے بارے میں حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "جس کے پاس زمین ہو، اس کو چاہیے کہ اس میں کاشتکاری کرے۔ اگر وہ خود نہیں کر سکتا تو اپنے مسلمان بھائی کو دے دے"۔

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1. دینِ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔
2. زمین پر درختوں کی اہمیت انسانی جسم میں پھیپھڑوں کی سی ہے۔
3. ایک صحت مند انسان کو ایک دن میں صرف دو پونڈ آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے۔
4. جس کے پاس زمین ہو، اس کو چاہیے کہ اس میں کاشتکاری کرے۔
5. اگر قیامت کے قریب بھی درخت لگانے کا موقع ملے تو ضرور لگانا چاہیے۔

ج: کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
دین محض عبادات، عقائد اور نظریات کے	موسم سرما میں ایک دن میں انتیس ٹن آکسیجن مہیا کرتے ہیں۔
اسلامی تعلیمات کا بنیادی مقصد انسانی	اور درختوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔
صرف ایک مربع میل پر پھیلے ہوئے درخت	مجموعے کا نام نہیں ہے۔
انسانی اور حیوانی خوراک کا ایک بڑا حصہ پودوں	معاشرے اور ماحول کی اصلاح کرنا ہے۔

عملی سرگرمیاں:

- اپنے سکول یا محلے میں شجرکاری مہم میں حصہ لیں اور اپنے حصے کا پودا لگائیں۔
- کم از کم پانچ لوگوں کو درخت لگانے کے فوائد سے آگاہ کریں اور انہیں درخت لگانے کی ترغیب دیں۔
- "ماحولیاتی آلودگی کم کرنے میں شجرکاری کا کردار" کے موضوع پر پینٹنگ کا مقابلہ کروایا جائے۔

تحقیق: سائنسی اعتبار سے درخت لگانے کی اہمیت" پر مزید معلومات اکٹھی کریں اور دیگر ساتھیوں کو بھی بتائیں۔

Laurel Publishers

اِسلامی اخوّت

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

قرآن و سنت کی روشنی میں:

۱۔ اسلامی اخوت کا معنی و مفہوم جان سکیں۔

۲۔ اسلامی اخوت کی اہمیت جان سکیں۔

۳۔ اسلامی اخوت کے فوائد سے آگاہ ہو سکیں اور روزمرہ زندگی میں اخوت و بھائی چارہ کی فضا قائم کر سکیں۔

۴۔ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اُسوۂ حسنہ اور سیرتِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اخوت کے واقعات جان سکیں۔

مشق

الف: سوالات کے جواب دیں۔

۱۔ اسلامی اخوت کا معنی و مفہوم لکھیں۔

جواب: اخوت کا لغوی معنی ہے "بھائی چارہ، یگانگت اور برادری"۔ شریعت میں اسلامی اخوت سے مراد ہے کہ وہ رشتہ جو اسلام نے تمام مسلمانوں کے درمیان قائم کیا ہے۔ اس کی رُو سے تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

۲۔ قرآن مجید میں اخوت کے بارے میں کیا تعلیمات ملتی ہیں؟

جواب: قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَۃٌ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَ اَخَوَیۡکُمۡ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ○ "بات یہی ہے کہ (سب) اہلِ ایمان (آپس میں) بھائی ہیں۔ سو تم اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرایا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے"۔ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا ہے۔ اسلامی اخوت کے رشتے کی موجودگی میں رنگ و نسل، زبان، قومیت اور علاقوں کی بنیاد پر بننے والے رشتوں کی ثانوی حیثیت رہ جاتی ہے۔ آیت مبارکہ کے دوسرے حصے میں اس طرف توجہ دلائی گئی کہ دو مسلمانوں، افراد یا گروہوں کے درمیان اختلاف واقع ہو سکتا ہے۔ لہٰذا تیسرے فرد یا گروہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اُن کے درمیان صلح کرا دے اور جھگڑے کی فضا قائم نہ ہونے دے۔

۳۔ **حدیثِ مبارکہ کی روشنی میں ایک مسلمان کو اپنے مسلمان بھائی کے لئے کیسا ہونا چاہیے؟**

جواب: حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: لَا یُوۡمِنُ اَحَدُکُمۡ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیۡہِ مَا یُحِبُّ لِنَفۡسِہٖ "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے"۔

۴۔ **صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھائی چارے کی عظیم مثالیں قائم کیں۔ کوئی واقعہ تحریر کریں۔**

جواب: ایک مرتبہ میدانِ جنگ میں زخمیوں میں سے ایک زخمی کی آواز آئی "پانی دو"۔ جب اس کو پانی دے دیا گیا اور وہ پینے لگا تو دوسرے زخمی کی آواز آئی "پانی چاہیے"۔ پہلے زخمی نے پانی پیئے بغیر چھوڑ دیا اور کہا کہ دوسرے بھائی کو زیادہ ضرورت ہے۔ پہلے اسے پانی دیں۔ جب پانی دوسرے زخمی کو دے دیا گیا اور وہ پانی ہونٹوں سے لگانے ہی لگا تھا تو تیسرے زخمی کی آواز آئی "پانی دیں"۔ اس طرح پانی کا وہ پیالہ کئی زخمی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان گھوم پھر کر پہلے زخمی کے پاس لایا گیا تو وہ شدتِ پیاس اور زخموں کی تاب نہ لا کر شہید ہو چکا تھا۔ سب زخمی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اسی طرح جام شہادت نوش فرمالیا۔ تاریخ نے اس سے قبل اخوت و بھائی چارے کا مظاہرہ دیکھا اور نہ آئندہ کبھی دیکھ پائے گی۔

۵۔ **رشتہ اخوت سے کون کون سے فائدے حاصل ہوتے ہیں؟**

جواب: مسلمانوں کے درمیان اخوت اور بھائی چارہ وہ عظیم رشتہ ہے جو معاشرے کو خوبصورت بناتا ہے۔ اسلامی اخوت کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں:

۱۔ اخوت و بھائی چارہ سے مسلمان ایک دوسرے کی مدد و اعانت کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔
۲۔ اس سے مسلمانوں میں اتحاد و یکجہتی پیدا ہوتی ہے۔
۳۔ اخوت و بھائی چارہ کی فضا میں معاشرے کے سب افراد ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔
۴۔ اس سے معاشرے میں امن و سکون اور جذبہ ہمدردی پیدا ہوتا ہے۔
۵۔ اخوت و بھائی چارے سے معاشرے میں بڑھ چڑھ کر نیکی کرنے کا ماحول جنم لیتا ہے۔

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1. حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اہلِ ایمان کے درمیان رشتہ اخوت قائم فرمایا۔
2. امتِ مسلمہ سے تعلق رکھنے والے تمام لوگ آپس میں بھائی ہیں۔
3. اخوت بھائی چارہ سے مسلمان ایک دوسرے کی مدد و اعانت کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔
4. اخوت سے مسلمانوں میں اتحاد و یکجہتی پیدا ہوتی ہے۔

Laurel Publishers

ج: کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
لوگ جب کلمہ طیبہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے ہیں	اور علاقوں کی بنیاد پر بننے والے رشتوں کی ثانوی حیثیت رہ جاتی ہے
اخوت کا رشتہ اتنا مضبوط اور پائیدار ہے کہ	بلکہ انہیں اپنی ہر چیز میں برابر کا حصہ دار بنایا۔
اسلامی اخوت کے رشتے کی موجودگی میں رنگ و نسل، زبان	جو معاشرے کو خوبصورت بناتا ہے
انصارِ مدینہ نے مہاجرینِ مکہ کو نہ صرف خوش آمدید کہا	تو وہ رشتہ اخوت میں بندھ جاتے ہیں۔
مسلمانوں کے درمیان اخوت اور بھائی چارہ وہ عظیم رشتہ ہے	اس کو دنیا کی کوئی طاقت نہ ختم کر سکی اور نہ ختم کر سکے گی۔

عملی سرگرمیاں:

- طلبہ کے درمیان اخوت کے عنوان پر پوسٹر بنانے کا مقابلہ کرایا جائے تاکہ ان میں اخوت اور بھائی چارے کا جذبہ پیدا ہو اور وہ رنگ و نسل، زبان اور فرقہ پرستی کو بھلا کر آپس میں مل جل کر پیار و محبت سے رہیں۔
- طلبہ کے درمیان "عصرِ حاضر میں امتِ مسلمہ کے لئے اخوت کی اہمیت" کے موضوع پر تقریری مقابلہ کروائیں۔

تحقیق:

اس وقت پوری دنیا میں 56 اسلامی ممالک ہیں لیکن ہمیں ان کے درمیان رشتہ اخوت ناپید نظر آتا ہے۔ وجوہات تلاش کرنے کی کوشش کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- اساتذہ کرام سیرت نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ، سیرت صحابہؓ اور سیرت صالحین کا مطالعہ کر لے بچوں کو اسلامی اخوت اور بھائی چارہ سے متعلق آگاہ کریں۔
- اساتذہ کرام کو چاہیے کہ وہ بچوں میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اخوت کا رشتہ قائم کروائیں یعنی تمام طلباء کو اس طرح تعلیم دیں اور ان کی اس طرح تربیت کریں کہ طلباء ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھیں۔
- کلاس میں بچوں کو پریکٹیکلی ایک دوسرے کا بھائی بنائیں۔

اِسلامی تہوار

جزو (الف) جمعۃ المبارک کی فضیلت

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:
قرآن و سنت کی روشنی میں:

۱۔ یومِ جمعہ اور نمازِ جمعہ کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
۲۔ نمازِ جمعہ اور جمعہ کے دن کے فضائل سے واقف ہو سکیں۔
۳۔ نمازِ جمعہ کے احکام و آداب جان سکیں۔
۴۔ نمازِ جمعہ سے حاصل ہونے والے معاشرتی فوائد سے آگاہ ہو سکیں۔
۵۔ اتحاد و یکجہتی کے حوالے سے جمعہ کی اہمیت کو جان سکیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- اساتذہ خود طلبہ کو نمازِ جمعہ کی رکعات بتائیں

مشق

الف: سوالات کے مختصر جواب دیں۔

۱۔ جمعہ کا کیا معنی ہے؟

جواب: جمعہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کا معنی ”جمع ہونے کا دن“ ہے

۲۔ جمعۃ المبارک کے دو نام لکھیں۔

جواب: سید الایام (دنوں کا سردار)، خیر الایام (بہترین دن)

۳۔ جمعۃ المبارک کے دن کس نبی علیہ السّلام کو پیدا کیا گیا؟

جواب: حضرت آدم علیہ السّلام

۴۔ نمازِ جمعہ ادا کرنے کا طریقہ تحریر کریں۔

جواب: نمازِ جمعہ کی فرض، سنن اور نوافل سمیت چودہ رکعات ہوتی ہیں۔ اس کے ادا کرنے کا طریقہ درج ذیل ہے:
خطبہ سے پہلے چار رکعات سنت پڑھیں، پھر خطبہ کے بعد دو فرض جماعت کے ساتھ، پھر چار سنت، پھر دو سنت اور پھر دو نفل ادا کریں۔

Laurel Publishers

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1. اسلام میں اجتماعیت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔
2. جمعۃ المبارک کا دن اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر عبادت کے لئے منتخب فرمایا۔
3. نمازِ جمعہ کی فرض، سنن اور نوافل سمیت ۱۴ رکعات ہوتی ہیں۔
4. جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ اسلام کو پیدا فرمایا گیا۔
5. جمعۃ المبارک کو درود پڑھنے کی خاص فضیلت ہے۔

ج: سوالات کے جواب دیں۔

ا۔ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں جمعہ کے دن کی فضیلت بیان کریں۔

جواب: حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "سب سے بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے۔ (کیونکہ) اسی دن حضرت آدم علیہ السّلام پیدا کیے گئے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السّلام جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن وہ جنت سے (زمین پر) اتارے گئے"۔

۲۔ جمعۃ المبارک کی پانچ خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: جمعہ کے دن آدمؑ پیدا ہوئے، اسی دن جنت میں داخل ہوئے، اسی دن جنت سے اتارے گئے

۳۔ نمازِ جمعہ کے بارے میں آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: "اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کے لئے اذان دی جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ کے ذکر (یعنی خطبہ و نماز) کی طرف تیزی سے چل پڑو اور خرید و فروخت (یعنی کاروبار) چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو"۔

۵۔ نمازِ جمعہ کے آداب لکھیں۔

جواب: نمازِ جمعہ کے مندرجہ ذیل آداب ہیں:

۱۔ نہا دھو کر صاف کپڑے پہن کر نمازِ جمعہ پڑھنا۔
۲۔ خوشبو لگانا۔
۳۔ مسجد میں جلدی جانا۔
۴۔ مسجد میں جہاں جگہ ملے، بیٹھ جائیں۔
۵۔ جماعت سے قبل خطبہ خاموشی سے سننا۔
۶۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام پڑھنا۔

۶۔ معاشرتی سطح پر نمازِ جمعہ کے فوائد تحریر کریں۔

جواب: نمازِ جمعہ میں جب تمام محلے دار ملتے ہیں تو اکٹھے بیٹھتے ہیں۔ مصافحہ کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی حاصل کرتے ہیں۔ جس سے ایک خوبصورت اور ہمدردی پر مبنی معاشرہ جنم لیتا ہے۔ پُرانے دور میں لوگ جمعہ کی نماز کے بعد جمع ہو کر بیٹھتے تھے اور ایک دوسرے کے مسائل سنتے تھے۔ پھر سب مل کر ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ نمازِ جمعہ میں علماء کی شرکت سے فائدہ

اُٹھاتے ہوئے لوگوں کو ان کی علمی اور روحانی باتوں سے مستفید ہونے کا موقع ملتا ہے۔ ایک دوسرے کے حقوق سے آگاہی ملتی ہے۔ ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ یوں معاشرے میں امن اور بھائی چارے کی فضا قائم ہوتی ہے۔

د: درست بیان پر (✔) کا نشان لگائیں۔

1. جمعہ کا معنی ہے:

الف۔ عبادت کا دن | ب: جمع ہونے کا دن ✔ | ج: خریداری کا دن | د: خوشی کا دن

2. سید الایام کا معنی ہے:

الف: دنوں کا سردار ✔ | ب: ہفتوں کا سردار | ج: مہینوں کا سردار | د: سالوں کا سردار

3. حضرت آدم علیہ السّلام پیدا کیے گئے:

الف: بدھ کے دن | ب: جمعرات کے دن | ج: جمعہ کے دن ✔ | د: ہفتہ کے دن

4. قیامت برپا ہوگی:

الف: بدھ کے دن | ب: جمعرات کے دن | ج: جمعہ کے دن ✔ | د: ہفتہ کے دن

5. نمازِ جمعہ کی کل رکعات ہیں:

الف: بارہ | ب: چودہ ✔ | ج: سولہ | د: اٹھارہ

عملی سرگرمیاں:

- جمعہ کے دن کے مسنون کاموں کی فہرست بنائیں اور ان پر عمل کو یقینی بنائیں۔
- نمازِ جمعہ میں شریک ہو کر مشاہدہ کریں کہ اس سے کس قسم کے معاشرتی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔
- کمرا جماعت میں حضور نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے محبت کے اظہار کے لئے حلقہ ءِ درود و سلام کا اہتمام کریں۔

Laurel Publishers

جزو (ب) عیدین

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء وطالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

قرآن وسنت کی روشنی میں:

۱۔ عیدین کا تعارف واہمیت جان سکیں۔

۲۔ عیدین کی نماز کے احکام و آداب جان سکیں۔

۳۔ فطرانہ وقربانی کی روح سے آگاہ ہو سکیں۔

۴۔ عیدین سے حاصل ہونے والے معاشرتی فوائد سے آگاہ ہو سکیں۔

۵۔ عیدین کو اسلامی تہوار کی اصل روح کے مطابق منا سکیں۔

مشق

الف۔ سوالات کے مختصر جواب دیں۔

۱۔ عید کا کیا معنی ہے؟

جواب: عید کا معنی ہے "خوشی اور لوٹنا"

۲۔ عید الفطر کب منائی جاتی ہے؟

جواب: عید الفطر ماہ رمضان کے روزوں کے فوری بعد یکم شوال کو منائی جاتی ہے

۳۔ اضحی کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اضحی کا معنی ہے "قربانی دینا"۔

۴۔ عید الاضحی کب منائی جاتی ہے؟

جواب: عید الاضحی ماہ ذوالحج کی 10 تاریخ کو منائی جاتی ہے

۵۔ عید الاضحی کس نبی علیہ السّلام کی قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے؟

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السّلام

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1. عید مسلمانوں کا عظیم اور مقدس مذہبی و معاشرتی تہوار ہے۔
2. عید کی رات میں کی جانے والی عبادت کو فضیلت حاصل ہے۔
3. صدقہ فطر تمام مسلمانوں پر واجب ہے۔

Laurel Publishers

4 حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کو قربان کیا۔

5 عید کے اجتماعات بڑے بڑے میدانوں میں ہوتے ہیں۔

ج: سوالات کے جواب دیں۔

ا۔ عید کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: عید کا معنی ہے "خوشی اور لوٹنا"۔ خوشی کا یہ دن مسلمانوں پر بار بار لوٹ کر آتا ہے اور ہر مرتبہ خوشیاں ہی خوشیاں دے جاتا ہے۔ اس لئے اس دن کو "عید" کہتے ہیں۔ عید مسلمانوں کا عظیم اور مقدس مذہبی و معاشرتی تہوار ہے۔

۲۔ حدیثِ مبارکہ کی روشنی میں عید کی رات عبادت کرنے کی فضیلت لکھیں۔

جواب: عید کا دن جہاں خوشی و مسرت کے اظہار اور میل ملاپ کا ہوتا ہے وہاں عید کی رات میں کی جانے والی عبادت کو فضیلت حاصل ہے۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "جو شخص عید الفطر اور عید الاضحی کی راتوں میں عبادت کی نیت سے قیام کرتا ہے، اس کا دل اس دن بھی فوت نہیں ہوگا۔ جس دن تمام دل فوت ہو جائیں گے"۔

۳۔ صدقہ فطر سے کیا مراد ہے؟

جواب: صدقہ فطر اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی ایک صورت ہے۔ صدقہ فطر غریبوں اور مسکینوں کو دیا جاتا ہے۔ اس کو فطرانہ بھی کہتے ہیں۔ اس کا ادا کرنا ہر مالدار شخص کے لئے ضروری ہے تاکہ غریب اور مسکین لوگ بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔ صدقہ فطر تمام مسلمانوں پر واجب ہے۔ اس کی ادائیگی کا افضل وقت نمازِ عید سے پہلے کا ہے۔

۴۔ عید الاضحی کس عظیم قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے؟ تفصیل لکھیں۔

جواب: عید الاضحی حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی اعظیم قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کو ذبح کرنے کی صورت میں دی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کو بچا لیا اور جنت سے ایک دنبہ بھیج دیا۔ یہ دنبہ حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی جگہ ذبح ہو گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی اس عظیم قربانی کی یاد میں مسلمان ہر سال جانور ذبح کرتے ہیں۔ خود بھی ان کا گوشت کھاتے ہیں اور غربا و مساکین میں تقسیم کرتے ہیں

۵۔ عیدین کے پانچ آداب تحریر کریں۔

جواب: عیدین کے دن مندرجہ ذیل امور کو بجالانا باعثِ اجر و ثواب ہے:

ا۔ مسواک کرنا
۲۔ غسل کرنا
۳۔ کپڑے نئے ہوں تو بہتر ہے ورنہ دھلے ہوئے پہننا۔
۴۔ خوشبو لگانا۔
۵۔ صبح سویرے اُٹھ کر عید گاہ جانے کی تیاری کرنا۔
۶۔ عید الفطر کی نماز سے پہلے فطرانہ ادا کرنا۔
۷۔ پیدل عید گاہ جانا۔

٦۔ عیدین کے معاشرتی فوائد کون کون سے ہیں؟

جواب: عید کے دن تمام مسلمان اکٹھے ہوتے ہیں۔ عید کی نماز پڑھتے ہیں۔ مصافحہ کرتے اور بغل گیر ہوتے ہیں۔ عید کی مبارک باد دیتے ہیں۔ اس سے ایک دوسرے سے محبت بڑھتی ہے۔ ایک دوسرے کے حالات اور دکھ درد جاننے کا موقع ملتا ہے۔ عید کے دن دوست ایک دوسرے کو تحفہ دیتے ہیں جس سے باہمی محبت بڑھتی ہے۔ عید کے اجتماعات جو بڑے بڑے میدانوں میں ہوتے ہیں، وہ معاشرتی طور پر اتفاق و اتحاد کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ یہاں نہ صرف دینی جذبے پروان چڑھتے ہیں بلکہ انسانی قدریں بھی سربلند ہوتی ہیں۔ عید الفطر اور عید الاضحی کو اللہ تعالیٰ نے غریبوں کی مدد کے لئے خاص قرار دیا ہے۔ عید الفطر کے دن صدقہ فطر اور عید الاضحی کو قربانی کا گوشت غریبوں اور حق داروں کو دینا چاہیے۔ یوں اخوت اور بھائی چارے کو فروغ ملتا ہے۔

د: درست بیان پر (✔) کا نشان لگائیں۔

1 عید الفطر منائی جاتی ہے:

الف: یکم شعبان　**ب:** یکم شوال ✔　**د:** یکم ربیع الاول　**د:** یکم ربیع الثانی

2 فطرانہ مسلمانوں پر ہے:

الف: واجب ✔　**ب:** فرض　**ج:** سنت　**د:** مستحب

3 حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر سال جانور ذبح فرماتے تھے:

الف: ایک　**ب:** دو ✔　**ج:** تین　**د:** چار

4 عید الاضحی مہینے میں منائی جاتی ہے:

الف: محرم الحرام　**ب:** صفر　**ج:** ربیع الاول　**د:** ذوالحج ✔

5 اضحی کا معنی ہے:

الف: خوشی　**ب:** لوٹنا　**ج:** قربانی دینا ✔　**د:** تہوار

عملی سرگرمیاں:

- طلبہ سے عیدین کی مصروفیات اور اثرات کے بارے میں رپورٹ لکھوائی جائے۔
- دیگر ممالک میں عیدین کے تہوار کیسے منائے جاتے ہیں۔ طلبہ جماعت میں مذاکرہ کریں۔

Laurel Publishers

انبیاء کرام علیہم السّلام

جزو (الف) حضرت داؤد علیہ السّلام

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- قرآن و سنت کی روشنی میں:

۱۔ حضرت داؤد علیہ السّلام کی زندگی کے چند واقعات جان سکیں۔

۲۔ حضرت داؤد علیہ السّلام کے معجزات اور خوش الحانی سے آگاہ ہو سکیں۔

۳۔ حضرت داؤد علیہ السّلام پر نازل ہونے والی کتاب کے بارے میں جان سکیں۔

۴۔ حضرت داؤد علیہ السّلام کی حکومت اور سلطنت کے بارے میں جان سکیں۔

مشق

الف: سوالات کے مختصر جواب دیں۔

۱۔ حضرت داؤد علیہ السّلام کن کی نسل میں سے تھے؟

جواب: حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل سے تھے

۲۔ حضرت داؤد علیہ السّلام نے کس کو قتل کیا؟

جواب: جالوت کو قتل کیا۔

۳۔ حضرت داؤد علیہ السّلام کو کن کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا تھا؟

جواب: بنی اسرائیل کی طرف۔

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1. آپ علیہ السّلام کی بہادری اور معجزانہ قوت کی وجہ سے بنی اسرائیل آپ علیہ السّلام کے شیدا بن گئے۔
2. آپ علیہ السّلام نہایت خوش الحانی کے ساتھ زبور کی تلاوت فرماتے تھے۔
3. اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کو زرہیں بنانے کے کام کی توفیق بخشی۔
4. حضرت داؤد علیہ السّلام کو عبادت کی قوت عطا کی گئی تھی۔

ج: سوالات کے جواب دیں۔

ا۔ حضرت داؤد علیہ السّلام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حضرت داؤد علیہ السّلام حضرت یعقوب علیہ السّلام کی نسل میں سے تھے۔ آپ علیہ السّلام فلسطین میں پیدا ہوئے۔ آپ علیہ السّلام بہت طاقتور اور بہادر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السّلام کو دنیوی اور اُخروی دونوں نعمتوں سے نوازا تھا۔ آپ علیہ السّلام بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے اور آپ علیہ السّلام ان کے بادشاہ بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام پر اپنی مقدس کتاب زبور نازل فرمائی۔ حضرت سلیمان علیہ السّلام کو حضرت داؤد علیہ السّلام کا وارث بنایا گیا۔

۲۔ حضرت داؤد علیہ السّلام نے جالوت کو کیسے ہلاک کیا؟

جواب: آپ علیہ السّلام نے غلیل میں پتھر رکھ کر اس زور سے جالوت کی طرف پھینکے کہ اس کی کھوپڑی اُڑ گئی اور اس کی فوج ڈر کے مارے بھاگ گئی۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کو کون سے معجزے عطا کیے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السّلام کو خوبصورت آواز سے نوازا، آپ کے لیے لوہا نرم کیا، آپ کے لیے پرندوں کو مسخر کیا گیا۔

۴۔ حضرت داؤد علیہ السّلام کی عبادت گزاری کو حدیث پاک کی روشنی میں بیان کریں۔

ج: حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ علیہ السّلام کے بارے میں فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ تر نماز حضرت داؤد علیہ السّلام کی نماز ہے اور پسندیدہ تر روزے بھی آپ علیہ السّلام ہی کے ہیں۔ آپ علیہ السّلام نصف رات تک آرام فرماتے۔ تہائی رات عبادت کرتے اور پھر اس کے چھٹے حصے میں آرام کرتے۔ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن ناغہ کرتے اور جب دشمن سے مقابلہ ہوتا تو پیٹھ پھیر کر نہ بھاگتے تھے (بہادری سے جہاد کرتے تھے)“۔

۵۔ حضرت داؤد علیہ السّلام کے جنازے پر کیا عجیب و غریب واقعہ پیش آیا؟

جواب: حضرت داؤد علیہ السّلام کا جب انتقال ہوا تو بہت سے لوگ جنازہ میں شرکت کے لئے حاضر ہوئے۔ دوسرے لوگوں کے علاوہ چالیس ہزار راہبوں نے بھی شرکت کی جنھوں نے راہبانہ ٹوپیاں پہن رکھی تھیں۔ اُس دن سورج کی تپش بہت زیادہ تھی۔ گرمی نے جب لوگوں کو پریشان کر دیا تو وہ حضرت سلیمان علیہ السّلام سے کہنے لگے: اے سلیمان علیہ السّلام! اس گرمی سے بچنے کا کوئی اہتمام کریں۔ آپ علیہ السّلام باہر نکلے اور پرندوں کو بلایا۔ پرندے حاضر ہوئے تو انہیں حکم دیا کہ لوگوں پر اپنے پروں کا سایہ کرو۔ ہر طرف سے پرندوں نے پروں کو ملا کر سایہ کر دیا۔

د: کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السّلام کو دنیوی اور اُخروی	حضرت داؤد علیہ السّلام کے ساتھ مل کر تسبیح پڑھتے تھے۔
اس نے بنی اسرائیل پر پے در پے حملے کر کے	اور ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن ناغہ کرتے تھے۔
حضرت طالوت کی وفات کے بعد	ان کو قتل اور کئی شہروں سے باہر نکال پھینکا۔
دن کے پہلے پہر اور آخری حصے میں پہاڑ	دونوں نعمتوں سے نوازا تھا۔
آپ علیہ السّلام پوری رات عبادت کرتے تھے	بادشاہت حضرت داؤد علیہ السّلام کو مل گئی

عملی سرگرمی:

- جن علاقوں میں حضرت داؤد علیہ السّلام کی حکومت تھی ان علاقوں کا چارٹ بنا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

Laurel Publishers

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السّلام

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

قرآن و سنت کی روشنی میں:

۱۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السّلام کی ولادت اور پرورش کے واقعات جان سکیں۔

۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے حالاتِ زندگی کے بارے میں جان سکیں۔

۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے معجزات کے بارے میں جان سکیں۔

۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی دعوت و تبلیغ، تعلیمات اور صفات کے بارے میں آگاہ ہو سکیں۔

مشق

الف: سوالات کے مختصر جواب دیں۔

۱۔ حضرت مریم علیہ السّلام کے والد کا نام کیا تھا؟

جواب: آپ علیہ السّلام کی والدہ کا نام حنّہ بنت فاقود تھا

۲۔ حضرت مریم علیہ السّلام کس کے زیرِ کفالت تھیں؟

جواب: حضرت زکریا علیہ السّلام

۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی والدہ کا نام کیا تھا؟

جواب: حضرت مریم علیہ السّلام

۴۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو کون سی کتاب عطا فرمائی؟

جواب: انجیل

۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر ایمان لانے والوں کو کیا لقب دیا گیا؟

جواب: حواری

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1. حضرت مریم علیہ السّلام نہایت پاکباز اور عبادت گزار خاتون تھیں۔
2. اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ مریم میں اس معجزانہ ولادت کا تذکرہ فرمایا ہے۔
3. حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے پنگھوڑے میں کلام کیا۔

4 آپ علیہ السّلام کی جگہ آپ علیہ السّلام سے مشابہت رکھنے والا شخص سولی چڑھ گیا۔

5 آپ علیہ السّلام کوڑھ کے مریض کے جسم پر ہاتھ پھیرتے تو وہ شفایاب ہو جاتا۔

ج: سوالات کے جواب دیں۔

ا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے ابتدائی حالاتِ زندگی تحریر کریں۔

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی ولادت کے بعد حضرت مریم علیہ السّلام کو خوش خبری دی گئی کہ پیدا ہونے والا بچہ ایک معزز نبی ہو گا۔ وہ لوگوں سے اپنے گہوارے میں ہی کلام کرے گا اور توحید کی دعوت دے گا۔ حضرت مریم علیہ السّلام اپنے بیٹے کو لے کر جب آبادی میں واپس آئیں تو لوگوں نے یہ دیکھ کر طرح طرح کی باتیں کیں اور آپ علیہ السّلام کے کردار پر تہمت لگائی۔ حضرت مریم علیہ السّلام نے خاموشی اختیار کی اور جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی طرف اشارہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے پنگھوڑے میں کلام کیا اور لوگوں کو بتایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے۔ جس سے تہمت لگانے والوں کی زبانیں بند ہو گئیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے کلام کا ذکر قرآن مجید میں ان الفاظ میں کی گیا: قَالَ اِنِّیۡ عَبۡدُ اللّٰہِ ط اٰتٰنِیَ الۡکِتٰبَ وَ جَعَلَنِیۡ نَبِیًّا O ''(بچہ خود) بول پڑا: بے شک میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے''۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو مقدس کتاب انجیل عطا فرمائی۔ آپ علیہ السّلام لوگوں کو توحید کی طرف بلاتے رہے اور حق کا پیغام دیتے رہے۔ جب آپ علیہ السّلام یروشلم تشریف لے گئے تو یہودیوں کے سرداروں اور کاہنوں نے آپ علیہ السّلام پر (معاذ اللہ) کفر گوئی کا الزام لگاتے ہوئے گرفتار کروا دیا۔ رومی حاکم نے آپ علیہ السّلام کو صلیب پر مصلوب کروانے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السّلام کو زندہ آسمان کی طرف اُٹھا لیا اور آپ علیہ السّلام کی جگہ آپ علیہ السّلام سے مشابہت رکھنے والا شخص سولی چڑھ گیا۔ اس واقعہ کا ذکر قرآن مجید میں ان الفاظ میں کیا گیا: وَّ قَوۡلِہِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِیۡحَ عِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ رَسُوۡلَ اللّٰہِ ج وَ مَا قَتَلُوۡہُ وَ مَا صَلَبُوۡہُ وَ لٰکِنۡ شُبِّہَ لَہُمۡ ط ''اور ان کے اس کہنے (یعنی فخریہ دعویٰ) کی وجہ سے (بھی) کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے رسول، مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح کو قتل کر ڈالا ہے، حالاں کہ انہوں نے نہ ان کو قتل کیا اور نہ انہیں سولی چڑھایا مگر (ہوا یہ کہ) ان کے لیے (کسی کو عیسیٰ کا) ہم شکل بنا دیا گیا''۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو کون کون سے معجزات عطا کیے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام انبیاء کرام علیہم السّلام کو معجزات عطا فرمائے تاکہ لوگوں پر اُن کی حقانیت واضح ہو جائے۔ آپ علیہ السّلام کو بھی بہت سے معجزات عطا کیے گئے:

ا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پیدائشی نابینا کو بینا کر دیتے تھے۔

۲۔ آپ علیہ السّلام کوڑھ کے مریض کے جسم پر ہاتھ پھیرتے تو وہ شفایاب ہو جاتا۔

۳۔ آپ علیہ السّلام مُردوں کو پھونک مار کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ کر دیتے تھے۔

۴۔ آپ علیہ السّلام لوگوں کو بتا دیتے کہ کس نے کیا کھایا اور کیا جمع کیا۔

۳۔ عیسیٰ علیہ السّلام آسمان کی طرف اُٹھائے جانے اور دوبارہ نزول کے بارے میں لکھیں۔

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو زندہ آسمان کی طرف اُٹھالیا گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ علیہ السّلام قیامت کے نزدیک دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ آپ علیہ السّلام کی وفات سے پیشتر اہلِ کتاب انہیں دیکھ کر مانیں گے اور ان کے بارے میں اپنے عقیدے کی اصلاح کریں گے۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًاO "اور (قربِ قیامت نزولِ مسیح علیہ السّلام کے وقت) اہلِ کتاب میں سے کوئی (فرد یا فرقہ) نہ رہے گا مگر وہ عیسیٰ علیہ السّلام پر ان کی موت سے پہلے ضرور (صحیح طریقے سے) ایمان لے آئے گا، اور قیامت کے دن عیسیٰ علیہ السّلام ان پر گواہ ہوں گے"۔

د: درست بیان پر (✔) کا نشان لگائیں۔

1 حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پیدا ہوئے:

الف: ایک ہزار سال قبل ب: دو ہزار سال قبل ✔ ج: تین ہزار سال قبل د: چار ہزار سال قبل

2 حضرت عیسیٰ علیہ السّلام میں پیدا ہوئے:

الف: ایران ب: روم ج: فلسطین ✔ د: عرب

3 حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر ایمان لانے والوں کو لقب دیا گیا:

الف: صحابی ب: ربّی ج: حواری ✔ د: تابعی

4 حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو کتاب عطا کی گئی:

الف: تورات ب: انجیل ✔ ج: زبور د: قرآن مجید

عملی سرگرمی:

- حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی زندگی کے بارے میں ذہنی آزمائش کے مقابلے کرائے جائیں۔

تحقیق:

- اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو مقدس کتاب انجیل عطا فرمائی۔ کیا آج یہ مقدس کتاب من و عن اسی طرح موجود ہے جیسے نازل کی گئی تھی؟

Laurel Publishers

سبق نمبر ۱۴

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء وطالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:۔

- قرآن وسنت کی روشنی میں:

۱۔ خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پرورش، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ نکاح، اولاد اور حالاتِ زندگی کے بارے میں جان سکیں۔

۲۔ آیتِ مباہلہ کے تناظر میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام ومرتبہ جان سکیں۔

۳۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت، عدالت، اخلاق وعادات، سخاوت اور علمی فضیلت سے آگاہ ہو سکیں۔

۴۔ اسلام کے لئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات سے آگاہ ہو سکیں۔

۵۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت کے واقعات جان سکیں۔

۶۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صفات جان کر روزمرہ زندگی میں ان کو اپنا سکیں۔

مشق

الف: سوالات کے مختصر جواب دیں۔

۱۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: حضرت علی کی پیدائش ۱۳ رجب کو خانہ کعبہ میں ہوئی

۲۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا نام کیا تھا؟

جواب: فاطمہؓ بنت اسد

۳۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس کنیت سے پکارتے تھے؟

جواب: ابوتراب

۴۔ مباہلہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: مباہلہ کا مطلب ہے کہ عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرنا کہ حق والا سرخرو ہو اور جھوٹے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو

Laurel Publishers

۵۔ **حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنه کو کس نے شہید کیا؟**

جواب: عبد الرحمن ابن ملجم

٦۔ **حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنه کی شہادت کب ہوئی؟**

ج: ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ ہجری

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1. حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنه کی پہلی خوراک آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا لعاب تھا۔
2. آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنه کو زندگی گزارنے کے تمام آداب سکھائے۔
3. عیسائی پادری نے کہا کہ اگر مباہلہ ہوا تو ہم نیست و نابود ہو جائیں گے۔
4. آپ رضی اللہ تعالیٰ عنه کی زندگی کا ہر عمل صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لئے تھا۔
5. آپ رضی اللہ تعالیٰ عنه غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ فرماتے تھے۔

ج: سوالات کے جواب دیں۔

ا۔ **حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنه کے ابتدائی حالاتِ زندگی تحریر کریں۔**

جواب: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنه کے والد کا نام حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنه تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنه کی والدہ کا نام فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت اسد تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنه حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچازاد بھائی تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنه کا تعلق قبیلہ بنو ہاشم سے تھا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت اسد خانہ کعبہ کا طواف کر رہی تھیں، اسی موقع پر بچے کی پیدائش کا وقت آ گیا۔ اسی لیے فوراً آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خانہ کعبہ میں چلی گئیں۔ یوں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنه کی پیدائش خانہ کعبہ میں ہوئی۔ یہ 13 رجب جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنه کی پہلی نظر حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور پر پڑی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنه کی پہلی خوراک آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا لعاب دہن تھا۔ والد حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنه نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنه کا نام زید تجویز کیا جبکہ والدہ نے اسد نام رکھا مگر حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نام علی رضی اللہ تعالیٰ عنه رکھا اور پھر اسی نام نے شہرت حاصل کی۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنه کی دو مشہور کنیتیں ابو الحسن اور ابو تراب ہیں۔ ان دونوں میں سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنه کو ابو تراب کنیت زیادہ پسند تھی۔ یہ اس وجہ سے کہ ابو تراب (مٹی والے) کی کنیت رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے دی گئی تھی۔ جب کوئی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنه کو اس کنیت سے پکارتا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنه بہت خوش ہوتے تھے۔

۲۔ **حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت کا کوئی واقعہ بیان کریں۔**

جواب: غزوۂ خیبر کے موقع پر جب کئی دنوں کے محاصرہ کے بعد یہودیوں کا قلعہ فتح نہیں ہو رہا تھا تو آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ کل صبح میں ایسے شخص کے ہاتھ میں عَلَم دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ س ے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس سے محبت کرتے ہیں۔ اس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے فتح رکھی ہے۔ اگلی صبح وہ عَلَم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کیا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہودی سردار مرحب کا سر قلم کیا جس سے یہودیوں کے حوصلے پست ہوگئے اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی

۳۔ **آیتِ مباہلہ کے نزول کا پس منظر لکھیں۔**

جواب: مباہلہ کا مطلب ہے کہ عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرنا کہ حق والا سرخرو ہو اور جھوٹے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ قرآن مجید کی رُو سے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں جبکہ عیسائی آپ علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا تصور کرتے ہیں۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی پیدائش اور ان کی حیات مبارکہ کے مختلف مراحل کو واضح دلائل کے ساتھ نجران کے عیسائی وفد کے سامنے پیش فرمایا۔ انہیں اسلام کی دعوت دی۔ لیکن اس کے باوجود وہ کہنے لگے کہ ہم تو عیسیٰ علیہ السّلام کو خدا کا بیٹا سمجھتے ہیں۔ اس موقع پر آیتِ مباہلہ نازل ہوئی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''پس آپ کے پاس علم آ جانے کے بعد (جو شخص عیسیٰ علیہ السّلام کے معاملے میں) آپ سے جھگڑا کرے تو آپ فرما دیں کہ آجاؤ ہم (مل کر) اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنے آپ کو بھی اور تمہیں بھی (ایک جگہ پر)

۴۔ **حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سیرت و کردار کے نمایاں پہلوؤں پر روشنی ڈالیں۔**

جواب: **۱۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اعلانِ اسلام اور شجاعت:**

غارِ حرا میں جب حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر وحی کا نزول شروع ہوا تو اس وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر مبارک تقریباً دس برس تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شب و روز حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے معمولات مبارک دیکھتے تھے۔ بچوں میں سب سے پہلے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایمان لانے کا اعلان کیا۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی دعوت پہنچانے کے لئے خاندان کے افراد کو کھانے پر مدعو کیا اور ان سے پوچھا کہ دینِ اسلام کے اس مشن پر کون میرا ساتھ دے گا۔ خاندان کے تمام افراد خاموش رہے۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تین بار خاندان کے افراد سے پوچھا اور ہر بار صرف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھ کر کہتے رہے کہ یا رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ! میں آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دوں گا۔

۲۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شب ہجرت:

ہجرتِ مدینہ کے موقع پر حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بستر مبارک پر سونے کا شرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا۔ اس رات جب موت کے سائے منڈلا رہے تھے اور قریش مکہ نے حضور نبی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَ

صُحَابِهٖ وَسَلَّمَ قتل کرنے کا ناپاک منصوبہ بنالیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم فرمایا۔ اس وقت آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس اہلِ مکہ کی امانتیں موجود تھیں۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے وہ سب امانتیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کیں کہ صبح لوگوں کو امانتیں لوٹا کر مدینہ منورہ آجائیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت جرات اور بہادری کے ساتھ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَ صُحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بستر پر موجود رہے۔

۴۔ آیتِ مباہلہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام و مرتبہ

مباہلہ کا مطلب ہے کہ عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرنا کہ حق والا سرخرو ہو اور جھوٹے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ قرآن مجید کی رُو سے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں جبکہ عیسائی آپ علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا تصور کرتے ہیں۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی پیدائش اور ان کی حیات مبارکہ کے مختلف مراحل کو واضح دلائل کے ساتھ نجران کے عیسائی وفد کے سامنے پیش فرمایا۔ انہیں اسلام کی دعوت دی۔ لیکن اس کے باوجود وہ کہنے لگے کہ ہم تو عیسیٰ علیہ السّلام کو خدا کا بیٹا سمجھتے ہیں۔ اس موقع پر آیتِ مباہلہ نازل ہوئی۔

۵۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کی گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ انہیں احاطہ تحریر میں لائیں۔

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیت المال کی حفاظت فرماتے۔ تمام گورنروں کو خدا خوفی کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی تلقین فرماتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پنے گورنروں کا احتساب بھی فرماتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوج کی اخلاقی اصلاح کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور میں متعدد فوجی چھائونیاں قائم کیں۔ وہاں تیز رفتار گھوڑوں کی پرورش کا بہترین نظام ہوتا تھا۔ دشمن کے حملوں سے بچائو کے لئے کئی قلعے تعمیر کروائے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نظام محاصل میں بہت سی اصلاحات کیں۔ متعدد ٹیکس ختم کر دیئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مساجد اور مدارس قائم کیے۔ آئمہ کے لئے تنخواہیں مقرر کیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ فرماتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور میں کئی اسلامی سکّے رائج کیے اور بعض سکّوں پر مُہرِ نبوت کو نقش کرایا۔ متعدد شہروں میں جیل خانے قائم کیے جن میں قیدیوں کو کھانے کی سہولتیں دی گئیں اور ان کی اخلاقی اصلاح کا بندوبست بھی کیا گیا۔ الغرض آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عدل و انصاف پر مبنی نظام قائم کرنے کے ساتھ ساتھ بعض علاقوں میں فتوحات بھی حاصل کیں۔

۶۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کیسے ہوئی؟

جواب: ایک خارجی عبد الرحمن بن ملجم نے 17 رمضان المبارک کو نمازِ فجر کے وقت زہر میں بھیگی ہوئی تلوار سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ کر دیا جس سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شدید زخمی ہوگئے۔ زہر آلود تلوار کے زخم بہت گہرے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی بچانے کی بہت کوشش کی گئی لیکن حالت بگڑتی گئی۔ بالآخر 21 رمضان المبارک 40 ہجری کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہادت کا جام نوش فرمایا۔

Laurel Publishers

د: **درست بیان پر (✔) کا نشان لگائیں۔**

1. حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قبیلہ سے تھا:

الف: بنو ہاشم ✔ **ب:** بنو سعد **ج:** بنو تمیم **د:** بنو نضیر

2. حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے رشتہ:

الف: ماموں زاد بھائی **ب:** خالہ زاد بھائی **ج:** چچازاد بھائی ✔ **د:** پھپھوزاد بھائی

3. حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح ہوا:

الف: حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا **ب:** حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ✔

ج: حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا **د:** حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

4. حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غزوہ میں علم عطا فرمایا:

الف: غزوۂ بدر **ب:** غزوۂ اُحد **ج:** غزوۂ خندق **د:** غزوۂ خیبر ✔

5. حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت عمر میں ہوئی:

الف: اکسٹھ برس **ب:** باسٹھ برس **ج:** تریسٹھ برس ✔ **د:** چونسٹھ برس

عملی سرگرمیاں:

- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی، اخلاق، سخاوت، شجاعت اور علمی فضیلت کے بارے میں طلبہ کے درمیان ذہنی آزمائش کے مقابلے کروائیں۔
- طلبہ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیتِ مبارکہ پر مضمون لکھوائیں اور بہترین مضمون لکھنے والے کی حوصلہ افزائی کریں۔

سبق نمبر ۱۵

صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- صوفیائے کرام کی عظمت اور کردار سے آگاہ ہو سکیں۔
- حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اور سید محمد راشد روزہ دھنی رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی اور تعلیمات کے متعلق اجمالی طور پر جان سکیں۔
- اسلام کی اشاعت بالخصوص برصغیر میں صوفیائے کرام کی خدمات سے آگاہ ہو سکیں اور ان کی تعلیمات کو اپنی عملی زندگی میں اپنا سکیں۔

مشق

الف: سوالات کے مختصر جواب دیں۔

۱۔ تصوف کا لغوی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: تصوف کا معنی ہے "کسی شے کو ہر طرح کی ظاہری و باطنی آلودگی سے پاک صاف کر کے اُجلا اور شفاف بنا دینا"

۲۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم کا نام کیا تھا؟

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام ابو صالح موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ تھا

۳۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ کا نام لکھیں؟

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کا نام "فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا"

۴۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اصلاحی تنظیم کون سی تھی؟

جواب: القادریہ

۵۔ حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ ۶۰۴ھ میں بلخ میں پیدا ہوئے

۶۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی شہرۂ آفاق کتاب کا نام لکھیں۔

جواب: مثنوی مولانا روم

۷۔ **حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے حصولِ علم کے لئے کن کن علاقوں کے سفر کیے؟**

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم غزنی سے حاصل کی اور بعد ازاں تعلیمِ دین کے حصول کے لئے خراسان، کرمان، عراق، شام، لبنان، آذربائیجان اور دیگر کئی علاقوں کے سفر کئے

۸۔ **حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی سی دو کتب کے نام تحریر کریں۔**

جواب: کشف المحجوب، کشف الاسرار

۹۔ **سیّد محمد راشد شاہ روزہ دھنی رحمۃ اللہ علیہ نے کن کن اساتذہ کرام سے علم حاصل کیا؟**

جواب: ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم کے علاوہ میاں محمد اکرم اور حافظ زین العابدین سے حاصل کی۔ بعد ازاں مولانا فقیر اللہ علوی نقشبندی کے پاس شکار پور میں کچھ عرصہ تعلیم کا سلسلہ جاری رہا۔ ان کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مخدوم احمدی اور مخدوم محمد عاقل سے بھی اکتسابِ علم کیا

۱۰۔ **سیّد محمد راشد شاہ روزہ دھنی رحمۃ اللہ علیہ نے کن کے دست مبارک پر بیعت کی؟**

جواب: حضرت پیر محمد بقا شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت کی

ب: **خالی جگہ پُر کریں۔**

1. اللہ تعالیٰ نے بالخصوص امتِ مسلمہ اور بالعموم انسانیت کی رہنمائی کے لئے بزرگانِ دین کو دنیا میں بھیجنے کا سلسلہ جاری رکھا۔
2. صوفیاء کرام کی برکت سے کئی بت خانے عبادت خانوں میں تبدیل ہو گئے۔
3. حضور غوث الاعظم کے کئی تیار کردہ لوگوں نے دین اسلام کی اشاعت کی۔
4. مولانا محمد جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب چند واسطوں کے ذریعے ابو بکر صدیق سے جاملتا ہے۔
5. حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ عربی اور فارسی زبانوں پر کامل دسترس رکھتے تھے۔
6. حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات، اخلاق اور کردار سے متاثر ہو کر ہزاروں بت پرست دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔
7. یہ وہی بندہ خدا ہے جس کے فیض و کرم سے خطہ سندھ کا بڑا حصہ گل و گلزار بن جائے گا۔
8. راشدی خاندان نے اپنے علم و فضل اور ورع و تقویٰ سے پورے سندھ میں دھوم مچائی۔

ج: **سوالات کے جواب دیں۔**

ا۔ **تصوف کا معنی و مفہوم لکھیں۔**

جواب: تصوف کا معنی ہے "کسی شے کو ہر طرح کی ظاہری و باطنی آلودگی سے پاک صاف کر کے اُجلا اور شفاف بنا دینا"۔ صوفی سے مراد وہ شخص ہے جس نے اپنے ظاہر اور باطن کو تمام گناہوں سے پاک کر کے اللہ تعالیٰ سے بے لوث محبت اور دوستی کا رشتہ استوار کر ہو۔ ایسے لوگوں کو صوفیاء اس لئے بھی کہا جاتا ہے کیونکہ ان کے اوصاف اصحابِ صفہ سے ملتے جلتے ہیں۔

Laurel Publishers

۲۔ اسلام کی اشاعت میں صوفیاء کرام کے کردار پر روشنی ڈالیں۔

جواب: تاریخ گواہ ہے کہ دنیا میں اسلام تلوار، ہتھیار اور جنگ وجدل سے نہیں بلکہ اخلاق، سیرت وکردار، علم اور عمل سے پھیلا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو خاتم النبیّین یعنی انبیائے کرام علیہم السّلام میں آخری نبی بنا کر بھیجا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بالخصوص امتِ مسلمہ اور بالعموم انسانیت کی رہنمائی کے لئے بزرگانِ دین کو دنیا میں بھیجنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ یہ بزرگانِ دین جنہیں صوفیائے کرام اور اولیائے کرام بھی کہا جاتا ہے شریعتِ محمدی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے فیض یاب ہو کر لوگوں کی تعلیم وتربیت کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ دینِ اسلام کی ترویج میں اولیاء کرام اور صوفیائے کرام کا کردار نہایت اہم رہا ہے۔

ہماری اسلامی تاریخ صوفیاء کرام کی دینی خدمات سے بھری پڑی ہے۔ ان بزرگانِ دین نے دین کے ہر میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔ صوفیائے کرام نے ہر زمانے میں اپنے حسنِ اخلاق سے لوگوں کی زندگیاں بدل کر رکھ دیں۔ یہ حضرات لوگوں کو جو تعلیمات دیتے، اُن کا خود عملی نمونہ پیش کرتے تھے۔ اسی لئے دوسروں پر ان کی دعوت و تبلیغ کا گہرا اثر ہوتا تھا۔ صوفیائے کرام کے دروازے ہر امیر اور غریب کے لئے یکساں کھلے رہتے تھے۔ وہ کبھی دین کا پرچار کرنے میں خوف اور ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے تھے۔ ان کی برکت سے کئی بت خانے عبادت خانوں میں تبدیل ہو گئے۔ صوفیاء کرام نے انفرادی اور اجتماعی سطح پر اپنے وعظ و نصیحت سے لوگوں کی تعلیم وتربیت کا فریضہ سرانجام دیا۔

۳۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: آپؒ کا اسم گرامی "عبد القادر"، کنیت "ابو محمد" اور لقب "محی الدین" ہے۔ آپؒ کی ولادت یکم رمضان المبارک 470ہجری شہر گیلان میں رات کے وقت ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام ابو صالح موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کا نام "فاطمہ رحمۃ اللہ علیھا" اور کنیت "ام الخیر" تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے تھیں۔ یوں حضور غوث پاک شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ والد اور والدہ دونوں کی طرف سے سیّد تھے۔ اسی لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نجیب الطرفین سیّد بھی کہا جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نانا حضرت سیّد عبد اللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ جیلان کے بڑے مشائخ میں شمار ہوتے تھے اور اُن کی دعائیں قبول ہوتی تھیں۔

۴۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی وروحانی خدمات بیان کریں۔

جواب: حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک علمی، فکری، روحانی اور اصلاح کے لیے ادارہ قائم فرمایا جو القادریہ کے نام سے مشہور ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تیار کردہ لوگوں نے پوری دنیا میں پھیل کر اسلام کی اشاعت کا فریضہ سرانجام دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑی جرات مندی اور قوتِ ایمانی سے حکام اور امراء کے طرزِ عمل پر تنقید کرتے اور اس وقت تک خطابات کا سلسلہ جاری رکھتے جب تک حکمران منصفانہ نظام وضع نہ کر لیتے۔ آپ مظلوموں اور حق داروں کو ان کا حق دلوانے کے لیے ہمیشہ جدوجہد کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات سے متاثر ہو کر ہزاروں غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علم کی ترویج، اقامتِ دین اور

امت کی روحانی تربیت کے ساتھ ایک خاموش انقلاب برپا کیا۔

۵۔ مولانا محمد جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی لکھیں۔

جواب: مولانا محمد جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ ان بزرگ ہستیوں میں سے تھے جن کا دل غم امت میں مبتلا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دور قتل و غارت گری کا دور تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ابھی گیارہ برس کے ہی تھے تو تاتاریوں کا فتنہ شروع ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں نوے لاکھ آدمیوں کو قتل کیا گیا اور مذہبی منافرت اپنے عروج پر تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بے شمار علماء دین اور طلباء حاضر ہوتے اور علمی مسائل دریافت کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قونیہ میں ایک مسجد کی بنیاد رکھی۔ اس مسجد سے ملحق ایک لائبریری تھی جس میں بے شمار کتب موجود تھیں۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ جب خطاب فرماتے تو ہزاروں لوگوں کا مجمع جمع ہو جاتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بڑا علمی کارنامہ مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مثنوی کے اشعار مختلف اوقات میں کہے، جنہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد لکھتے رہتے تھے۔ بعد ازاں ان اشعار کو یکجا کر کے مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے ترتیب دیا گیا۔ یہ کتاب انسان کو با اخلاق بننے، نیکیاں کرنے اور شیطان کے ہتھکنڈوں سے بچنے میں نہایت معاون اور مددگار ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیغامات میں قرآن مجید اور سنتِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات کی جھلک نظر آتی ہے۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 5 جمادی الثانی 672 ہجری میں ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک تُرکی کے شہر قونیہ میں ہے۔

۶۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی دینی و علمی خدمات پر روشنی ڈالیں۔

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم غزنی سے حاصل کی اور بعد ازاں تعلیم دین کے حصول کے لئے خراسان، کرمان، عراق، شام، لبنان، آذربائیجان اور دیگر کئی علاقوں کے سفر کئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ عربی اور فارسی زبانوں پر کامل دسترس رکھتے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ 421 ہجری میں لاہور تشریف لائے۔ لاہور آتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مسجد اور مدرسہ تعمیر کرایا۔ جس میں کئی علوم کی تعلیم کا انتظام تھا۔ ساتھ ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے درس اور وعظ شروع فرما دیا۔ ہزاروں افراد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں شریک ہوتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات، اخلاق اور کردار سے متاثر ہو کر ہزاروں بت پرست دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے۔ یوں چند سالوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ مرجع خلائق بن گئی۔ حضور داتا صاحب نے عملی تصوف کے ساتھ تحریر و تصانیف کا کام بھی جاری رکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتب میں کشف المحجوب، کشف الاسرار، منہاج الدین اور عارفانہ و صوفیانہ کلام وغیرہ شامل ہیں۔

۷۔ سیّد محمد راشد شاہ روزہ دھنی رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی قلمبند کریں۔

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ حسینی سیّد تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شجرۂ نسب حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ سے جا ملتا ہے۔ سیّد محمد راشد شاہ رحمۃ اللہ علیہ پیدائشی ولی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضور غوث الاعظم الشیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے طریق پر چلتے ہوئے رمضان المبارک کے دنوں میں اپنے شیر خواری کے دور میں کبھی دودھ نہیں پیا تھا۔ اسی لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ

Laurel Publishers

کو ”روزہ دھنی“ کہا جاتا ہے یعنی ”روزے رکھنے والا“۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بچپن نہایت ہی پاکیزہ گزرا۔ بچپن کے بے فائدہ کاموں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت بیزار رہتی تھی۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد خیر و برکت کی دعا کرانے کے لئے اپنے استاد مخدوم اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کی طرف جا رہے تھے کہ راستے میں ملاقات ہوگئی۔ حضرت مخدوم اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ نے صاحبزادے کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور بچے کی انگلی تھام کر دعا فرمائی اور فرمایا کہ ”یہ وہی بندہ خدا ہے جس کے فیض و کرم سے خطہ سندھ کا بڑا حصہ گل و گلزار بن جائے گا“۔ جب تعلیم حاصل کرنے کی عمر کو پہنچے تو والد ماجد کے حکم پر نہایت خوشی اور کشادہ ذہنی سے علم کے حصول میں لگ گئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم کے علاوہ میاں محمد اکرم اور حافظ زین العابدین سے حاصل کی۔ بعد ازاں مولانا فقیر اللہ علوی نقشبندی کے پاس شکارپور میں کچھ عرصہ تعلیم کا سلسلہ جاری رہا۔ ان کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مخدوم احمدی اور مخدوم محمد عاقل سے بھی اکتسابِ علم کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ولی صفت والد حضرت پیر محمد بقا شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت فرمائی۔

د: **درست بیان پر (✔) کا نشان لگائیں۔**

1. حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سیّد تھے:

الف: حسنی　**ب:** حسینی　**ج:** حسنی حسینی ✔　**د:** کوئی بھی نہیں

2. حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک ہے:

الف: تہران　**ب:** بغداد ✔　**ج:** کابل　**د:** مصر

3. شاہِ روم کی دعوت پر مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے گئے:

الف: قونیہ ✔　**ب:** بغداد　**ج:** غزنی　**د:** سندھ

4. مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں تاتاریوں نے لوگوں کو قتل کیا:

الف: نو ہزار　**ب:** نوے ہزار　**ج:** نو لاکھ　**د:** نوے لاکھ ✔

5. حضرت سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں حکمران تھے:

الف: محمود غزنوی ✔　**ب:** ظہیر الدین بابر　**ج:** ٹیپو سلطان　**د:** محمد بن قاسم

6. حضرت سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ لاہور تشریف لائے:

الف: ۴۱۹ ہجری　**ب:** ۴۲۱ ہجری ✔　**ج:** ۴۲۳ ہجری　**د:** ۴۲۵ ہجری

7. روزہ دھنی کا معنی ہے:

الف: عبادت گزار　**ب:** متقی　**ج:** روزے رکھنے والا ✔　**د:** عابد

8. حضرت سید محمد راشد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کتنی عمر میں مسند نشین ہوئے:

الف: ستائیس برس ✔　**ب:** اٹھائیس برس　**ج:** انتیس برس　**د:** تیس برس

عملی سرگرمیاں:

- صوفیاء کرام کی تعلیمات کا چارٹ بنا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اور سید محمد راشد روزہ دھنی رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی کے بارے میں ذہنی آزمائش کا مقابلہ منعقد کریں۔

Laurel Publishers